أديم الأرض فحركه[٦] حركا شديدا فقال لأصحاب اليمين وهم كالذر يدبون إلى الجنة بسلام وقال لأصحاب الشمال يدبون إلى النار ولا أبالي ثم قال ألست بربكم قالوا بلى شهدنا أن تقولوا يوم القيامة إنا كنا عن هذا غافلين.

قال ثم أخذ الميثاق على النبيين فقال ألست بربكم ثم قال وأن هذا محمد رسول الله وأن هذا علي أمير المؤمنين قالوا بلى فثبتت لهم النبوة وأخذ الميثاق على أولي العزم أني ربكم ومحمد رسول الله وعلي أمير المؤمنين وأوصياء من بعده ولاة أمري وخزان علمي وأن المهدي أنتصر به لديني وأظهر به دولتي وأنتقم به من أعدائي وأعبد به طوعا وكرها.

قالوا أقررنا وشهدنا يا رب ولم يجحد آدم ولم يقر فثبتت العزيمة لهؤلاء الخمسة في المهدي ولم يكن لآدم عزم على الإقرار به وهو قوله عز وجل ﴿وَ لَقَدْ عَهِدْنا إِلى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً﴾ قال إنما يعني فترة.

ثم أمر نارا فأججت فقال لأصحاب الشمال أدخلوها فهابوها وقال لأصحاب اليمين أدخلوها فدخلوها فكانت عليهم بردا و[illegible] الشمال طريقا فقال قد أقلتكم لأهبوا فادخلوها فهابوها فدام ثبتت الطاعة المعصية

[illegible] علي بن الحكم عن [illegible] رجل

[illegible] الدرجات] أحمد بن محمد عن الحسن بن موسى عن علي بن [illegible] عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل ﴿وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى﴾ قال إن الله من ظهر آدم ذريته إلى يوم القيامة كالذر فعرفهم نفسه ولو لا ذلك لم يعرف أحد ربه وقال [illegible] بلى وأن محمدا رسول الله وعليا أمير المؤمنين.[٤]

[illegible] الدرجات] ابن يزيد عن ابن محبوب عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن عليه السلام قال ولاية علي في صحف الأنبياء ولن يبعث الله نبيا إلا بنبوة محمد وبوصية[٥] علي صلوات الله عليهما.[٦]

بيان: كأن لن هنا للتأكيد كما جوزه الزمخشري فيه أن التأكيد أيضا للمستقبل ويمكن أن يكون من جملة المكتوب في الصحف.[٧]

[illegible] بن: [illegible] الدرجات] السندي بن محمد عن يونس بن يعقوب عن عبد الأعلى قال قال أبو عبد الله عليه السلام ما [illegible] عن [illegible] [illegible] [illegible]

شیعہ کے نزدیک ناصب (سنی) حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا حضرت نوحؑ نے کشتی میں کتا اور خنزیر تو سوار کر لیا لیکن حرامی کو اوپر نہ چڑھایا اور ناصب (سنی) تو حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے

جامع الاخبار ص ۴۶۲

(٦/١٣٠٣) عن المفضل بن عمر قال : قال أبو عبد الله (عليه السّلام) : « إذا [illegible] المحدود لأوليائي ؟ قال : فيقوم قوم ليس على وجوههم لحم [illegible] الذين [illegible] نصروا لهم وعادوهم وعنّفوهم في دينهم ، قال : « ثم يؤمر بهم إلى [illegible] وقال (عليه السّلام) : كانوا والله يقولون بقولهم ، ولكنهم حبسوا حقوقهم وأذاعوا عليهم سرهم » .

(٧/١٣٠٤) عن أبي عبد الله (عليه السّلام) قال: «إنّ نوحاً (عليه السّلام) أدخل في السفينة الكلب والخنزير ولم يدخل فيها ولد الزنا ، والناصب أشر من ولد الزنا » .

(٧/١٣٠٤) عن أبي عبد الله (عليه السّلام) قال: «إنّ نوحاً (عليه السّلام) أدخل في السفينة الكلب والخنزير ولم يدخل فيها ولد الزنا ، والناصب أشر من ولد الزنا » .

F.C/M Umair

معرفة الثقات

من روى له أهل العلم والحديث ومن المسمّاة وذكر أماكنهم وأخبارهم

للإمام الحافظ الناقد
أبي الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي الكوفي نزيل مدينة طرابلس الغرب

١٨٢ - ٢٦١ هـ

بترتيب الإمامين

نور الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر ابن سليمان الهيثمي
و
تقي الدين أبي الحسن علي ابن عبد الكافي السبكي

٧٣٥ - ٨٠٧ هـ
٦٨٣ - ٧٥٦ هـ

مع زيادات

الإمام الحافظ شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

دراسة وتحقيق

عبد العليم عبد العظيم البستوي

الجزء الثاني

٨٢٣ - عامر بن شراحيل الشعبي (١) سمع الشعبي من ثمانية وأربعين من أصحاب النبي ﷺ ، والشعبي أكبر من أبي إسحاق بسنتين .

قلت : (٢) ذكر هذا في ترجمة أبي إسحاق .

قال العجلي : مرسل الشعبي صحيح لا (يكاد) (٣) يرسل إلا صحيحا أهل اليمن أرق قوم (٤) .

حدثنا يزيد بن هارون عن حماد بن زيد عن أبي عبد الله الشَّقَري (٥) قال : جاء رجل إلى الشعبي ، فقال : إني قبلت أم امرأتي . فقال : حرمت عليك امرأتك ، فأعاد عليه . فقال : عن صَبُوحٍ تُرْقى (٦) ؟

روى عن طلحة بن يحيى الشعبي عن عيسى بن طلحة الزهري

---

٨٢٣ - ثقة مشهور ، فقيه فاضل ، مات بعد المائة وله نحو من ثمانين /ع . التقريب : ١ /٣٨٧ ، التهذيب : ٥ /٦٧ ، تاريخ بغداد : ١٢ /٢٧٧ ولم يذكر شيئا عن العجلي . تهذيب

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

(١) الترجمة ليست في س هنا ولكنه ذكرها في الأنساب كما سبأتي .
(٢) الكلام للهيثمي .
(٣) زيادة من س . وهو كذلك في كل المراجع التي ذكرت قول العجلي هذا .
(٤) في الأصل فوقه « كذا » وفي تهذيب تاريخ دمشق عن العجلي : مرسل الشعبي صحيح لا يكاد يرسل إلا صحيحا ، أهل اليمن أرق قوم (٧ / ١٤٢) .
(٥) هو : سلمة بن تمام الكوفي ، تقدمت ترجمته .
(٦) في اللسان : وفي المثل : أفي صبوح ترقى ؟ يضرب مثلاً لمن يجمجم ولا يصرح وقد يضرب أيضاً لمن يزري على الخطب العظيم بكتابة عنه . ولمن يوجب عليك مالا يجب بكلام يلفقه .
لسان العرب (٢ / ٥٠٤) وهذه الحكاية ليست في س .

علیؓ فاطمہؓ کی شادی اور جہیز کا سامان حضرت ابوبکرؓ کا آخر تک ساتھ رہنا

جب تمام خریداری مکمل ہو گی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اٹھایا جو ان کے ساتھ گے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا اللہ اس سامان کو میرے اہل بیت کے لیے باعثِ برکت قرار دے

امالی الشیخ الطوسی جلد اول صفحہ 118

کر لے آؤ اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو (ابوبکر) کو دکھاؤ، اگر وہ پسند کرے تو اس کو خریدنا۔ پس جو کچھ ان لوگوں نے خریدا وہ یہ تھا: سات درہم کی ایک قمیض، چار درہم کی ایک چادر، جو عورتیں دوپٹہ کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور ایک سیاہ رنگ کی مخمل کی چادر۔ ایک مخمل سے بنا ہوا تکیہ اور تخت پوش۔ مصری دو گدے جن میں سے ایک میں بکرے کی اُون بھری ہوئی تھی اور دوسرے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چار تکیے، چمڑے کے جو طائف کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں ایک خاص گھاس بھری ہوئی تھی۔ اُون کا ایک پردہ، ایک چٹائی، ہاتھ کی چکی، تانبے کا ایک برتن جو زیادہ تر رنگ کرنے کے کام آتا ہے۔ چمڑے کی ایک مشک، دودھ کے لیے ایک پیالہ اور پانی کے لیے ایک برتن (مٹی کا گھڑا وغیرہ) کپڑے دھونے کے لیے ایک برتن (لب کی مانند)۔

جب تمام خریداری مکمل ہو گئی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اُٹھایا جو اس کے ساتھ گئے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ اس سامان کو میرے اہل بیتؑ کے لیے باعثِ برکت قرار دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کے بعد میں پورا ایک ماہ منتظر رہا۔ ہر روز رسولؐ خدا

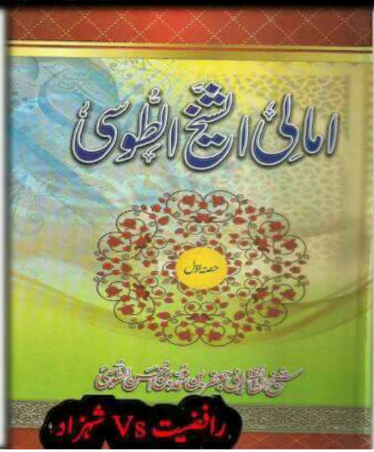

متعہ کے بعد غسل کرنے پر ہر قطرے سے ستر فرستے پیدا ہوں گئے جو اس کے لیے تا قیامت مغفرت مانگیں گئے

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو مرد متعہ کرتا ہے پھر غسل کرتا ہے تو اس غسل کے پانی کے ہر قطرے پر اللہ تعالی ستر فاشتے پیدا فرماتا ہے یہ فرشتے قیامت تک متعہ کرنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو متعہ سے اجتناب کرتا ہے اس پر قیامت کے قائم ہونے تک لعنت بھیجتے ہیں

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۱۶

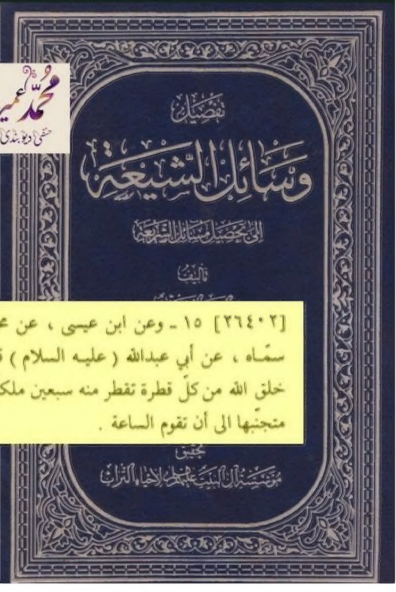

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

[٢٦٤٠١] ١٤ ـ وبالإسناد عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن أبي حمزة البطائنيّ ، عن أبي بصير قال : دخلت على أبي عبدالله (عليه السلام) فقال لي : يا أبا محمّد ، لتمتع منذ خرجت من أهلك ؟ قلت : لا ، قال : ولم ؟ قلت : ما معي من النفقة يقصر عن ذلك ، قال : فأمر لي بدينار ، قال : أقسمت عليك إن صرت إلى منزلك حتّى تفعل .

[٢٦٤٠٢] ١٥ ـ وعن ابن عيسى ، عن محمّد بن عليّ الهمداني ، عن رجل سمّاه ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : ما من رجل تمتّع ثمّ اغتسل إلاّ خلق الله من كلّ قطرة تقطر منه سبعين ملكاً يستغفرون له إلى يوم القيامة ويلعنون متجنّبها الى أن تقوم الساعة .

وروى جملة من الأحاديث السابقة والآتية .

[٢٦٤٠٢] ١٥ ـ وعن ابن عيسى ، عن محمّد بن عليّ الهمداني ، عن رجل سمّاه ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : ما من رجل تمتّع ثمّ اغتسل إلاّ خلق الله من كلّ قطرة تقطر منه سبعين ملكاً يستغفرون له إلى يوم القيامة ويلعنون متجنّبها الى أن تقوم الساعة .

١٤ ـ لم نعثر على (رسالة المتعة) للمفيد ، ورمه في البحار ١٠٣ : ١٨/٣٠٦ .
١٥ ـ لم نعثر على (رسالة المتعة) للمفيد ، ورمه في البحار ١٠٣ : ٢٢/٣٠٧ .
(١) تقدم في الأحاديث ٥ و ٩ و ١٨ من الباب ١ من هذه الأبواب .
(٢) يأتي في الباب ٣ وفي الحديثين ٤ و ٦ من الباب ٥ من هذه الأبواب .

الباب ٣
فيه ٣ أحاديث

شیعہ کا دین ۹۰ فیصد جھوٹ پر مبنی ہے

کلینی روایت بیان کرتا ہے: فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ میں نوے حصہ دین ہے۔
(اصول الکافی ج ۴ ص ۱۴۰)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
رافضیوں کا سارا مذہب منافقت ،
جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔

۱۴۰

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

«بَابُ التَّقِيَّةِ» ۲۲۵

۱ - عَلِيٌّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَاللهِ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْحَدِيثِ الَّذِي يُسْتَحَقُّ بِهِ الْقَتْلُ لَقَتَلُوا مَنْ رَوَاهُ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْنَا ، وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ، إِنَّ الْحَسَنَةَ فِيهِ لَتَعْدِلُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ» .

۱۔ علی نے ابراہیم سے ، انہوں نے اپنے باپ سے ، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ، انہوں نے حماد بن عثمان سے ، انہوں نے فضیل سے روایت کی کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا : «خدا کی قسم اگر لوگ جانتے کہ اس حدیث میں کیا ہے جس کی وجہ سے قتل کا مستحق ہوتا ہے تو اس کے راوی کو ہم تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر ڈالتے ، حالانکہ ہم نہیں جانتے ۔ اس میں ایک نیکی ہے جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں سونا چاندی ہے ، سب سے بہتر ہے ۔»

۲ - أَبُو أَيُّوبَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الشَّرْبِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا مجھ سے ابو بصیر نے ، فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے : اے ابو محمد ! دین کے نو حصے تقیہ میں ہیں اور جو تقیہ نہیں کرتا اس کا دین ہی نہیں ۔ تقیہ ہر چیز میں ضروری ہے سوائے پینے کی شراب اور موزوں پر مسح کرنے کے ۔

تقیہ : پناہ ، تقیہ کی تعریف کے لئے دیکھئے کتاب الطہارۃ ، باب ۲۴ ، حدیث ۱ ۔

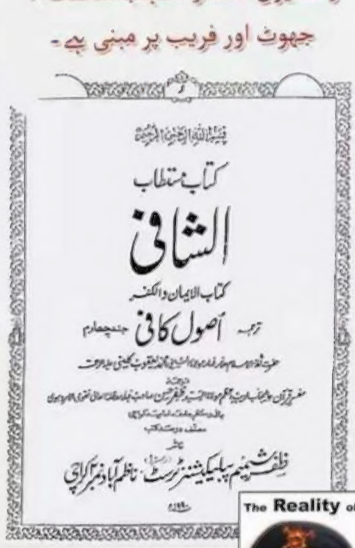

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ

اصول کافی جلد چہارم

مفسر قرآن مولانا سید حسن امداد صاحب

ظفر شیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ، ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

The Reality of Shia

facebook.com/ansarulsunnah

سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دامن سے پکڑا اور ان کے ہاتھوں پر مارا

جب حضورؐ نے ایک باغ حضرت علیؓ کو دیا انہوں نے سلیمان فارسیؓ کی وکالت سے وہ بارہ ہزار درہم میں بیچ کر ساری رقم مساکین کو تقسیم کر دی جب گھر آئے تو سیدہ فاطمہؓ نے کہا میں اور میرے دونوں بیٹے بھوکے ہیں اور تم بھی بھوکے ہی ہو ان درہم میں سے ایک درہم ہمارے لیے نہیں تھا پھر حضرت علیؓ کا دامن پکڑا لیا حضرت علیؓ کہنے لگے فاطمہؓ چھوڑ دو جواب دیا نہیں جب تک خدا کی قسم میرے اور تمہارے درمیان میرے والد محترم فیصلہ نہ کریں جبرئیلؑ آئے اور حضورؐ کو اللہ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ اللہ نے حضرت علیؓ کو سلام پہنچانے کا آپؐ کو حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ میری طرف سے فاطمہؓ کو کہ دینا کہ تجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ حضرت علیؓ کا کپڑا پکڑے اور اس کے ہاتھوں پر مارے

پھر جب حضورؐ حضرت علیؓ کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کا کپڑا پکڑ رکھا ہے فرمایا بیٹی علیؓ کے دامن کو کیوں پکڑے ہوئے ہو کہا ابا جان! آپ نے جو باغ انہیں دیا تھا وہ انہوں نے بارہ ہزار درہم میں بیچ دیا لیکن ہمارے لیے ایک درہم بھی نہ چھوڑا تا کہ ہم اس سے کچھ کھانا خرید لیتے حضورؐ نے فرمایا بیٹی! جبرئیلؑ نے مجھے اللہ کا سلام پہنچایا اور یہ پیغام خدا دیا کہ علیؓ کو سلام کہنا دینا اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ تجھے کہوں کہ تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو علیؓ کے ہاتھوں پر مارے اور علیؓ کے کپڑے نہ چھوڑے

امالی الشیخ الصدوق ص ۳۳۸،۳۳۹

رجلاً، حتى لم يبق معه درهم واحد. فلما أتى المنزل قالت له فاطمة: يا ابن عم، بعت الحائط الذي غرسه لك والدي؟ قال: نعم، بخير منه عاجلاً وآجلاً. قالت: فأين الثمن؟ قالت: دفعته إلى أعين استحييت أن أذلها بذل المسألة قبل أن تسألني. قالت فاطمة: أنا جائعة، وابناي جائعان، ولا أشك إلا وأنك مثلنا في الجوع، لم يكن لنا منه درهم! وأخذت بطرف ثوب علي عليه السلام، فقال علي: يا فاطمة، خليني. فقالت: لا والله، أو يحكم بيني وبينك أبي. فهبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: يا محمد السلام يقرئك السلام ويقول: اقرأ علياً مني السلام وقل لفاطمة: ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه. فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل علي عليه السلام وجد فاطمة ملازمة لعليّ عليه السلام، فقال لها: يابنية، مالك ملازمة لعليّ؟ قالت: يا أبه، باع الحائط الذي غرسته له باثني عشر ألف درهم ولم يحبس لنا منه درهما نشتري به طعاماً. فقال: يابنية، إن جبرئيل يقرئني من ربي السلام، ويقول: أقرئ علياً من ربه

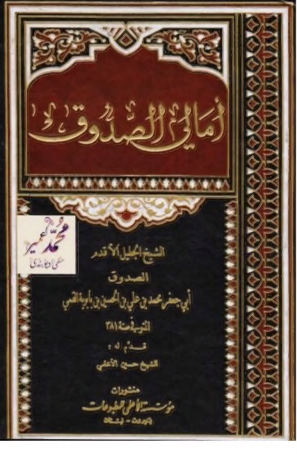

المجلس الحادي والسبعون ٣٣٩

السلام، وأمرني أن أقول لك: ليس لك أن تضربي على يديه. قالت فاطمة عليها السلام: فإني أستغفر الله، ولا أعود أبداً. قالت فاطمة عليها السلام: فخرج أبي عليه السلام في ناحية وزوجني عليّ في ناحية، فما لبث أن أتى أبي صلى الله عليه وآله ومعه سبعة دراهم سود هجرية، فقال: يا فاطمة، أين بان عمر؟ فقلت له: خرج. فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: هاك هذه الدراهم فإذا

جزیرہ میں عبادت حق تعالیٰ کرتے گذرے تھے جس روز امام حسین متولد ہوتے اور بروایت دیگر خدا نے اسے یہاں عذاب دنیا و آخرت کا اختیار دے دیا تھا اور اس نے عذاب دنیا اختیار کیا تھا خدا نے اسے اس کو آنکھوں کی پلکوں میں معلق لٹکا دیا تھا۔ کہ کوئی جوان اس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اور ہمیشہ اس فرشتہ کے نیچے سے بدبو دھواں بلند ہوتا تھا جب فطرس نے دیکھا۔ جبرائیل معہ ملائکہ آتے ہیں پوچھا اے جبرائیل کہاں کا ارادہ ہے جبرئیل نے کہا۔ خدا نے محمد کو ایک نعمت کرامت عطا کی ہے اسلئے میں جاتا ہوں۔ کہ ان کو خدا کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد دوں۔ فطرس نے کہا اے جبرئیل مجھے بھی ہمراہ لے چلو۔ شاید رسول خدا میرے لئے دعا کریں یہ سن کر جبرئیل فطرس کو اٹھا لئے اور جب جناب رسول خدا کی خدمت میں پہونچے خدا کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد دی۔ اور فطرس کا حال آنحضرت سے عرض کیا۔ آنحضرت نے ارشاد کیا۔ فطرس سے کہو اپنے کو اس فرزند مسعود سے مس کرے اور اپنی جگہ واپس جائے جب امام حسین سے فطرس ملنے مس کیا۔ پر نکل آئے اور اڑ کر اپنی جگہ چلا گیا۔ اور بروایت دیگر جب آسمان پر گیا۔ کہتا تھا۔ میرے مانند کون ہے۔ کہ حسین اور ان کی ماں اور ان کے جد کا میں آزاد کیا ہوا ہوں بعد اس کے جبرئیل نے خدا کی جانب سے کہا۔ اے محمد آپ کی امت حسین کو قتل کرے گی اور اس کا عوض مجھ پر ہے۔ کہ جو ان کی زیارت کرے گا میں ان کی زیارت ان تک پہنچاؤں گا۔ اور جو ان کو سلام کریگا میں ان تک وہ اسلام پہنچاؤں گا۔ جو صلوات ان پر بھیجے گا۔ اس کا صلوات ان کو پہنچاؤں گا۔ یہ جبرئیل نے کہا اور آسمان پر چلے گئے

خبر ولادت امام حسین علیہ السلام۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے۔ کہ جبرائیل خدمت رسولؐ میں قبل ولادت امام حسین آئے اور کہا آپ کے ہاں ایک فرزند متولد ہوگا۔ کہ آپ کی امت اسے شہید کرے گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہیں۔ جب تین مرتبہ یہی مخاطب ہوا۔ اور تیسری مرتبہ کہا۔ کہ اس فرزند پر اس کی ذریت اور اولاد میں امامت و وراثت و آثار پیغمبران ہونگے اور خازن علوم اولین و آخرین ہونگے یہ سن کر جناب رسول خدا نے فرمایا۔ جناب امیر کو بلاؤ اور کہا۔ جبرئیل نے خدا کی جانب سے تجھے یہ خبر دی ہے۔ ایک فرزند تمہارے یہاں متولد ہوگا کہ میری امت بعد میرے اسے شہید کرے گی۔ جناب امیر نے کہا۔ مجھے اسے فرزند کی حاجت نہیں۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہ کلام ہو۔ اور تیسری مرتبہ فرمایا۔ کہ اس فرزند اور اس کے فرزندوں میں امامت و وراثت و آثار پیغمبران اور خازن علوم اولین

علی رضی اللہ عنہ فرمارہے امام کی ذمہ داری ہے حقداروں تک میراث پہنچانا

عقلمند شیعہ جواب دیں کہ علی رض نے اپنے دور خلافت میں حسنین کریمین اور بی بی فاطمہ تک فدک کیوں نہیں پہنچایا؟؟

شیعہ یا تو امامت سے ہاتھ اٹھالیں اور یا فدک سے۔

نہج البلاغہ صفحہ 305

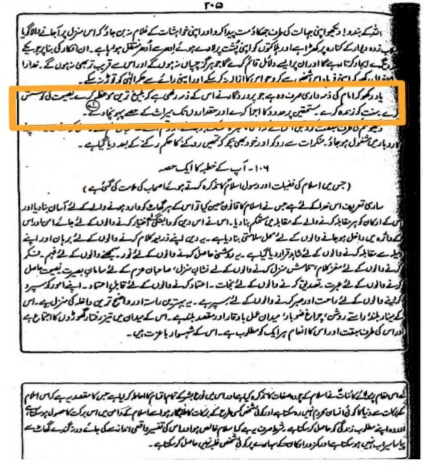

۳۰۵

...انکے بندوں دیکھو ان حیات کی طرف بھاگ دوڑ رہے ہیں اور اپنی خواہشات کے غلام بن جانے کی وجہ سے اس منزل کی آبادی میں جانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ایک نہ ایک دن برباد ہونے والی ہے اور جس کے باشندے کوچ کرنے والے ہیں۔ ان کی بستی کی بنیاد ہی ہلا دینے والی ہے اور ان کی آبادی ایسے والوں کا قائم کیا ہوا گھر ہے جو یہاں سے ہٹ جانے والے ہیں اور اس سے تو یہ ہرگز نہ سمجھو کہ تمہیں نہ ہٹنا ہوگا یا تمہارے لئے کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔ تم تو اس سے بھی زیادہ بے سروسامانی کی حالت میں ہو گے اور اس سے بھی زیادہ ہلاکت کے قریب ہو گے۔ خدا ہمیں اور تمہیں اپنی پناہ میں رکھے۔

یاد رکھو کہ امام کی ذمہ داری صرف وہ ہے جو اس پر لازم ہے اس کے ذمہ فرض ہے کہ صحیح ترین طریقہ سے معیشت کو آسان کرے، مستحقین و ضرورتمندوں کے حقوق ادا کرے اور حقداروں تک میراث کے حصے پہنچا دے۔

(جس سے اسلام کی فضیلت اور رسول اسلام کا ظہور کہ تم سے اصحاب کی حالت کی گمراہی ہے)

۱۰۶ - آپ کے خطبہ کا ایک حصہ

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اسلام کا راستہ ہموار کیا تو اس کے ہر گوشہ کو وادیاں بہنے والے کے لئے آسان بنا دیا اور اس کے اطراف کو ہر قسم کے فساد کے مقابلہ میں محکم بنا دیا۔ اس نے اس دین کو دوسرے تمام ادیان کا حاکم قرار دے کر والوں کے لئے اس کی راہیں واضح کر دیں اور اس کے دلائل و براہین کو روشن کر دیا۔ یہ دین اپنے ذریعہ کام کرنے والوں کے لئے برہان اور اپنے حلقہ سے تعلق کرنے والوں کے لئے شاہد قرار دیا گیا ہے۔ یہ ہر گمشدہ حاصل کرنے والوں کے لئے نور، سمجھنے والوں کے لئے فہم، سنکر کرنے والوں کے لئے استحکام، اعتماص نزول کرنے والوں کے لئے نشان منزل، ماحیان حرم کے لئے سامان بصیرت، تسلیم حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت، تصدیق کرنے والوں کے لئے نجات، اعتماد کرنے والوں کے لئے تابل اعتماد، اپنانے اور کسیرہ کرنے والوں کے لئے راحت اور عمل کرنے والوں کے لئے سپر ہے۔ یہ ہر ہر ذات اور واضح ترین راستہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔ اس کے راستے روشن، اس کے شواہد ظہور، میدان عمل بارقرار اور مقصد بلند ہے۔ اس کے میدان میں خیر کے گھوڑوں کا اجتماع ہے اور اس کی طرف سبقت اور اس کا انعام ہر ایک کا مطلوب ہے۔ اس کے شہسوار با عزت ہیں۔

...کے مقام پر ہے کہ اس اسلام کے پیرو ہمیشہ کامیاب رہے ہیں اور جب بھی انہوں نے اسلام کا راستہ چھوڑا ہے ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ یہ اسلام کی وہ خصوصیت ہے جو اس کے علاوہ کسی دین میں نہیں پائی جاتی۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی فضیلت اور اس کی برتری کا ذکر کیا ہے اور اس کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والوں کے لئے جو راستے ہیں ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے رسول اسلام کا ذکر کیا ہے کہ آپ کی بعثت کے وقت لوگ کس طرح گمراہی میں مبتلا تھے اور آپ نے کس طرح ان کی رہنمائی کی اور کس طرح ان کو ہدایت دی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی حالت کی گمراہی ہے۔

نہج البلاغہ

علامہ السید الشریف الرضی (طاب ثراہ)

○ ترجمہ، تشریح، تفسیر، تقدیم ○

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

محفوظ ہیں

Tel: 424286 - 4917823 Fax: 4917823

visit 👉 www.sunnilibrary.com

کنجری سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے

زرارہ کہتا ہے کہ میرے موجودگی میں عمار نے امام جعفرؑ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ جس نے عقدِ متعہ کے طور پر ایک اوباش (کنجری) عورت سے نکاح کر رکھا ہے اس کا کیا حکم ہے فرمایا اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۵۳

بارواں امام جب ظاہر ہو گا تو بالکل ننگا ہو گا
اور سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بیعت کریں گے

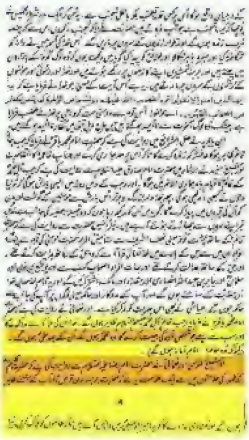

اُردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

جناب سید اشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

امام حسن کی اولاد کو حاسد اور کینہ رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ شیعہ گستاخ اہل بیت

Shia imam Hasan Ki Aulad Ko Haasid Samjhte Hain

Fikr-e-Raza
www.facebook.com/Fikr.E.Raza.Page

شیعت کا رشتہ لواطت۔ شیعہ علماء کا اپنے حوزہ میں لڑکوں کیساتھ بدفعلی کرنا اور اس بدفعلی کو جائز سمجھنا۔

مدرس حوزہ کی بدفعلی

حوزہ میں ایک عالم صاحب تھے، وہ ایک کم سن لڑکے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پکڑے گئے، بہت سے کانوں تک ان کی اس حرکت کی خبر پہنچی، دوسرے دن موصوف ہاسٹل میں چہل قدمی فرما رہے تھے، تو حوزہ ہی کے ایک دوسرے عالم جنھیں اس واقعہ کا علم ہو چکا تھا ان کے قریب آئے اور بڑے بلیغ انداز میں چٹکی لیتے ہوئے پوچھا: جناب! ہول (Hole) مارنے کے سلسلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟(۲)

انھوں نے اس سے بھی بلیغ انداز میں جواب دیا: صرف "حشفہ" (سپاری) کا داخل کرنا بہتر ہے۔ اور پھر فضا میں ان کے قہقہوں کی آواز گونجنے لگی۔

یہیں حوزہ میں ایک دوسرے عالم صاحب کا واقعہ ہے جو لواطت میں بدنامی کی حد تک مشہور تھے، انھوں نے حوزہ ہی کے ایک عالم کے ساتھ ایک کم سن لڑکے کو دیکھا، دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ یہ بچہ کون ہے؟

انھوں نے جواب دیا: یہ میرا فلاں بیٹا ہے۔

اس پر انھوں نے کہا کہ آپ اس کو ہمارے پاس کیوں نہیں بھیجتے کہ ہم اس کو تعلیم دیں اس کی تربیت کریں اور پھر یہ بھی آپ کی طرح ایک بڑا عالم بن جائے؟!

یہ سن کر انھوں نے جھنجلاتے ہوئے کہا: کمینے! میں جانتا ہوں کہ تیری نیت کیا ہے، تو چاہتا ہے کہ میں اس کو تیرے پاس چھوڑ دوں اور پھر تو اس کے ساتھ ..... کرے!!

یہ واقعہ مجھ سے حوزہ ہی کے ایک معتبر استاذ نے بیان کیا ہے۔(۲)

(۱) ان کی مراد لواطت سے تھی (۲) اور یہ کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں ہے کیونکہ ہم ظلم کا جو حصہ پڑھتے رہے ہیں اس میں صراحت ہے یہ باتیں لگ موجود ہیں۔ ع و ہذا نکاح الغلام الأمرد (اور امرد لونڈے کے ساتھ نکاح جائز ہے)۔

اس طرح کے بہت سے واقعات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، اور جو کچھ ہم نے سنا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہمارے ایک فاضل دوست سید عباس نے اس طرح کے بہت سے واقعات (پوری تفصیلات، تاریخ اور ناموں سمیت) جمع کر دیے ہیں اور اس کو "فضائح الحوزة العلمية في النجف" (نجف کے علمی حوزہ کی رسوائیوں کے افسانے) کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ یہ کام اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ شیعہ عوام تک حقیقت پہنچے اور ان کو معلوم ہو کہ جو کچھ ان کے سامنے ہے وہ صرف ڈرامہ ہے جبکہ حقیقت کچھ اور ہی ہے! ان بے چاروں کو کچھ خبر نہیں کہ یہ "سادات" (شیعہ علماء) ان کا کیسے استحصال کرتے ہیں! عوام اپنی بیٹیوں، بیویوں اور بہنوں کو ان کے پاس زیارت کے لیے، یا حسین (علیہ السلام) کے نام پر نیاز چڑھانے کے لیے یا پھر اولاد کی تمنا میں بھیجتے ہیں، اور یہ "علماء" ایسے موقعوں کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں، اور خاص کر جب کوئی خوبصورت دوشیزہ ان کے پاس پہنچتی ہے تو اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہر ناز یبا حرکت کی جا سکے اور ہر طرح سے اپنی خواہش پوری جا سکے!!

ولا حول ولا قوة الا باللہ

تحقیق وانصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (علیہم السلام) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب "کشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کا رواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

ناشر: امام جعفر صادق اکیڈمی، لکھنؤ

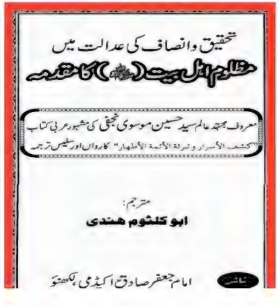

Visit
www.SunniLibrary.com

حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کی شکایت حضورؐ سے کی

امام باقرؑ سے کشف الغمہ میں روایت ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہؑ نے حضورؐ کی خدمت میں حضرت علیؑ کی شکایت کی انہیں جو کچھ ملتا ہے وہ دو فقرا اور مساکین میں تقسیم کر دیتے ہیں حضورؐ نے فرمایا فاطمہؑ مجھے غصہ میں لانا چاہتی ہو وہ میرا بھائی اور چچازاد ہے اس کو ناراض کرنا مجھے ناراض کرنا ہے اور میری ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے تو حضرت فاطمہؑ نے کہا میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں

جلاء العیون ص ۲۲۷

تزویج امیر المؤمنین و فاطمه علیهما السلام ۲۲۷ فصل پنجم

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبی را که بردارد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر اینان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است

در کشف الغمه از حضرت امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه علیها السلام شکایت کرد از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند، حضرت فرمود که ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست. پس حضرت فاطمه علیها السلام فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول[۳].

فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را تهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و دشمن تو باشد، حرام بر روی زمین راه رفته[۲].

در کشف الغمه از حضرت امام محمد باقر علیه السلام روایت کرده است که: روزی حضرت فاطمه علیها السلام شکایت کرد از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام که هرچه به هم می‌رساند میان فقرا و مساکین قسمت می‌کند، حضرت فرمود که: ای فاطمه می‌خواهی که مرا به خشم آوری در باب برادرم و پسر عمّم، به درستی که خشم او خشم من است، و خشم من خشم خداست، پس حضرت فاطمه علیها السلام فرمود: پناه می‌برم به خدا از غضب خدا و رسول[۳].

کلینی به سندهای معتبر از امام محمد باقر و حضرت صادق علیهما السلام روایت کرده است که: حضرت امیر علیه السلام فاطمه علیها السلام را تزویج نمود به بُرد کهنه و زرهی که سی درهم می‌ارزید و فراشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند[۴].

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت صلی الله علیه و آله به نزد فاطمه علیها السلام

جلد الیمن

تاریخ

چهاردہ معصوم علیہم السلام

علامہ مجلسی

محمد عاصم عظیمی

سنہ تیرہ سو تہتر

تحقیق

حضرت عمرؓ کے نزدیک حضرت حسینؓ کی عظمت وعزت اپنے حقیقی بیٹے سے زیادہ تھی

عبید بن حنین سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھے امام حسینؓ نے بات سنائی کہ میں حسینؓ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے پاس گیا اس وقت وہ منبر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے میں منبر پر چڑھ گیا اور کہا میرے باپ کے منبر سے اتر جاؤ اور جاؤ اپنے باپ کے منبر پر چڑھ کر خطبہ دو حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے باپ کا تو کوئی منبر نہیں تو اس کے بعد مجھے پکڑ کر منبر کے اوپر بٹھادیا میں ان کے ساتھ منبر پر بیٹھا کنکریوں سے کھیلتا رہا جب حضرت عمرؓ خطبہ سے فارغ ہوئے تو مجھے لے کر آپنے گھر چلے اور مجھ سے پوچھا تمہیں یہ باتیں کس نے سکھائی ہیں میں نے کہا خدا کی قسم کسی نے نہیں سکھائیں پھر امام حسینؓ نے فرمایا میں ایک مرتبہ پھر گیا تو اس وقت حضرت عمرؓ حضرت معاویہؓ سے تنہائی میں گفتگو فرمارہے تھے اور ان کی بیٹے عبداللہؓ دروازہ پر تھے جب ابن عمرؓ لوٹے تو میں بھی گیا پھر ایک مرتبہ اس کے بعد حضرت عمرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے بہت عرصہ ہوا تمہیں دیکھا نہیں میں نے کہا آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ اس وقت حضرت معاویہؓ کے ساتھ تنہائی میں گفتگو فرمارہے تھے تو میں آپ کے بیٹے عبداللہؓ کے ساتھ واپس آگیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میرے نزدیک میرے بیٹے سے زیادہ حق دار تھے

ذبح عظیم ص ۴۰

Facebook.com Muhammad Umair

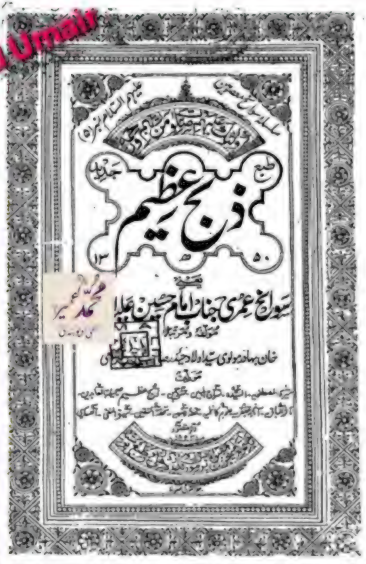

شیعہ حضور ص کے بدترین گستاخ

ملا باقر مجلسی اس طرح بکواس کرتا ھے کہ جعفر بن محمد سے روایت ھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر سوتے تھے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔معاذ اللہ:

(بحار الأنوار جزء 43 ص 78)

العله التي من أجلها سميت فاطمه عليها السلام محدثة

فقالت فاطمة: يا رسول الله: ما هكذا تقول للمسكين، فقال النبي (صلى الله عليه وآله) إنه الشيطان وآن جبرئيل جاءكم بهذا الطعام من الجنة فأراد الشيطان أن يصيب منه وما كان ذلك ينبغي له.

pk khan

وعن حذيفة قال: كان النبي (صلى الله عليه وآله) لا ينام حتى يقبل عرض وجنة فاطمة (عليها السلام) أو بين ثدييها.

وعن جعفر بن محمد (عليهما السلام) قال كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) لا ينام حتى يضع وجهه

الكريم بين ثديي فاطمة (عليها السلام).

٦٥ - علل الشرائع: القطان، عن السكري، عن الجوهري، عن شعيب بن واقد

٧٨

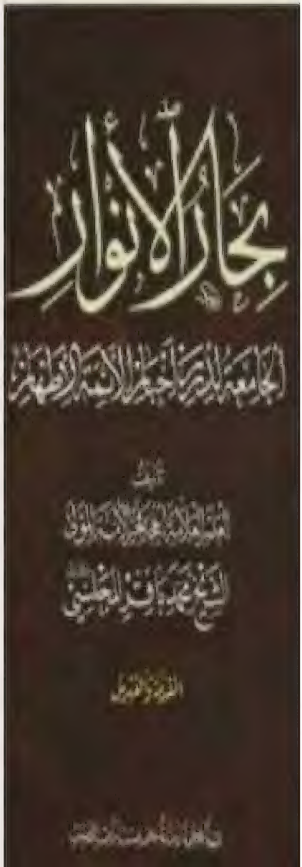

رسول ﷺ پر ایک ایسا الزام کہ

جس نے متعہ کا انکار کیا وہ لعنتی ہے جہنمی ہے ۔۔۔ (العیاذ باللہ)۔

عجالہ حسنہ رسالہ متعہ۔ صفحہ نمبر 10۔ ملا باقر مجلسی ملعون۔

www.SunniLibrary.com

اس نے حکم خدا کی مخالفت کی، جتنے لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ جو شخص مجھ سے عداوت رکھنے کی وجہ سے اسکی تکذیب یا اسے معطل اور برطرف کرے میں اسوقت حضرت رب العزت کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ وہ شخص اہل جہنم سے ہے لیکن متعہ میں جو میری مخالفت کرے اسپر خدا کی لعنت ہو جو متعہ کرنے سے منکر ہوا اس نے مجھے مخالفت کی جس نے میری مخالفت کی وہ خدائے تعالیٰ کا مخالف ہوا جس نے خدا تعالیٰ سے مخالفت کی وہ اہل دوزخ سے ہے،

واضح ہو کہ مخصوص کیا حق تعالیٰ نے متعہ کرنا میرا اور میری اُمت کیلئے اُس شرف کیوجہ سے جو وہ رسولوں کے مقابلہ میں مجھکو حاصل ہے (مترجم) اس لئے یہ ظاہر ہوا کہ جس طرح تمامی مخلوقات پر آنحضرت کو فضیلت ہے اسی طرح متعہ کرنیوالو نپر متعہ کرنیوالوں کو فضیلت ہے ۱۲

عبداللہ وعباس وسدی وسعید بن جبیر اور ایک جماعت تابعین سے مفسرین روایت کرتے ہیں کہ آیۂ مذکورہ میں استمتاع سے نکاح متعہ مراد ہے،

شاذ قرأت میں عبداللہ عباس وعبداللہ ابن مسعود اور ابن ابی کعب وغیرہ سے آیہ مبارکہ متعہ اس طرح منقول ہے فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ (عورتوں سے متعہ کرو اور ان کی واجب یا فتنی اُجرتیں اُنھیں دیدو) باب متعہ میں بھی آیت نص ہے کیونکہ مدت معینہ سوا عقد متعہ کے اور کسی عقد میں نہیں ہے۔

ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے متعہ کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے سورۂ نساء میں فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمّٰی (استمتاع کرو تم اُن سے مدت معینہ تک) نہیں پڑھا؟ اس نے کہا کہ میں نے اگر یہ آیت نہ پڑھی تو نہیں پڑھا عبداللہ

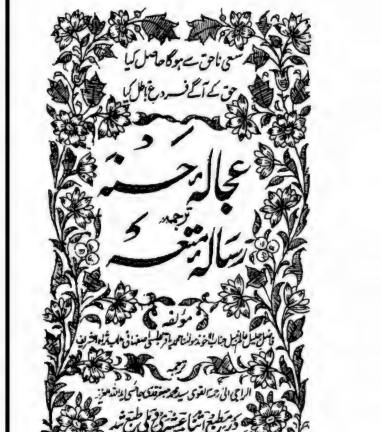

Youtube.com/DifaeSahaba

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

۹ بار خدایا با من از روی عفو و بخشش خود رفتار کن نه بعدل و داد گریت (زیرا معامله با عدل موجب

(1228)

219 (1219)- از سخنان آن حضرت علیه السلام است (در باره عمر که از راه توریه فرموده

یعنی در ظاهر می‌نماید که او را ستوده، ولی باطنا توبیخ و سرزنش نموده، و از اینرو این سخن با آنچه در خطبه سوم فرموده منافات ندارد).

[خدا شهرهای فلان (عمر بن خطاب) را برکت دهد و نگاه دارد که (باعتقاد گروهی) لجن را راست نمود (کمراهان را براه آورد) و بیماری را معالجه کرد (مردم شهرهایی را بدین اسلام گرویده) و سنت را بر پا داشت (احکام پیغمبر را اجرا نمود) و نیکوکاری را پشت سر انداخت (در زمان او فتنه‌ای رو نداد) [پاک جامه و کم عیب از دنیا رفت (مانند فلمان خود را به پلیدیها نیالود).

ترجمه و شرح نهج البلاغه (فیض الإسلام)، ج۴، ص: 722

سخنوری خلافت را دریافت و از شر آن پیشی گرفت (تا بود امر خلافت منجر بوده اختلافی در آن راه نیافت (خلافت خدا را بجا آورده از نافرمانی او پرهیز کرده حقش را ادا نمود (و لیکن) [از دنیا رفت در حالیکه مردم را در راههای گوناگون انداخت (بطوریکه) گمراه در آنها راه نمی‌یابد و راه یافته بر یقین و باور نمی‌ماند.

(1229)

220 (1220)- از سخنان آن حضرت علیه السلام است در چگونگی بیعت مردم با آن بزرگوار

و پیش از این (در سخن پنجاه و سوم و صد و سی و هفتم) مانند آن بالفاظ دیگر گذشت.

مولاء کائنات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ
مارے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 735) ماتم کرنے والوں کے لیئے درس عبرت سوچیئے؟؟؟

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/

http://faizahmadchishti.blogspot.com/

متعہ میں کسی کو بتلانے کی ضرورت نہیں (چپکے چپکے)

نکاح متعہ میں نہ گواہی کی ضرورت ہے اور نہ ہی اعلان ہے یعنی مرد عورت تنہا چپکے چپکے یہ نکاح کرلیں تو بھی درست ہے

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۶۱

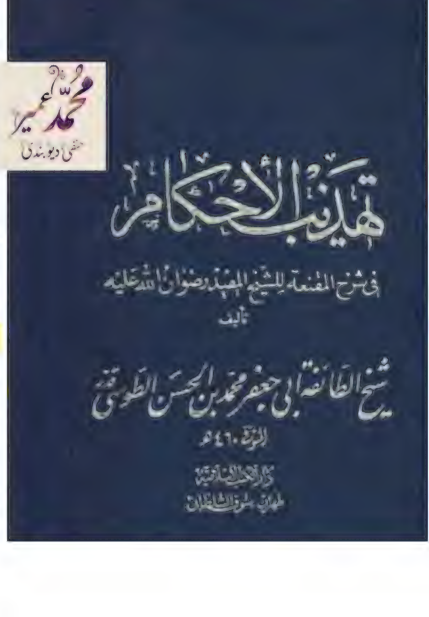

ومتى اعطاها شيئاً من المهر ثم تبين ان لها زوجاً كان لها ما اخذت بما استحل من فرجها وليس عليه أن يعطيها ما بقي عليه .

﴿ ١١٢٩ ﴾ ٥٤ — روى محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن حفص بن البختري عن ابي عبد الله عليه السلام قال : إذا بقي عليه شيء من المهر ولم ان لها زوجاً فلها اخذته فلها بما استحل من فرجها ويحبس عنها ما بقي عنده .

ومتى خلى الرجل المرأة قبل ان يدخل بها في المتعة وكان قد اعطاها المهر فيجب عليها ان ترد النصف مما اخذت منه .

﴿ ١١٣٠ ﴾ ٥٥ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن سنان عن زرعة عن سماعة قال : سألته عن رجل تزوج جارية أو تمتع بها ثم جعله في حل من صداقها يجوز ان يدخل بها قبل ان يعطيها شيئاً ؟ قال : نعم إذا جعله في حل فقد قبضته منه قلت فان خلاها قبل أن يدخل بها ردت المرأة على الزوج نصف الصداق .

وليس في المتعة اشهاد ولا اعلان وقد قدمنا ذلك فيما مضى والذي رواه :

﴿ ١١٣١ ﴾ ٥٦ — الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن المعلى بن خنيس قال : قلت لابي عبد الله عليه السلام : ما يجزي في المتعة من الشهود ؟ فقال رجل وامرأتان يشهدهما قلت : ارأيت ان لم يجدوا احداً ؟ قال : انه لا يسوءهم قلت : ارأيت ان اشهدوا ان يعلم بهم احد فيجزيهم رجل واحد ؟ قال : نعم قلت : فلت جعلت فداك كان المسلمون على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله يتزوجون بغير بينة قال : لا .

فان هذا الخبر ليس فيه المنع من المتعة إلا بينة ، وانما هو مني ، مما كان في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله انهم ما تزوجوا إلا بينة وذلك هو الافضل ،

١١٢٨ - ١١٢٩ - الكافي ج ٢ ص ١٦

عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ آیا تم شادی شدہ ہو یا کنواری بس متعہ کرو اور چلتے بنو

راوی بیان کرتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا ہے کہ فلاں آدمی نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا تو اس آدمی کو بتایا گیا کہ اس عورت کا تو خاوند موجود ہے (اور یہ اس کے نکاح میں ہے) تو متعہ کے طور پر عقد کرنے والے نے اس عورت سے اس بارے میں پوچھا یہ سن کر امام جعفر صادقؑ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا اس آدمی نے اس عورت سے کیوں پوچھا یعنی (عقد متعہ کے لیے جب یہ شرط نہیں کہ عورت کنواری ہو یا خاوند کے بغیر ہو یا خاوند والی ہو تو پھر اس کی تحقیق کی کیا ضرورت تھی)

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۵۳

ج ۷ — في تفصيل احكام النكاح — ۲۵۳

﴿ ۱۰۸۹ ﴾ ١٤ — واما ما رواه أحمد بن محمد عن ابي الحسن عن بعض اصحابنا رفعه الى ابي عبد الله عليه السلام قال : لا تمنع بالمؤمة فتلطا .

فهذا حديث مقطوع الاسناد شاذ ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فانه لا يجوز الفتح بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من الذل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً .

وقد رويت رخصة في الفتح بالفاجرة إلا انه يتنزه عن الفجور .

﴿ ۱۰۹۰ ﴾ ١٥ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال : سألت عماراً وابا بكر عن الرجل يتزوج الفاجرة

﴿ ۱۰۹۳ ﴾ ۱۸ — وعنه عن أيوب بن نوح عن سيران بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال : قيل له ان فلاناً تزوج امرأة متعة فقيل له ان لها زوجاً فسألها فقال ابو عبد الله عليه السلام : ولم سألها ؟ .

﴿ ۱۰۹۴ ﴾ ١٩ — وعنه عن الهيثم بن ابي مسروق النهدي عن أحمد بن

• ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۳

محمد عمیر
محمد عمیر
تهذيب الأحكام
الجزء ٧ ٤٦٠ هـ
دار الكتب الإسلامية
طهران - سوق السلطان

ملا باقر مجلسی بدبخت کی رسول ﷺ کی شان میں توہین۔ اپنی بکواسات میں خاتم النبین ﷺ کو بازاری کہا ہے۔۔

www.sunnilibrary.com

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ اردو

جلد 2

حیات القلوب

مؤلف:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم:- مولوی سید بشارت حسین صاحب کابل مزاری کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و مرسلین کے مکمل و مفصل حالات درج ہیں

ناشران

امامیہ کتب خانہ

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۸۸۳ باون باب۔ آنحضرت کی ازواج کے حالات

نیز نے تجھ کو پناہ دی، جا اپنے گھر چلی جا۔ پھر حضرت نے اس کو طلاق دے دی، چنانچہ وہ اپنے گھر چلی گئی۔ روایت ہے کہ جب اس کو آنحضرت کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا تو اپنا نفس مجھ کو بخش دے اس نے کہا کیا بادشاہ زادی اپنے تئیں ایک بازاری کو بخش سکتی ہے۔ جب حضرت اس کے پاس آئے تو اس نے کہا میں آپ سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں، تو حضرت نے اس کو طلاق دے دی اور کچھ مال اسے گزشت کر دیا۔ ماتوس عمرو دختر یزید ہے جب وہ حضرت کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے اس کے جسم پر سفید داغ مشاہدہ فرمایا اور عادت دگی پھیر چلی دے دی۔ آنحضرت کے بنت عقیم انصاریہ ہے۔ جب وہ حضرت کے پاس لائی گئی تو اس کو برص فاحر کی تو حضرت نے اس کو بھی رخصت کر دیا۔ ان تمہر آشوب کا بیان ہے کہ اس کو بھیڑیے نے پھاڑ ڈالا۔ نوزائیک عورت جن عمرو کی نواسی کا ذکر فرمایا۔ اس کے باپ نے اس کو اور بھائی کی اس کو سفید داغ ہیں۔ وہ اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ آنحضرت کے انتظار میں اس کے سفید داغ غائب ہیں۔ دحکیل روایت ہے کہ ایک عورت عمرو نامی اس کا باپ اس کے اصحاب عمدہ بیاں کیا کرتا تھا۔ جبکہ اس کے بدن پر کوڑھ بھی بیمار ہیں ہوں جب حضرت کے سامنے فرمایا ایسی عورت کی خدمت کے نزدیک کوئی بھلائی نہیں ہے اور اس سے تزویج نہیں فرمایا۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت نے اس سے تزویج فرمایا تھا لیکن جب یہ سنا تو اس کو طلاق دے دی۔ غرض اس روایت کی بنا پر حضرت نے بیس عورتوں سے تزویج فرمایا تھا لیکن شیخ طوسی فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے اٹھارہ عورتوں سے تزویج فرمایا اور بعضوں نے پندرہ عورتیں بیان کی ہیں بھیر کہ روایت میں اس کو نہیں۔

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت کی دو کنیزیں تھیں جن سے حضرت مقاربت فرمایا کرتے تھے۔ اور جس طرح اپنی بیویوں کے لیے باتیں مقرر کی تھیں اسی طرح ان کنیزوں کے لیے بھی ایک رات مقرر فرمائی تھی۔ ان میں سے ایک ماریہ دختر شمعون قبطیہ تھیں اور دوسری ریحانہ دختر زیدہ قرشیہ۔ ان دونوں کو بادشاہ سکندریہ مقوقس نے حضرت کے لیے بھیجا تھا۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت نے ریحانہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ماریہ نے آنحضرت کی وفات کے پانچ برس بعد دنیا سے رحلت کی۔ بعض نے روایت کی ہے کہ آنجناب نے کنیزوں میں ایک کنیز حق قرعہ کا اختیار فرمائی تھی جس کا نام آستکار تھا۔ وہ حضرت کی حکومت میں تھیں یہاں تک کہ وہ بھی دنیا سے رخلت کر گئی۔ اور حضرت کے بعد عباس نے اس سے تزویج کی ہے۔

کلینی نے بسند حسن امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ایک انصاریہ عورت آنحضرت کی خدمت میں آئی۔ اپنے تئیں نہایت آراستہ کیے تھی، اور نفیس لباس پہنے ہوئے تھی۔ اس وقت آنحضرت صفحہ کے مجرد میں تھے۔ اس عورت نے کہا کہ عورت کے لیے مناسب نہیں ہے کہ شوہر کی خواستگاری کرے لیکن ایک زمانہ گزر گیا کہ میرے شوہر نہیں ہے اور کوئی فرزند بھی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اپنا نفس آپ کو بخشتی ہوں۔ حضرت

ف۔ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنیز کو زوجیت میں نہ لیا اور صرف خدمت کرنے پر مامور

متعہ کیلئے عمر کی حد کیا ہونی چاہیئے؟
مذہب رافضیت میں عمر کی کوئی حد نہیں

دار ہو جائے؟ کیا ہی اکرم (ﷺ) اور ائمہ کرام کا مرتبہ اس حد تک بے حیثیت ہے؟
متعہ کرنے والا شخص ایمان کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہوتا ہے بھی کیا وہ حضرت حسینؓ یا ان کے بھائی، باپ یا ان کے نانا جان کے قدموں کی گرد بھی پا سکتا ہے؟!
حضرت حسین (علیہ السلام) کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ مضبوط سے مضبوط ایمان والا بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت حسن، حضرت علی اور حضرت محمد (ﷺ) کا مقام سب سے اونچا اور بلند ہے، اس تک کسی کو رسائی نہیں۔
شیعوں نے عام محوروں کے علاوہ ہاشمی شریف زادیوں تک کے ساتھ متعہ کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ طوسی نے اس کی صراحت کی ہے۔(۱) جبکہ میرا عقیدہ ہے کہ ہاشمی دوشیزاؤں کی یہ شان نہیں کہ ان کے ساتھ کوئی متعہ کرے، وہ اہل بیت سے ہیں اور خاندان نبوت کی چشم و چراغ ہیں، کہاں ان کی شان عالی اور کہاں یہ متعہ!
کلینی کا کہنا ہے کہ متعہ بالکل درست ہے اور اس کی کم سے کم شکل یہ ہے کہ مرد عورت کے ساتھ صرف لیٹ ہی جائے۔ اس کی وضاحت "فروع" میں موجود ہے۔(۲)

(۱) "تهذيب" ۱۹۲/۲ (۲) فروع الكافي ۴۶۰/۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل ملت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعہ کے لیے عورت کی عمر کتنی ہو؟

متعہ کے سلسلہ میں عورت کے عمر کی کوئی شرط نہیں ہے بلکہ شیعوں کا کہنا ہے کہ دس سال کی لڑکی کے ساتھ بھی متعہ کیا جا سکتا ہے۔
ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی شخص معصوم بچی کے ساتھ متعہ کر سکتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ کر سکتا ہے بس شرط یہ ہے کہ بچی نا سمجھ نہ ہو۔ پوچھا گیا کہ نا سمجھ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: دس سال۔(۱)
ان سارے دلائل کا ان شاء اللہ ہم آگے چل کر جائزہ لیں گے، لیکن یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ابو عبداللہ (علیہ السلام) کی جانب اس بات کی نسبت کی گئی ہے کہ متعہ کے لیے لڑکی کا کم سے کم دس سال کا ہونا ضروری ہے تاہم میں ایسے لوگوں سے بھی واقف ہوں جو دس سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ بھی متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔

تحقیق و انصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (علیہم السلام) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب
"كشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کا رواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات
کے لیے ابھی وزٹ کریں
www.SunniLibrary.com

ناشر
امام جعفر صادق اکیڈمی، لکھنؤ

مٹھی بھر گندم پر بھی متعہ ہو سکتا ہے

احوال کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ متعہ کی کم از کم اُجرت کتنی ہے تو وہ فرمانے لگے مٹھی بھر گندم کافی ہے

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۶۰

ابی سعید الاحول قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أدنى ما يتزوج به المتعة ؟ قال: كف من بُر .

٢٦٠ في تفصيل احكام النكاح ج ٧

واما المهر في المتعة فهو ما يتراضيان عليه قليلا كان أو كثيراً .

﴿ ١١٢٥ ﴾ ٥٠ — وروى محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد البرقي عن القاسم بن محمد الجوهري عن ابي سعيد الاحول قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : ادنى ما يتزوج به المتعة ؟ قال: كف من بُر .

﴿ ١١٢٦ ﴾ ٥١ — الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن شعيب بن يعقوب عن ابي بصير قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن متعة النساء قال : حلال وانه يجزئ الدرهم فما فوقه .

﴿ ١١٢٧ ﴾ ٥٢ — محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن [illegible] عن عاصم بن حميد عن [illegible] في المتعة ـ قال : ما [illegible] شرط عليها من الايام فان [illegible] له أن يحبس من مهرها بقدر ذلك .

﴿ ١١٢٨ ﴾ ٥٣ — روى محمد بن يعقوب عن علي عن صالح بن السندي عن جعفر بن بشير عن غير واحد عن ابان عن عمر بن حنظلة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: قلت له : أتزوج المرأة شهراً فاجلس منها شيئاً قال : نعم خذ منها بقدر ما تخلفك ان كان نصف الشهر فالنصف وان كان الثلث فالثلث .

١١٢٤ - الاستبصار ج ٣ ص ١١٨
- ١١٢٥ - ١١٢٦ - الكافي ج ٥ ص ٤٥٠
- ١١٢٧ - الاستبصار ج ٣ ص ١١٩ بزيادة فيه الكافي ج ٥ ص ٤٥٠

ترجمہ امام باقرعلیہ السلام سے روایت ہے کہا اے جابر کیا تمہارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمہیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا نہیں ابو جعفرعلیہ السلام آپ پر قربان جاؤں ایسا گدھا کہاں سے ملے گا؟ امام باقرعلیہ السلام نے کہا وہ امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں

کتاب الاختصاص - الشیخ المفید - الصفحۃ ۳۰۳

کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ اور حضورؐ کے چچا حضرت عباس حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو جھوٹ دھوکے خیانت گناہ اور پیمان شکنی پر استوار جانتے تھے

پہلی بات یہ کہ یہاں حضرت عمرؓ کا مقصد معاملہ فدک ہے کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے اس ملکیت میں خیانت کی یہاں خلافت کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے اور نہ ہی سیدنا فاروق کا مقصد خلافت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نماز پڑھنا۔

علل الشرائع۔ جلد اول۔ شیخ صدوق۔ 222

فاخرج انی لک من النصحین (یقیناً سردار تیرے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر ڈالیں پس تو نکل جا۔ یقیناً میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں) (سورۃ قصص۔ آیت نمبر ۲۰) اگر وہ سمجھ جائیں تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس آیت کو پڑھ دینا۔ وہ خادمہ آئی گھر کے اندر داخل ہوئی اور بولی میری مالکہ نے پوچھا ہے کہ اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ (علیہا السلام) کیسی ہیں۔ پھر اس نے آیت پڑھی اور جب اس نے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا تو اس نے پھر یہ آیت پڑھی تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جاؤ اپنی مالکہ کو میرا سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ ان کے اور اس کے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے گا اور ادھر خالد امیرالمومنین علیہ السلام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا اور جب ابوبکر نے نماز ختم کی اور سلام پھیرنا چاہا تو سلام نہیں پھیرا بلکہ یہ کہا **یا خالد لاتفعل ما امرتک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** (اے خالد جس کام کا میں نے حکم دیا ہے وہ کام نہ کرنا تم لوگوں پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو) امیرالمومنین علیہ السلام نے خالد سے پوچھا وہ کیا کام تھا جس کا تم کو انہوں نے حکم دیا تھا اور پھر منع کر دیا سلام پھیرنے سے پہلے؟ خالد نے کہا انہوں نے مجھے تمہاری گردن اڑانے کا حکم دیا اور کہا تھا کہ سلام ختم ہونے کے بعد گردن اڑا دینا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا تو کیا ایسا کرتے؟ اس نے کہا ہاں خدا کی قسم اگر وہ منع نہ کر دیتے تو ایسا ہی کرتا۔ یہ سن کر امیرالمومنین علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور خالد کا گریبان تھاما اور اسے دیوار سے ٹکرانے لگے اور عمر سے کہا اے پسر صہاک خدا کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریر پہلے سے نہ ہوتی تو تم لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ کس کا لشکر کمزور اور کس کی تعداد کم ہے۔

باب (۱۵۲) ائمہ علیہم السلام کے حجت خدا ہونے کا ثبوت

(۱) میرے والد رحمہ اللہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے یعقوب بن یزید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے منصور بن حازم سے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا ایک مرتبہ ایک گروہ سے میرا مناظرہ ہوا تو میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں مگر جب وہ اس دار فانی سے تشریف لے گئے تو یہ بتاؤ کہ ان کے بعد خلق پر کون حجت ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ قرآن حجت ہے۔ مگر میں نے قرآن پر نظر کی تو دیکھا کہ اس سے مرجیہ اور حروریہ بلکہ زندیق تک جو اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس قرآن سے اپنے مدمقابل کے سامنے دلیل پیش کرتے ہیں اور اپنے مخالف پر غالب آجاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ قرآن بغیر کسی قیم کے حجت نہیں بن سکتا اور وہ قیم ہی قرآن کا جو مفہوم بتائے وہی حق ہے تو اب بتاؤ کہ قرآن کا قیم کون ہے؟ لوگوں نے کہا عبداللہ ابن مسعود اور فلاں اور فلاں عالم و قیم قرآن تھے۔ میں نے کہا کہ کیا وہ پورے قرآن کے عالم تھے؟ ان لوگوں نے کہا ایسا تو ہمیں آج

(3467)

(3468) - امام علیه السلام در سخنی (در باره امیر المؤمنین) فرموده است:

[أ و ابعد از ابو بشر] فرمانروا شد بر مردم فرماندهی (عمر سلام خلافت نشست) پس (امر خلافت را) برپا داشت و ایستادگی نمود (بر همه تسلط یافت) تا آنکه دین قرار گرفت (همچنانکه شتر هنگام استراحت پیش گردن خود را بر زمین نهد. اشاره باینکه اسلام پس از فتنه و هیاهوی بسیار از او تمکین نموده زیر بارش رفتند)

(3468)

(3469) - امام علیه السلام (در پیشآمدهای ناروا) فرموده است:

1 می‌آید بر مردم روزگار بسیار گزنده

ترجمه و شرح نهج البلاغة (فیض الإسلام)، ج6، ص: 1501

(دشوار) که در آن توانگر بر آنچه در دو دست او است می‌گزد (بمال و دارائی بخل ورزیده آنرا در راه خدا نمی‌دهد) و باین کار امر کرده نشده است، خداوند سبحان (در قرآن کریم س 2 ی 237) فرموده و لا تنسوا الفضل بینکم، یعنی فضل و احسان خدا را بین خود فراموش نمائید (بیکدیگر کمک کنید) 2 و خرید و فروش کنند (بآنها گران فروخته و از آنان ارزان خرند) 3 و رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از فروختن (طعام) به درماندگان (یا داد و ستد با آنها) منع نموده است (چون باید بآنان کمک کرد، یا با آنها چنان معامله و خرید و فروش نمود که با آنکه درمانده و بیچاره نیست معامله می‌نمایند)

(3469)

(3470) - امام علیه السلام (در باره دوست و دشمن خود) فرموده است:

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

متعہ زنا کی حد کو ختم کر دیتا ہے

زرعہ کہتا ہے کہ سماعہ نے کہا کہ میں نے پوچھا اگر ایک مرد کسی عورت کو اپنے گھر لے آئے اور اس سے متعہ کرنے کی خواہش ہو پھر اُسے نکاح متعہ کرنا بھول گیا اور بغیر اس کے اُس سے متعہ کر لیا تو کیا ایسے مرد پر زانی کی حد جاری واجب ہو گئی؟ فرمایا نہیں لیکن وہ بعد میں نکاح متعہ کر لیے اور جو کچھ کر لیا اس کی اللہ سے معافی مانگے

نوٹ: یہ روایت جس باب کے تحت ذکر کی گئی ہے اسے کے الفاظ یہ ہے

ترجمہ: ایک مرد کسی عورت سے متعہ کرنا چاہتا ہے لیکن (جلد بازی یا کسی اور وجہ سے) وہ عقد کرنا بھول گیا اور بغیر عقد کیے اس عورت سے وطی کر لیتا ہے تو ایسے مرد پر حد زنا ہر گز جاری نہیں ہو گئی

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۷۵، ۷۴

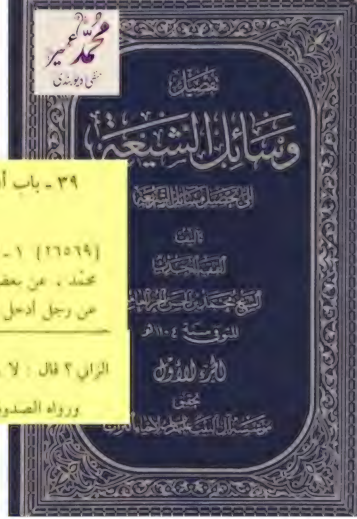

٣٩ - باب أن من أراد التمتع بامرأة فنسي العقد حتى وطئها فلا حد عليه بل يتمتع بها ويستغفر الله

[٢٦٥٦٩] ١ - محمد بن يعقوب ، عن عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن بعض أصحابه ، عن زرعة بن محمد ، عن سماعة ، قال : سألته عن رجل أدخل جارية بمتع بها لم أنسي أن يشترط حتى واقعها يجب عليه حد الزاني ؟ قال : لا ، ولكن يتمتع بها بعد (١) ويستغفر الله مما أن

ورواه الصدوق بإسناده عن زرعة ، نحوه (٢)

٣٩ - باب أن من أراد التمتع بامرأة فنسي العقد حتى وطئها فلا حد عليه بل يتمتع بها ويستغفر الله

[٢٦٥٦٩] ١ - محمد بن يعقوب ، عن عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن بعض أصحابه ، عن زرعة بن محمد ، عن سماعة ، قال : سألته عن رجل أدخل جارية يتمتع بها لم أنسي أن يشترط حتى واقعها يجب عليه حد

الزاني ؟ قال : لا ، ولكن يتمتع بها بعد (١) ويستغفر الله مما أن

ورواه الصدوق بإسناده عن زرعة ، نحوه (٢)

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:میری قبر کو میلہ گاہ نہ بننے دینا(صحیح / ابو داود حدیث نمبر2042)

قبروں کا احترام ان کو بت بنانا حرام

- اور تمہارے رب نے کہا تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کرو گا۔بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو گے(سورہ المؤمن آیت نمبر60)
- نوٹ:اس سے معلوم ہوا دعا(پکارنا)عبادت ہے جو صرف ایک اللہ سے کرنی چاہیں
- نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:اے میرے اللہ!میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے،اللہ کا غضب اس قوم پر بڑا سخت ہوا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر عبادت گاہیں بنا لیں۔ صحیح۔ (مسند احمد حدیث نمبر7358)
- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ یہودو نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا(صحیح بخاری حدیث نمبر1330
- ایک دوسری حدیث میں ہیں کہ رسول اللہؐ نے عیسائیوں کے متعلق فرمایا:ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا ہے تو یہ اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے ہی،یہ اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں(صحیح بخاری حدیث نمبر1341)
- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے:قبروں کو پکا بنانے،ان پر لکھنے،ان پر عمارت بنانے اور انہیں روندنے سے منع کیا ہیں۔ صحیح۔(ابو داود حدیث نمبر3225)
- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نبی اکرمؐ کی قبر مبارک کو چھونا پسند کرتے تھیں(سیر اعلام النبلاء12/378)
- شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا:قبر پر ہاتھ رکھنا اور قبر کو بوسہ دینا یہودیوں کی عادت ہے(غنیۃ الطالبین1/91 بیروت ط
- پس اللہ کو پکارو،اس حال میں کہ دین کو اسی کے لئے خالص کرنے والے ہو،اگرچہ کافر برا مانیں(سورہ المؤمن آیت نمبر14)
- اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں۔اور جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں(سورہ الزمر آیت نمبر63)

علامہ احسان الٰہی ہاشمی حفظہ اللہ

اور علیؑ اور زبیر کو لاؤ تاکہ بیعت کریں۔ الغرض عمر داخل خانہ ہوئے اور خالد دروازہ پر کھڑے ہوئے۔ عمر نے زبیر سے کہا کہ تلوار کیسی ہے کہ اس کو علیؑ کی بیعت کے لیے لایا ہوں۔ مکان میں بہت سے لوگ تھے۔ جیسے مقداد اور تمام بنی ہاشم۔ عمر نے زبیر کی تلوار لے کر پتھر پر مارا جو اس گھر میں تھا۔ تلوار توڑ ڈالی اور زبیر کو ان کا ہاتھ کھینچ کر اٹھایا اور باہر لائے اور خالد کے سپرد کیا۔ خالد کے ساتھ بہت سے لوگ تھے جن کو ابوبکر نے ان کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ پھر عمر مکان میں داخل ہوئے۔ اور امیر المومنینؑ سے کہا اٹھو اور چل کر بیعت کرو۔ حضرتؑ نے انکار کیا تو حضرتؑ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور خالد کے ہاتھ میں دیا اور تمام منافقین نے ہجوم کیا اور ان لوگوں کو نہایت سختی سے کھینچا۔ لوگ مدینہ کے راستوں پر جمع تھے اور دیکھ رہے تھے اور جناب فاطمہؑ بنی ہاشم وغیرہ کی بہت سی عورتوں کے ساتھ باہر نکلیں اور نالہ و فریاد کی آوازیں بلند ہوئیں۔ جناب فاطمہؑ نے ابوبکر کو ندا دی اور کہا کہ خوب خانۂ اہلبیت رسولؐ خدا کو غارت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم میں تم سے ایک حرف بات نہ کروں گی۔ یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں۔ جب علیؑ و زبیر نے بیعت کی اور یہ فتنہ ختم ہوا۔ ابوبکر آئے اور عمر کی سفارش کی اور فاطمہؑ ان سے راضی ہو گئیں۔ ابن ابی الحدید نے اس روایت کو نقل کرنے

Hazrat Ali rz ki byat Abu bakar rz or hazrat Fatima ra ka Hazrat umar rz se Razi hona prouf by shia book . Haq ul yaqeen * hani khan *

Hejyah Ali R.A ny Abu Bakar R.A ki hath par byat ki thi or Fitna Tal gaya or axher main Bibi Fatima bhi Hazrat Omar R.A ny razi hogayo thin in ka Razi Naama khood Shia ki Ghar sy Sabit hogaya

نے فاطمہؑ کو ڈرایا اور ان کے فرزند (محسن کو شکم میں) ہلاک کیا۔ ابن ابی الحدید نے کہا میں نے نقیب سے کہا کہ میں آپ سے یہ روایت کروں کہ فاطمہؑ کو ڈرایا اور ان کے فرزند محسن کو ساقط کیا تو انھوں نے تقیہ کیا اور کہا اس کے صحیح اور غلط ہونے میں کسی ایک کی روایت مجھ سے مت کرنا کیونکہ میں اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ پھر ابن ابی الحدید نے بیعت

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اول

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

لائے۔ اس طرح جو مذکور ہوئی۔ محدثین اور راویان سیر و تواریخ نے روایت کی ہے اور تم نے سنا جو کچھ جوہری نے اس بارے میں رجال حدیث سے نقل کیا ہے اور وہ سب ثقہ اور دروغ وغیرہ سے محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس قدر ذکر کیا ہے جس کا احصا نہیں ہو سکتا۔ نیز جوہری نے ابوبکر باہلی سے اور اسماعیل بن مجاہد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے عمر سے کہا کہ خالد بن ولید کہاں ہے کہا حاضر ہے۔ ابوبکر نے کہا تم دونوں جاؤ۔

متعہ حرام ہے شیعہ کتب سے ثبوت

متعہ کی حرمت

سچائی یہ ہے کہ دور جاہلیت میں متعہ مباح تھا، اسلام کے آنے کے بعد ایک مدت تک اس کی حلت باقی رہی، پھر غزوہ خیبر کے موقع پر اس کو حرام قرار دے دیا گیا، مگر شیعہ اور ان کے جمہور فقہاء کے نزدیک یہ مشہور ہے کہ متعہ کو حرام قرار دینے والے حضرت عمر ابن الخطاب ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خیبر کے موقع پر ہی متعہ حرام ہو گیا تھا۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) کا ارشاد ہے: "اللہ کے رسول (ﷺ) نے خیبر کے موقع پر پالتو گدھے کے گوشت، اور متعہ کو حرام قرار دیا۔" (۱)

حضرت ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے دریافت کیا گیا: "کیا عہد رسالت میں مسلمان بغیر گواہ کے نکاح کیا کرتے تھے"؟

انھوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں۔ (۲)

(۱) التہذیب ۲/۸۸۶، الاستبصار ۳/۱۴۲، وسائل الشیعہ ۱۴/۴۳۱ (۲) التہذیب ۲/۱۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس پر طوسی نے یہ حاشیہ چڑھایا کہ ان کی مراد اس سے مستقل نکاح کی نہیں تھی بلکہ اس سے انھوں نے متعہ مراد لیا تھا، اسی لیے اس روایت کو متعہ کے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے متعہ کا منسوخ اور حرام ہونا ثابت ہوتا ہے، امیر المؤمنین (علیہ السلام) اس کی حرمت نبی کریم (ﷺ) کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امیر المؤمنین خیبر کے موقع سے متعہ کی حرمت کے قائل ہیں، اور بلاشبہ دیگر ائمہ کو متعہ کا علم اس کی حرمت کے علم کے بعد ہی ہوا ہے۔

متعہ کی حرمت کے دلائل

ہم یہاں پر ان احادیث اور دلائل کو ذکر کرتے ہیں جن سے متعہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے، ساتھ ہی ائمہ کرام کی جانب منسوب ان اقوال کو بھی ذکر کریں گے جن میں متعہ کی ترغیب دی گئی ہے، جس کی وجہ سے ایک مسلمان اس کشمکش میں پڑ جاتا ہے کہ آیا وہ متعہ کرے یا نہ کرے؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ وہ قطعاً متعہ نہ کرے اس لیے کہ یہ حرام ہے، جس کی صراحت امیر المؤمنین کی طرف سے بھی ثابت ہو چکی ہے، اور جہاں تک ان روایتوں کا تعلق ہے جن میں متعہ کی حلت بیان کی گئی ہے اور ان کی نسبت ائمہ کرام کی جانب کی گئی ہے تو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ساری روایتیں جھوٹی ہیں اور گڑھ کر ائمہ کرام کی جانب منسوب کر دی گئی ہیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ائمہ کرام کسی ایسی چیز کی مخالفت کریں جس کی حرمت کا حکم نبی کریم (ﷺ) نے اور پھر ان کے بعد امیر المؤمنین نے دیا ہو۔ اور ائمہ کرام وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے یہ علم اپنے بزرگوں سے حاصل کیا ہے۔

تحقیق وانصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (رضی اللہ عنہم) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب

"کشف الأسرار و تبرئة الأئمة الأطهار" کارواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات

کے لیے ابھی وزٹ کریں

www.SunniLibrary.com

ناشر امام جعفر صادقؑ اکیڈمی، لکھنؤ

متعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی حرام قرار دیا گیا تھا۔

شیعہ رافضی الزام لگاتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ کی حرمت کا حکم جاری کیا تھا۔ جو ایک من گھڑت الزام کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا ۔ تاریخ طبری جلد سوم حصہ اول صفحہ 250.

http://islamiurdubook.blogspot.com

متع کا تاخیر حکم:

میں نے کہا: میں نصیحت رہے اور خیر خواہی کرنے سے بہتر کوئی بات نہیں" آپ نے فرمایا: "متع تاخیر کا حکم دینا مقصد کیا ہو تا ہے؟ میں نے کہا: "اطمینان تو ہو جاتا ہے آپ کا دل بھی مطمئن ہو جاتا ہے" یہ سن کر آپ نے اپنے دروازہ کا پردہ اٹھایا اور اپنی خشخاش بھری آنکھ کیا اور اس پر نظر ڈالی پھر فرمایا: "ہاں ایسا ہی ہو گا۔"

چار اعتراض:

میں نے کہا: "لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے متع کے معنوں میں عموماً اکثر کی ممانعت کر دی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے متع فرمایا تھا۔" یہ سن کر حضرت ابوبکر حرتے سے منہ کیا تکیہ ایسا کر دیا تھا۔" حضرت عمر مخاطب فرمایا" یہ حلال ہے بشرطیکہ وہ متع کے معنوں میں یہ کچھ کر عورتوں کو اختیار کریں کہ متع کے بعد وہ اپنی عدت کریں کہ متع کے بعد وہ اپنی عدت میں دوست طریقہ اختیار کرنا چاہیں۔"

حد کی حرمت:

میں نے کہا: "لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے عورتوں کے ساتھ حد کرنے کو حرام قرار دے دیا ہے حالانکہ اللہ کی طرف سے اس کی اجازت تھی۔ ہم قبل کر کے حد کیا کرتے تھے اور تین دن کے بعد (اس عورت کو) چھوڑ دیتے تھے۔"

حد کی مشروعیت:

آپ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ نے اسے ضرورت کے زمانے میں حلال قرار دیا تھا۔ پھر لوگوں کی بیشمار رغبت ہو گئی کیونکہ جس کے بعد میں نے کئی آنکھیں دیکھ کر اس نے اس (حد) پر عمل کیا اور نہ دوبارہ انھوں نے اس فعل کا اعادہ کیا۔ اب اگر کوئی ضرورت مند بنے تو وہ اقامہ و نکاح کرے اور تین دن کے بعد چھوڑ جائے طلاق دے کر چھوڑ دے۔ اس معاملے میں بھی میری رائے درست ہے۔"

ام ولد کی آزادی:

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی مرض کے بغیر تاخیر فرما رہے تھے" آپ نے فرمایا:

"میں نے (حضرت کی حرمت و عزت کو ملاحظہ رکھا ہے۔ میرا مقصد خیر خواہی ہے۔ بہر حال میں اللہ سے معافی کا خواست گار ہوں۔"

تشدد کی شکایت:

(پھر اعتراض) میں نے کہا: "معاویہ آپ کی تین اور تشدد کی شکایت کرتی ہے" اس بات پر آپ نے دروہ اٹھایا اور اس پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا:

"میں (حضرت) محمد ﷺ کو (سہیل (ہم رکاب) ہوں (آپ خود وہ قبر تو اکھاڑ دیں گے) حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے)۔"

visit www.sunnilibrary.com

به ایک طویل روایت ہے جس میں سیدۃ نساء اھل الجنۃ فاطمۃ البتول علی ابیھا و علیھا افضل الصلاۃ و احسن السلام کے زھد و تقوی کی بے حرمتی کی گئی ہے

سیدنا علیؑ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک باغ ملا تھا جسے انہوں بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا جس پر سیدۃ نساء اہل الجنۃ فاطمہؑ ناراض ہوئیں اور سیدنا علیؑ کے کپڑے کو پکڑا اور

اسکے ہاتھوں پر بھی مارا رقم الروایۃ : ۱۰۶

کتاب الروضۃ الامالی و المجالس للشیخ الصدوق الصفحات ۲۷۱:۲۷۰:۲۶۹:۲۶۸

Scan 1

صندوق ـ ٤٦٧ ـ

الجهاد الأكبر. قيل يا رسول الله و ما الجهاد الأكبر. قال جهاد النفس ثم قال الصلاة الجهاد من جاهد نفسه التي بين جنبيه

٩ ـ حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور (ره) قال حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن عمه عبدالله بن عامر عن محمد بن أبي عمير عن إبان بن عثمان عن الحذاء وحفص بن محمد (ع) قالا: عاد رسول الله سلمان الفارسي (ره) في علته فقال يا سلمان ان لكل نبي خلقا و ان خلقك لحسن فبحق الله عزوجل بذكر و بحق ذلك الحق عليك ما سألته عنك فلم يجابه الا سكت عنك فلما ألح عليه بالمسألة قال اشفقت على ابنة محمد ان تكون ضرتها

Scan 1

١٠ ـ حدثنا أحمد بن زياد بن جعفر الهمداني (رحمه الله) قال حدثنا علي بن إبراهيم بن هاشم القمي قال حدثنا أبو الحسين محمد بن جعفر الأسدي قال حدثنا زيد بن الحسين النهاق قال حدثنا صعصعة بن صوهان عن سليمان بن عبدالملك بن عمير عن خالد بن زيد قال: أمر أمير المؤمنين عليه السلام ملكا في بعض حوائجه فوجدها فيما منطقا (يا سلمان الكلمة و هو يقول رأيت صاحب هذا البيت يبتلى بالعذاب منذ و لكن سلف من شيعته قرن فاجعل قراي منك القبلة المنشرة فقال أمير المؤمنين عليه السلام لا يسعك فيما تسمون كلام الأعراب فقالوا ثم فقال الله أكرم من أن يريه شيئه ثم قال عليا كان القبلة الثانية و حده متعاليا زناك الزمكان و هو يقول يا مزيزاً في مزلك فلا أعزمنك في مرئ غزائن يعزز الملي مزلا يسلم أحد كراف هزا توجه الياك و توسل اليك بحق قد آل قد عليك أعطى مألا يعطين أحد غيرك و اصرف عني مألا يصرفه أحد غيرك قال فقال أمير المؤمنين عليه السلام لأصحابه هذا و الله الاسم الأكبر

جهد اختیار ، از اجتهاد بذله و جهد آکبر ، برهمه آیالت عرض کند بازبان اشاره جهاد آکبر گذاشت ، برادر جهاد ، یا نفس ، جوانمردانه تهاترین جهاد آن کسی است که با نفس خود که جان نزدیکتر از هر چیزی است بجنگد .

٩ ـ امام صادق ع فرمود و رسول خدا سلمان فارسی را در بیماریش عیادت کرد و فرمود ای سلمان تو را دوست میدارم بسبب آنچه بر تو دارای و دوست میدارم بسبب آنچه بر تو دارد و نگذاشت بر تو فرود آید تا بدین طاعت رسید .

١٠ ـ عاصم بن حمید گوید ابو البلوتخی مرا برای کاری بنزد یک ربذ عرب بادیه نشین فرستاد و دید که پیرمرد نابینا گفت چیستید و میگوئید که فاطمه علیها السلام دختر محمد صلی الله علیه و آله و سلم بهشتی است و حال آنکه او را میبینید که بر در خانه خود ایستاده و بشوهرش امیر المؤمنین علیه السلام دشنام میدهد و او را بر سینه میزند و بگریبان او چنگ میزند و موی سر او را میکشد و او را بر زمین میزند و بر او سوار میشود و او را میزند و او فریاد میکند و میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر ابو قحافه و او را رها نمیکند تا آنکه بیهوش میشود و چون بهوش آید میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر خطاب و او را رها نمیکند تا آنکه بیهوش میشود و چون بهوش آید میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر عفان و او را رها نمیکند تا آنکه بیهوش میشود و چون بهوش آید میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر امیه و او را رها نمیکند تا آنکه بیهوش میشود و چون بهوش آید میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر ابو سفیان و او را رها نمیکند تا آنکه بیهوش میشود و چون بهوش آید میگوید پناه میبرم بخدا از شر تو ای پسر آکله

مٹھی بھر گندم پر بھی متعہ ہو سکتا ہے

احوال کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؓ سے
پوچھا کہ متعہ کی کم از کم اُجرت کتنی ہے تو وہ
فرمانے لگے مٹھی بھر گندم کافی ہے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۲۷۶

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ ومُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ بِهِ الْمُتْعَةَ؟ قَالَ: كَفٌّ مِنْ بُرٍّ.

٣ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي
: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ: حَلَالٌ وَإِنَّهُ يُجْزِئُ فِيهِ الدِّرْهَمُ فَمَا فَوْقَهُ.
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي
: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَى مَهْرِ الْمُتْعَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ دَقِيقٍ أَوْ سَوِيقٍ أَوْ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي
عليه السلام قَالَ: أَدْنَى مَا تَحِلُّ بِهِ الْمُتْعَةُ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ سِوَاكٌ.

٢٩٢ - باب: عدة المتعة

عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي
ينصف.
ضر، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
خياط خمس وأربعون

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: عِدَّةُ الْمُتْعَةِ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْماً فَأَنَّى أَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَعْقِدُ بِيَدِهِ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا جَازَ الْأَجَلُ كَانَتْ فُرْقَةً بِغَيْرِ طَلَاقٍ.

٢٩٣ - باب: الزيادة في الأجل

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ وأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ تَزِيدَكَ وَتَزِيدَهَا إِذَا انْقَطَعَ الْأَجَلُ فِيمَا بَيْنَكُمَا تَقُولُ: اسْتَحْلَلْتُكِ بِأَجَلٍ آخَرَ بِرِضاً مِنْهَا وَلَا يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، وعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ وعَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قُلْتُ

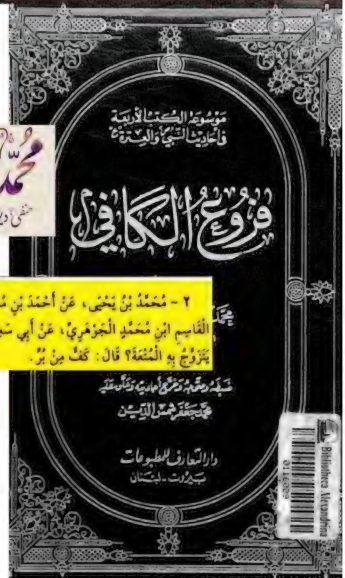

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

سیدہ فاطمہؓ نے ایک غیر مرد کا گریبان پکڑ کر کھینچا اور انہیں بُرا بھلا کہا

امام باقرؒ اور امام صادقؒ سے روایت ہے کہ ان کی طرف سے جو ہوا سو ہوا تو حضرت فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا خدا کی قسم! اے ابن خطاب اگر مجھے بے گناہ یعنی شیر خوار کا مصیبت میں پڑنا نہ روکتا تو جان لیتا کہ میں اللہ کو قسم کو دے دیتی اور وہ بہت جلد اُسے قبول فرمالیتا

اصول الکافی جلد اول ص ۲۹۲

اصول الکافی ج۱

۲۹۲

العامریؒ، وَاوَاهُ اللهُ أَحْمَدُ، وَلَا عَلَتْ لَهُ الْمُسْتَكُ: لَحَفَلَتْ الْفُقَاءُ، اللَّتْ [illegible]

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا: إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام لَمَّا دَنَا أَنْ يُرْمِيَ مَا كَانَ. أَخَذَتْ بِثَلَاثِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، لَوْ لَا أَنِّي أَعْرِفُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللهِ ثُمَّ أُجِدُّهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ.

فَاطِمَةُ؟ قَالَ: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. وَعَنَّانِي اسْتَفْظَعْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ. قَالَ: كَأَنَّكِ غِفْتِ بِمَا أَخْبَرْتُكِ بِهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: فَقَالَ: لَا تَفِيقَنَّ فَإِنَّهَا صِدِّيقَةٌ، وَلَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهَا إِلَّا صِدِّيقٌ، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يَعْلَمْهَا إِلَّا عِيسَى.

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا: إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام لَمَّا دَنَا أَنْ يُرْمِيَ مَا كَانَ. أَخَذَتْ بِثَلَاثِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، لَوْ لَا أَنِّي أَعْرِفُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللهِ ثُمَّ أُجِدُّهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ.

٦ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام أَوْحَى اللهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَفَطَمْتُكِ مِنَ الْفَطْمِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَاللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الْفَطْمِ فِي الْمِيثَاقِ.

سیدنا عمر بن الخطابؓ نبیؐ کے سسر تھے

خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ ابتداء میں خنیس کے نکاح میں تھیں ان کے مرنے کے بعد حضرت عمرؓ نے جناب صدیق اکبرؓ اور جناب عثمانؓ سے شادی کی درخواست کی مگر کسی نے منظور نہ کیا بالآخر ۳ھ میں حضورؐ کے نکاح میں آ گئیں

تاریخ آئمہ صفحہ نمبر ۱۴۸،۱۴۹

۲۹۵

ابو مخنف راوی نے روایت کی ہے کہ حکم یزید ملعون سے مروان ملعون نے زوجہ یزید کا باہر نکلنا نیز شہداء میں سے کسی کو دفن اور آنے جانے کی ممانعت کر دیا۔ اس لئے بیبیاں قنوطیہ کے پاس جو ہاشمیہ خدمات پر مامور تھیں، وہ بیبیاں اس کے محل میں داخل ہوئے۔ عورتیں اہل حسینیہ نے بیٹھ کر بڑا ماتم کیا اور اس ماتم میں کسی نے اتنا زور و شور سے ماتم نہیں مچایا تھا۔ اور تین روز ماتم رہا۔ بعد دختر عبد اللہ جعفر طیار کے اس زمانہ میں یزید کی زوجہ تھی۔ اور یہ شیعہ اہم حسین کی خدمت میں تھی

۲۹۶

اس صدمہ کا خیال نہ کیا۔ اور گھر سے نکلی کہ قاتل یزید ملعون میں ہیں تو آفت کہ جس عام تھا۔ اگر کسی سے زوجہ آئے سر مبارک امام حسین سر بریدہ طشت میں کا تیر سے اور نہ اور فرشتہ بیٹھا ہے۔ زوجہ نے رونے کے لئے اس کے سر پر دخل دیا۔ اور کہا۔ گھر میں بی بی ہاشم کو میں جا کر تو نے فرزند رسول خدا را ذبح کیا۔ قاتل پر تو خود تو ہی کہ۔ آیات نیا وصف ان کے بارہ میں بلند ہی کی میں ان کے قتل پر راضی نہ تھا۔ مرتکب فرا تھیں ہ بات اس ملعون نے اپنی زوجہ بشر کو بھی سنے کے لئے کہی تھی۔ اور قاتل امام حسین کو وہی ملعون تھا۔

جواب حضرت سکینہ بنت الحسینؑ شیخ ابن نما نے روایت کی ہے کہ ایک رات سکینہ دختر امام حسین نے خواب میں دیکھا

کہ باقی حوتے خورشید کے ظاہر ہوئے۔ اور ہوا تاریک۔ ایک مرتبہ خورشید سوار فضا۔ اور بہت قرشتے ہمراہ طرف سے اتھیں گھیرے ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ایک کنیز خوبصورت تھی۔ جب وہ نزدیک طرف سے گئی تھے۔ وہ کنیز میرے پاس آئی۔ اور کہا۔ یہ سکینہ تمہارے بھائی امام کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ وہ ہیں یہ کہ ان آؤں پر سوار تھے کون لوگ تھے۔ اس حوریہ نے کہا۔ ایک حضرت آدم صفی اللہ دوسرے ابراہیم خلیل ساتھ کے اور تیسرے حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور چوتھے حضرت عیسیٰ روح اللہ تھے۔ اور ایک مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اقدس پر تھے۔ اور فضیلت ان کے چہرہ سے ظاہر تھی۔ وہ کون تھے۔ میں نے کہا۔ وہ تمہارے جد رسول خدا تھے۔ میں نے اپنے بھائی امام زین العابدین کو پایا۔ وہ حضرت کے پاس جاؤں اور اس سے حضرت کا حال دریافت کروں۔ تاکہ وہ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بیمار ہیں۔ اور ۔۔۔

جلاء العیون
https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
https://faizahmadchishti.blogspot.com/
سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام
تالیف
ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ
ترجمہ
علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ
ناشر
عباس بک ایجنسی
رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، الہند
فون نمبر ۔ 260756, 269598
http://www.facebook.com/DrFaizChishti
https://faizahmadchishti.blogspot.com/

بارواں امام جب ظاہر ہو گا تو بالکل ننگا ہو گا
اور سب سے پہلے محمد ﷺ اس کی بیعت کریں گے

اُردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

جناب سید نثار حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

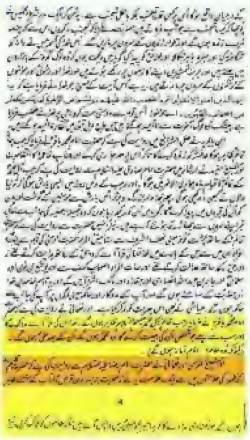

چیلنج

اگر بقول شیعہ یہودیوں کے سیدنا
ابو بکر صدیق نے فدک غضب کر لیا اور
شیر خدا علی نے مجبور و کمزور ہونے کی وجہ
سے بقول شیعہ تقیہ کر لیا۔
تو جب مولا علی کا اپنا دور حکومت آیا اس
وقت آپ نے فدک میں کیا تبدیلی کی؟؟؟
کیا اولاد فاطمہ کو واپس لوٹایا؟؟؟
یا کہ اپنے اماموں ابو بکر و عمر و عثمان کی
سنت و فیصلے کو برقرار رکھا؟؟؟؟؟

ماتم حرام ہے: مصیبت کے وقت بال نوچنا، چہرہ پیٹنا طمانچے مارنا اور اپنے بال اکھاڑنا سب حرام ہے۔

https://www.facebook.com/DuaaeChishti/
http://farzahmadchishti.blogspot.com/

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

عصمت شوہر کی اجازت کے بغیر کیا سکتی ہے اور قبیل کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ عورت کیا سکتی ہے اور شوہر کے گھر سے صدقہ دے سکتی ہے اور وہ اپنے دوست کے گھر سے اور ہر وہ چیز کہ جس کے گھر سے کھانا کھانے اور تصدق کرنا ہے جس نے قیاس سے اس حرمت کے مال میں تصرف کے جواز پر استدلال کیا ہے جو کہ [illegible] میں ذکر ہوئے ہیں جیسے کھانے کے گھر تحفہ دینا مثل فلی کے گھر میں بیٹھنے اور اس کے فرش اور اس کے کپڑوں میں نماز پڑھنے اور کسی کے پانی پینے اور شوہر کے اس کے اموال پر تصرف اور ضروریات و خرچات کے [illegible] روایت سابق دوست کے [illegible] میں سے [illegible] میں ضروری استعمال ہوتی ہے جب تک کہ اس کا زیادہ نقصان [illegible] کرنے اور اس کی ضروریات میں ضروری استعمال ہوتی ہے جب تک کہ اس کا زیادہ نقصان [illegible] جس سے ملک کو کچھ نقصان نہ پہنچتا ہو۔ [illegible] کھانا ہے جس کی مقدار معین نہیں ہے بلکہ جس قدر [illegible] کھانے کے لیے ضروری ہے اور تجربہ کار ہے کہ وہ اس اور اس قسم کے کھانے کے لیے کافی قرار دیا ہے اور اس کے لیے [illegible] کھانا بنایا ہے اور تجربہ کار ہے کہ وہ اس اور اس قسم کے کھانے کے لیے کافی قرار دیا ہے اور اس کے لیے [illegible] اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور بعض جواز پر دلالت کرتی ہیں اور بعض سے جائز نہیں ہوتا ہے۔ اس بیع حرمت کے اعتبار سے جو کہ اس حالت میں وارد ہوئی ہے اور بعض نے اس حرمت کو تحریم کی ہے قید لگائی ہے کہ کھانے کی غرض سے دعوت اور ضیافت اور عقد ضمان کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

بارھواں امام غار سے ننگا باھر آئے گا

شیعہ رافضیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بارھواں امام جب غار سے باہر آئے گا تو مادر زاد ننگا ہوگا اور سب سے پہلے اس کے ہاتھ پر جو بیعت کرے گی وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہوگی۔ معاذ اللہ ﴿حق الیقین۔ اردو ترجمہ۔ جلد ۲ ص ۱۸، ۱۹ طبع پاکستان﴾

رافضیو کیا یہ بات سچ ہے!! تمیز سے جواب دینا۔ گالیاں دینے والے کو وارننگ کے بغیر بلاک کر دیا جائے گا

اظہار حق
Izhar e HAQ

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر قبلی طیب الذکر

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی خاطر سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امام زادہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

ہوں گے اور منادی ندا دے گا کہ یہ امیر المومنینؑ ہیں واپس آئے ہیں تاکہ ظالموں کو ہلاک کریں نیز شیخ نے جناب ابی عبداللہ امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب ہمارے قائم ظہور کریں گے ہر مومن کی قبر کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور اُس کو ندا کرے گا کہ اے فلاں شخص تمہارے مزار

شیعہ مسلمان کیسے ؟

شیعہ آیت اللہ محمد حسین جو پاکستان میں مرجیہ بھی سمجھاجاتا ہے اپنی کتاب سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین میں لکھتا ہے کہ

یہ ہم شیعوں کی بد قسمتی ہے کہ مجلس پڑھنے سننے اور منعقد کرنے والوں کی اکثریت دولت اخلاص سے تہی دامن ہے یعنی شیعہ ذاکروں کا یہ دھندا ہے کہ اپنی جاہل عوام سے پیسہ لوٹو جھوٹی جھوٹی مجلس پڑھا کر۔ معمولی عقل و شعور رکھنے والا بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا کہ اس طرح دین فروشی کرنے والے شخص یا گروہ میں اور تو سب کچھ ہوسکتا ہے مگر اخلاص ہرگز نہیں ہوسکتا۔

یعنی یہ سب مجلس پیسہ کمانے کا دھندا ہے کوئی حسین کا غم نہیں۔

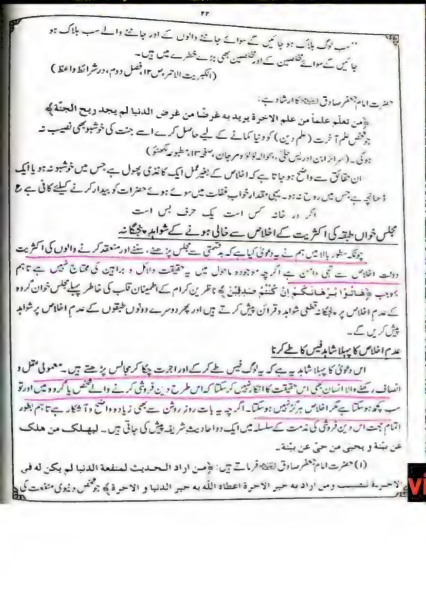

۲۲

"سب لوگ بالک ہو جائیں گے سوائے جاننے والوں کے اور جاننے والے سب ہلاک ہو جائیں گے سوائے مخلصین کے اور مخلصین بھی بڑے خطرے میں ہیں۔"

(تذکیر بآیات الاحزان ص ۱۳ فصل دوم، در شرائط واعظ)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

"من تعلم علماً من علوم الاخرة يريد به عرضاً من عرض الدنيا لم يجد ريح الجنة"

جو شخص علم دین (علم دین) کو دنیا کمانے کے لیے حاصل کرے اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی۔ (اسرار الزلزلہ اور رس ۱۱، بحوالہ الزلزلہ و مرجان، صفحہ ۱۳، مطبوعہ لکھنؤ)

ان حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ اخلاص کے بغیر عمل ایک خاردار پھول ہے جس میں خوشبو نہ ہو یا ایک ڈھانچہ ہے جس میں روح نہ ہو۔ یہی مقام خواب غفلت میں سوئے ہوئے حضرات کو بیدار کرنے کیلئے کافی ہے ع

اگر دو خانہ کس است یک حرف بس است

مجلس خواں طبقہ کی اکثریت کے اخلاص سے خالی ہونے کے شواہد پیش کیے جاتے ہیں

چونکہ مقولہ بالا میں ہم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ بدقسمتی سے مجلس پڑھنے، سننے اور منعقد کرنے والوں کی اکثریت دولت اخلاص سے تہی دامن ہے اگرچہ موجودہ ماحول میں یہ حقیقت واضح و براہین کی محتاج نہیں ہے تاہم بموجب "هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين" ہم ناظرین کرام کے اطمینان قلب کی خاطر پہلے مجلس خواں گروہ کے عدم اخلاص پر دو دلیلہ تحلی شواہد و قرائن پیش کرتے ہیں اور پھر دوسرے دونوں طبقوں کے عدم اخلاص پر شواہد پیش کریں گے۔

عدم اخلاص کا پہلا شاہد فیس کا لینا کرنا

اس دعویٰ کا پہلا شاہد یہ ہے کہ یہ لوگ فیس طے کر کے اور اجرت پکا کر مجالس پڑھتے ہیں۔ معمولی عقل و انصاف رکھنے والا انسان بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا کہ اس طرح دین فروشی کرنے والے شخص یا گروہ میں اور تو سب کچھ ہوسکتا ہے مگر اخلاص ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ یہ بات روز روشن سے بھی زیادہ واضح و آشکار ہے تاہم بطور اتمام حجت اس دین فروشی کی مذمت کے سلسلہ میں ایک دو احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں۔ لهلك من هلك عن بينة و يحيى من حي عن بينة۔

(۱) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "من اراد الحديث لمنفعة الدنيا لم يكن له في الاخرة نصيب ومن اراد به خير الاخرة اعطاه الله به خير الدنيا و الاخرة" جو شخص دنیوی منفعت کی

متعہ میں حرمتِ غلیظہ کا کوئی سوال نہیں

زرارہ نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا میں آپ پر قربان کوئی آدمی کسی عورت سے جس شرط پر متعہ کرے وہ پوری ہو جائے پھر اسی عورت سے کوئی دوسرا شخص متعہ کرے حتی کہ وہ عورت اس سے جدا ہو جائے اور پھر وہی پہلا آدمی اس سے متعہ کرے یہاں تک وہ عورت اس سے تین دفعہ جدا ہوئی اور تین مردوں نے اس سے نکاح متعہ کیا تو کیا اسی عورت کا پہلے مرد سے ایک مرتبہ بھی عقد متعہ کرنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں جتنی دفعہ چاہے متعہ کرے کیوں کہ یہ آزاد عورت کی طرح نہیں بلکہ یہ تو اجرت پر لی گئی ہے اور اس کا حکم لونڈیوں جیسا ہے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۴۷۷

يَجِبُ أَنْ يَكُونَ شَرْطُهُ أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَزِيدَهَا فِي آخِرِهَا وَيَزْدَادَ فِي الْأَيَّامِ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ الَّتِي شَرَطَ عَلَيْهَا فَقَالَ: لَا، لَا يَجُوزُ شَرْطَانِ فِي شَرْطٍ، قُلْتُ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَتَصَدَّقُ عَلَيْهَا بِمَا بَيْنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ شَرْطاً جَدِيداً.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِنْ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ سَنَةً كَانَ عَلَيْهَا مِدَّةُ الْبَتِّيِّ، فَإِذَا أَرَادَ هُوَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَمْ يَحُلَّ عَلَيْهَا بِتَّةً مِدَّةُ مَنْ يَتَزَوَّجُهَا إِذَا شَاءَ.

٢٩٤ - باب: ما يجوز من الأجل

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُسَمِّيهَا مَا شَاءَ مِنَ الْأَيَّامِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ سُنَّةً سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَ شَيْئاً مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَلَيْسَ بِغَيْرِ عَلَانِيَةٍ، قَالَ: نَعَمْ.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وقف على عدمها

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ وَيَنْقُصُنِي شَرْطُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثَلَاثاً وَتَزَوَّجَتْ ثَلَاثَةُ أَزْوَاجٍ يَحِلُّ لِلْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ كَمْ شَاءَ لَيْسَ هَذِهِ بِمِثْلِ الْحُرَّةِ هَذِهِ مُسْتَأْجَرَةٌ وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ.

محمد عمیر
مؤسسة الكتاب الإسلامية
فاخر بنا الشيخ والعمة
فروع الكافي
دار التعارف للمطبوعات
بيروت - لبنان
Biblioteca Alcandhia

٢٩٥ - باب: الرجل يتمتع بالمرأة مراراً كثيرة

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ وَيَنْقُصُنِي شَرْطُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثَلَاثاً وَتَزَوَّجَتْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ يَحِلُّ لِلْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ كَمْ شَاءَ لَيْسَ هَذِهِ بِمِثْلِ الْحُرَّةِ هَذِهِ مُسْتَأْجَرَةٌ وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْمَرْأَةِ الْمِرَارَ، قَالَ: لَا بَأْسَ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا مَا شَاءَ.

عجیب وغریب عقیدہ

شیعوں کا بارہواں امام جس کی وجہ سے بھاگا ہے وہ قاتل اسی کے خاندان سے ہی ہوگا۔ لیکن بارہواں ہر چیز پر قادر ہونے کے باوجود بھی مفرور ہے۔

الشافی ۔ کتاب الحجت۔ صفحہ نمبر 293

فی ولادتی. یسمّٰی مَنْ یَقُوْلُ: مات اَبُوْہُ بِلاخَلَفٍ. وَیسمّٰی مَنْ یَقُوْلُ: حَمَلٌ، وَیسمّٰی مَنْ یَقُوْلُ: اِبْنُ وَلِیْدَۃٍ. قَتَلَ مَوْتٰی اَبِیْہِ یَسْتَنُّ وَھُوَ الْمُنْتَظَرُ، تَحَیَّرَتْ اللّٰہُ مَرَّ وَجَلَّ بِحَبْسِ اَنْ یَسْتَنَّ الثَّیِّبَۃ . فَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ. اَلْبُطْلَانُ یَا زُرَارَۃُ! [قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاکَ إِنْ أَدْرَکْتُ ذٰلِکَ الزَّمَانَ أَیَّ شَیْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ یَا زُرَارَۃُ إِذَا أَدْرَکْتَ ھٰذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِھٰذَا الدُّعَاءِ . «اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَإِنَّکَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ فَإِنَّکَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ لَمْ أَعْرِفْ رَسُوْلَکَ، اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَإِنَّکَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَکَ، اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ، فَإِنَّکَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ» ثُمَّ قَالَ : یَا زُرَارَۃُ، لَابُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِیْنَۃِ . قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاکَ أَلَیْسَ یَقْتُلُہُ جَیْشُ السُّفْیَانِیِّ؟ قَالَ . لَا وَلٰکِنْ یَقْتُلُہُ جَیْشُ آلِ بَنِیْ فُلَانٍ یَجِیْءُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَدِیْنَۃَ . فَاحِدُ السَّلَامِ فَیَقْتُلُہُ . وَإِذَا قَتَلَہُ بَنِیَا وَ عُدْوَانًا وَ ظُلْمًا لَا یَنْھَارُوْنَ . فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَوَقَّعُوا الْفَرَجَ إِنْ شَآءَ اللّٰہُ

۵۔ زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حضرت موسیٰ کی غیبت لمبی ہوئی ہے جس سے حضرت خوف زدہ ہوگئے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا۔ وہ شخص کے خون سے اپنا ہاتھ سنا ہوا دیکھے گا یا پھر طبرستان کی طرف (یعنی وہ شہر جس کی طرف اشارہ ہے) جعفر کذاب کی طرف پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا اس کے باپ کا انتقال ہوگیا کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا۔ کوئی کہے گا وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔ خدایا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے کہ اگر تو اپنی معرفت نہ دے گا تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر تو اپنے رسول کی معرفت نہ دے گا تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر تو اپنی حجت کی معرفت نہ دے گا تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا۔ اے زرارہ ایک لڑکا مدینہ میں قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان کے لشکر قتل کریں گے؟ فرمایا نہیں۔ بلکہ بنی فلاں کی آل کا لشکر قتل کرے گا وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا اور اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے اور وہ لڑکا امام حق سے ہوگا جب یہ ظلم وتعدی سے قتل ہوگا تو تم اپنے پروردگار کے فرج کا انتظار کرنا۔ اگر اللہ چاہے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ بُکَیْرٍ، عَنْ مُعَیْنِ بْنِ زُرَارَۃَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰہِ ؑ یَقُوْلُ: یَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَھُمْ یَشْھَدُ الْمَوْسِمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجّۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام فخر فرزانہ الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ابرار العلماء مولانا السید فرخ حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الاردوی

بال و بشکر ملت الہدایہ کراچی

مصنف دو مستند کتب

ناشر

ذوالفقار شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

visit www.sunnilibrary.com

من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ نمبر 102. 103 میں شیخ صدوق لکھتا ہے جو شخص حرمین یعنی مکہ و مدینہ میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔

(۳۷۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ میت کو غسل دینے کا سبب کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا وہ نطفہ نکلتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا ہے اور وہ یا آنکھ سے نکلتا ہے یا منہ سے اور دنیا سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک وہ اپنی جگہ جنت یا جہنم میں نہ دیکھ لے۔

(۳۷۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص حالت احرام میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس حالت میں اٹھا لے گا کہ وہ لبیک کہتا ہوگا۔

(۳۷۷) نیز آنجناب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص حرمین (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک میں مرا وہ قیامت کے دن کی

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابو القمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

www.SunniLibrary.com

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

ہولناکی سے محفوظ رہے گا۔

(۳۷۸) نیز آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت نفاس کی حالت میں مر جائے تو قیامت کے دن اسکا اعمال نامہ تک نہیں کھولا جائے گا۔

(۳۷۹) نیز فرمایا کہ مسافر کی موت شہادت ہے۔

(۳۸۰) نیز آپ نے اس قول خدا کے متعلق "وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری بای ارض تموت" (اور کوئی شخص اتنا بھی نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین پر مرے (گزرے) گا) (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۴) دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نہیں جانتا کہ پہلے قدم پر مرے گا یا دوسرے قدم پر۔

(۳۸۱) نیز آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مومن مرتا ہے تو وہ زمین کا حصہ روتا ہے جس پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا اور وہ دروازہ روتا ہے جس سے اسکا عمل آسمان کی طرف بلند ہو کر جاتا تھا اور وہ جگہ روتی ہے جہاں وہ سجدہ کرتا تھا۔

(۳۸۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے آئندہ آنے والے کل کو اپنی عمر میں شمار کیا اس نے گویا موت سے ملاقات کو برا نکھا۔

(۳۸۳) اور حضرت خدیجہ عالم نزع میں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس گئے اور فرمایا اے خدیجہ جو تمہاری حالت میں دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے بڑا دکھ ہے مگر جب تم اپنی سہیلیوں کے پاس پہنچو تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔ حضرت خدیجہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ (سہیلیاں) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا فرمایا مریم بنت عمران و کلثوم خواہر موسیٰ و آسیہ زوجہ فرعون۔ حضرت خدیجہ نے عرض کیا بڑی خوشی کے ساتھ یا رسول اللہ۔

أخبرنا محمد بن عمر عن عبد الحكيم بن عبد الله بن أبي فروة قال : سمعت عبد الرحمن الأعرج يحدّث في مجلسه بالمدينة يقول أطعم رسول الله فاطمة وعليًا بخيبر من الشعير والتمر ثلاثمائة وَسْق ، الشعير من ذلك خمسة وثمانون وسقًا ، لفاطمة من ذلك مائتا وسق .

أخبرنا عبد الله بن نُمير . حدّثنا إسماعيل عن عامر قال : جاء أبو بكر إلى فاطمة حين مرضت فاستأذن فقال علي : هذا أبو بكر على الباب فإن شئت أن تأذني له . قالت : وذلك أحبّ إليك ؟ قال : نعم . فدخل عليها واعتذر إليها وكلّمها فرضيت عنه .

أخبرنا يزيد بن هارون ، أخبرنا إبراهيم بن سعد عن محمّد بن إسحاق عن علي بن فلان بن أبي رافع عن أبيه عن سلمى قالت : مرضت فاطمة بنت رسول الله عندنا ، فلمّا كان اليوم الذي تُوُفّيت فيه خرج علي ، قالت لي : يا أُمّه اسكبي لي غُسْلًا . فسكبتُ لها فاغتسلَتْ كأحسن ما كانت تغتسل . ثمّ قالت : اسقيني بثيابي الجُدُد ، فأتيتُها بها فلبستها ثمّ قالت : اجعلي فراشي وسط البيت . فجعلته فاضطجعت عليه واستقبلت القبلة ثمّ قالت لي : يا أُمّه إني مقبوضة الساعة وقد [illegible] والله لا يكشف لها أحد فمتُّ ، فغسّلاها فلم يكشفا لها ثوبًا .

أخبرنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب ، حدّثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن محمّد بن موسى أنّ عليّ بن أبي طالب غسّل فاطمة .

أخبرنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزُّهْرِيّ عن أبيه عن صالح بن كَيْسان عن ابن شِهَاب قال : أخبرني عُرْوَة بن الزبير أنّ عائشة زوج النبي ، ﷺ ، أخبرته أنّ فاطمة بنت رسول الله سألت أبا بكر بعد وفاة رسول الله أن يقسم لها ميراثها ممّا ترك رسول الله ممّا أفاء الله عليه ، فقال لها أبو بكر : إنّ رسول الله ، ﷺ ، قال : لا نورث ، ما تركنا صدقة . فغضبت فاطمة وعاشت بعد وفاة رسول الله ، ﷺ ، ستة أشهر .

(١) أورده ابن حجر في الإصابة ج ٨ ص ٥٧ - ٥٨ من رواية ابن

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الهاشمي
ت ٢٣٠ هـ

الجزء العاشر
في النساء

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

تحقيق
الدكتور علي محمد عمر

الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

آئمہ انبیاءؑ سے زیادہ علم رکھتے ہیں

امام باقرؑ نے فرمایا کہ موسیٰؑ نے ایک عالم سے ایک مسئلہ پوچھا جس کا اس سے جواب نہ بن پڑا پھر اس عالم نے موسیٰؑ سے ایک مسئلہ پوچھا جس کا ان سے جواب نہ بن پڑا امام نے فرمایا اگر ان دونوں کے پاس میں موجود ہوتا تو دونوں کے اپنے اپنے مسئلے کا جواب دے دیتا پھر ان دونوں سے میں ایک ایسا مسئلہ پوچھتا کہ ان دونوں سے جواب نہ بن پڑتا

بحارالانوار جلد ۲۶ ص ۱۹۵

1

علماء دیوبند زندباد

تحصون التعداد وتدعون النهر الأعظم[1] فقال الرجل ما تعني بهذا يا ابن رسول الله فقال علم النبي ﷺ علم النبيين بأسره وأوحى الله إلى محمد ﷺ فجعله محمد عند علي

فقال له الرجل فعلي أعلم أو بعض الأنبياء، فنظر أبو عبد الله ﷺ إلى بعض أصحابه فقال إن الله يفتح مسامع من يشاء أقول له إن رسول الله ﷺ جعل ذلك كله عند علي ﷺ فيقول علي أعلم أو بعض الأنبياء.[2]

بج: الخرائج والجرائح] مرسلا مثله وزاد في آخره وتلا ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ﴾[3] ثم فرق بين أصابعه فوضعها على صدره وقال عندنا والله علم الكتاب كله.[4]

٤ـ بر: إبصائر الدرجات] محمد بن الحسين عن أحمد بن أبي عمران[5] عن كثير عن أبي عمران[6] قال قال أبو جعفر ﷺ لقد سأل موسى العالم مسألة لم يكن عنده جوابها ولقد سئل العالم موسى مسألة لم يكن عنده جوابها ولو كنت بينهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسألته ولسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما جوابها.[7]

بج: الخرائج والجرائح] محمد بن إسماعيل المشهدي عن جعفر الدوريستي عن الشيخ المفيد عن الصدوق عن أبيه عن [illegible]

٥ـ بر: [illegible] قال لما لقي موسى العالم كلمه وسأله فقال إني كلفت حفر بئر لي فلم أقدر على الماء فقال العالم لموسى [illegible]

FREE AMLIYAAT BOOKS

٤ـ بر: إبصائر الدرجات] محمد بن الحسين عن أحمد بن أبي عمران[5] عن كثير عن أبي عمران[6] قال قال أبو جعفر ﷺ لقد سأل موسى العالم مسألة لم يكن عنده جوابها ولقد سئل العالم موسى مسألة لم يكن عنده جوابها ولو كنت بينهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسألته ولسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما جوابها.[7]

جميعا عن بعض أصحابنا عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا مع أبي عبد الله ﷺ في الحجر فقال علينا عين فالتفتنا يمنة ويسرة وقلنا ليس علينا عين فقال ورب الكعبة ثلاث مرات أن لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منها ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.[11]

٨ـ بر: إبصائر الدرجات] عباد بن سليمان عن محمد بن سليمان عن أبيه عن سدير قال كنت أنا وأبو بصير يحيى

آلاتناسل سے آواز آی علی کو امام مان پھر پشاپ نکلے گا

انتباہ: یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين

آثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُرتنویر منسوب بہ

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران

عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباس علیہ السلام لکھنؤ۔ ۳ یوپی (انڈیا)

فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990

E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

www.fiistudio.com

قال: فلما بايع علي عليه السلام والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك، فشفع لعمر وطلب إليها فرضيت عنه

كتاب بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٨ - الصفحة ٣٥٨

ترجمہ

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

مسجد میں پنج تن پاک کے لیے جنبی ہونا یعنی وطی کرنا جائز ہے (استغفر اللہ)

امام زین العابدین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس مسجد (مسجد نبوی) میں جنبی ہونا ہمارے سوا کسی کے لیے حلال نہیں ہے میں، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ اور ان کی اولاد کیونکہ وہ مجھ سے ہیں

وسائل الشیعہ جلد ۲۰ ص ۲۵۶،۲۵۷

[٢٥٥٦٨] ٢ ـ قال : وقال الصادق (عليه السلام) : ثلاثة من اعتادهنّ لم يدعهنّ : (نظم الشعر) [١] ، وتشمير الثوب ، ونكاح الاماء .

أقول: وتقدّم ما يدلّ على ذلك [٢] ، ويأتي ما يدلّ عليه [٣]

١٥٤ ـ باب تحريم الجماع والانزال في المسجد لغير المعصوم

[٢٥٥٦٩] ١ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين قال : قال النبي (صلى الله عليه

٤ ـ تقدم في الحديث ٥ من الباب ٩٦ من هذه الأبواب
(١) تقدم في الحديث ٤ من الباب ١٧ من أبواب آداب الحمّام
(٢) تقدم في الحديث ٦ من الباب ٩٦ من هذه الأبواب
الباب ١٥٣
فيه حديثان
١ ـ الفقيه ١ : ٣٢٦/٧٤
٢ ـ الفقيه ٣ : ١٧١٨/٣٦٢
(١) في المصدر : ظمّ الشعر ، ظمّ شعره ، جزّه ، الصحاح ٥/١٩٧٦ .
(٢) تقدم في الباب ٥ من هذه الأبواب
(٣) يأتي في أبواب نكاح العبيد
الباب ١٥٤
فيه حديث واحد
١ ـ الفقيه ٣ : ١٧٢٨/٣٦٤

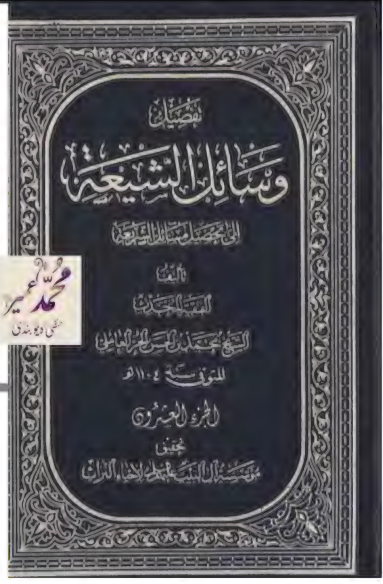

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

ج٢٠ الباب (١٥٦) كراهة جماع المختضب رجلاً كان أو امرأة إلّا أن ٢٥٧

وآله) : لا يحلّ لأحد أن يجنب في هذا المسجد إلّا أنا وعليّ وفاطمة والحسن والحسين ، ومن كان من أهلي فإنّه منّي

أقول : وتقدّم ما يدلّ على ذلك في أحاديث المساجد [١] .

اور علیؑ اور زبیر کو لاؤ تاکہ بیعت کریں۔ الغرض عمر داخل خانہ ہوئے اور خالد دروازہ پر کھڑے ہوئے۔ عمر نے زبیر سے کہا کہ تلوار کیسی ہے کہ اس کو علیؑ کی بیعت کے لیے لایا ہوں۔ مکان میں بہت سے لوگ تھے۔ جیسے مقداد اور تمام بنی ہاشم۔ عمر نے زبیر کی تلوار لے کر پتھر پر مارا جو اس گھر میں تھا۔ تلوار توڑ ڈالی اور زبیر کو ان کا ہاتھ کھینچ کر اٹھایا اور باہر لائے اور خالد کے سپرد کیا۔ خالد کے ساتھ بہت سے لوگ تھے جن کو ابوبکر نے ان کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ پھر عمر مکان میں داخل ہوئے۔ اور امیر المومنینؑ سے کہا اٹھو اور چل کر بیعت کرو۔ حضرتؑ نے انکار کیا تو حضرتؑ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور خالد کے ہاتھ میں دیا اور تمام منافقین نے ہجوم کیا اور ان لوگوں کو نہایت سختی سے کھینچا۔ لوگ مدینہ کے راستوں پر جمع تھے اور دیکھ رہے تھے اور جناب فاطمہؑ بنی ہاشم وغیرہ کی بہت سی عورتوں کے ساتھ باہر نکلیں اور نالہ و فریاد کی آوازیں بلند ہوئیں۔ جناب فاطمہؑ نے ابوبکر کو ندا دی اور کہا کہ خوب خانۂ اہلبیت رسولؐ خدا کو غارت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم میں تم سے ایک حرف بات نہ کروں گی۔ یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں۔ جب علیؑ و زبیر نے بیعت کی اور یہ فتنہ ختم ہوا۔ ابوبکر آئے اور عمر کی سفارش کی اور فاطمہؑ ان سے راضی ہو گئیں۔ ابن ابی الحدید نے اس روایت کو نقل کرنے

Hazrat Ali rz ki byat Abu bakar rz or hazrat Fatima ra ka Hazrat umar rz se Razi hona prouf by shia book . Haq ul yaqeen * hani khan *

Kiyah Ali R.A ny Abu Bakar R.A ki hath par byat ki thi or Fitna Tal gaya or akher main Bibi Fatima bhi Hazrat Omar R.A ny razi hogayu thin in ka Razi Naama khood Shia ki Ghar sy Sabit hogaya

نے فاطمہؑ کو ڈرایا اور ان کے فرزند (محسن کو شکم میں) ہلاک کیا۔ ابن ابی الحدید نے کہا میں نے نقیب سے کہا کہ میں آپ سے یہ روایت کروں کہ فاطمہؑ کو ڈرایا اور ان کے فرزند محسن کو ساقط کیا تو انھوں نے تقیہ کیا اور کہا اس کے صحیح اور غلط ہونے میں کسی ایک کی روایت مجھ سے مت کرنا کیونکہ میں اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ پھر ابن ابی الحدید نے بیعت

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اول

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

لائے۔ اس طرح جو مذکور ہوئی۔ محدثین اور راویان سیر و تواریخ نے روایت کی ہے اور تم نے سنا جو کچھ جوہری نے اس بارے میں رجال حدیث سے نقل کیا ہے اور وہ سب ثقہ اور دروغ وغیرہ سے محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس قدر ذکر کیا ہے جس کا احصا نہیں ہو سکتا۔ نیز جوہری نے ابوبکر باہلی سے اور اسماعیل بن مجاہد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے عمر سے کہا کہ خالد بن ولید کہاں ہے کہا حاضر ہے۔ ابوبکر نے کہا تم دونوں جاؤ۔

فدک کے مسئلہ پر علیؑ کا فیصلہ

شریف مرتضی لکھتا ہے: جب یہ مسئلہ امیر المومنین (علیؑ) تک پہنچا، انہوں نے فدک کو اسی طرح رہنے دیا جس طرح تھا (ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دور میں) اور انہوں نے اسے اولادِ فاطمہؑ کی وراثت میں شامل نہیں کیا۔ (الشافی فی الامامۃ ج ۴ ص ۹۲)

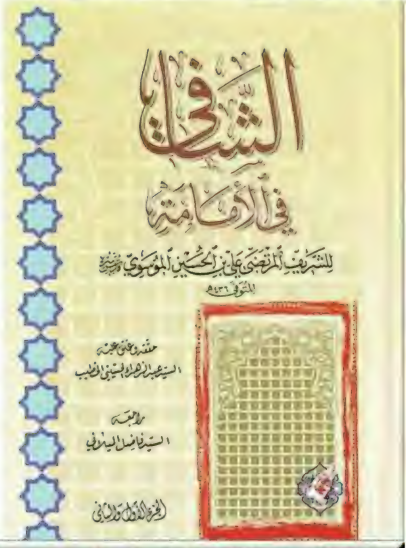

عتب عليها في ذلك ، ولا على أبي بكر في التماس البيّنة ، وان لم يحكم لما لم يتم [1] ولم يكن لها هناك خصم لأنّ التركة صدقة على ما ذكرنا فكان لا يمكن [2] أن يعوّل في ذلك على يمين أو نكول فلم يكن الأمر [3] الّا ما فعله .

وقد أنكر أبو علي ما قاله السائل من أنّها لما أرادت فدك وردّت في دعوى النحلة ادّعته إرثاً وقال : كان طلب الإرث قبل ذلك فلما سمعت منه الخبر كفّت ثم ادّعت النحلة

فامّا فعل عمر بن عبد العزيز فلم يثبت أنّه ردّه على سبيل النحلة ، بل عمل في ذلك ما فعله عمر بن الخطاب بأن أقره في يد أمير المؤمنين عليه السلام ليصرف غلّاتها في الموضع [4] الذي كان يجعلها رسول الله صلّى الله عليه وآله فيه فقام بذلك مدّة ثم ردّها إلى عمر في آخر سنيه وكذلك فعل عمر بن عبد العزيز ، ولو ثبت أنّه فعل بخلاف ما فعله السّلف لكان هو المحجوج بقولهم وفعلهم ، وأحد ما يقوى ما ذكرناه ان الأمر لما انتهى إلى أمير المؤمنين عليه السلام تركّ فدك على ما كانت [5] ولم يجعلها ميراثاً لولد فاطمة عليها السلام ، وهذا يبيّن أنّ الشاهد كان غيره ، لأنّه لو كان هو الشاهد لكان الأقرب أن يحكم بعلمه ، على أنّ الناس اختلفوا في المدة إذا لم تنقض ، فعند بعضهم تسترق بالتسليم ، وعند بعضهم يصير وجوده كعدمه، فلا يمتنع من هذا الوجه أيضاً ان يمتنع

(١) ش « لم يتبين »
(٢) غ « لا يكون »
(٣) ش « في الأمر »
(٤) غ « في المواضع التي »
(٥) غ « وترك أمر فدك على ما كان »

The Reality of Shia
facebook.com/TheRealityOfShia

نبی کریم ﷺ کے وصال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ: آپ ﷺ نے اگر ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا نالہ، فریاد سے نہ روکا ہوتا تو ہم آپ ﷺ کے غم میں آنسوؤں کا سمندر ختم کر دیتے۔ نہج البلاغہ

خطبہ ۲۳۲

(ومن كلام له عليه السلام)

قاله وهو يلي غسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتجهيزه

بأبي أنت وأمي يا رسول الله لقد انقطع بموتك ما لم ينقطع بموت غيرك من النبوة والإنباء وأخبار السماء خصصت حتى صار الناس فيك سواء ولولا أنك أمرت بالصبر ونهيت عن الجزع لأنفدنا عليك ماء الشؤون وتلبث الحزن ولكان الداء مماطلا والكمد محاجزا وقلا لك ولكنه ما لا يملك رده ولا يستطاع دفعه بأبي أنت وأمي اذكرنا عند ربك واجعلنا من بالك

https://www.facebook.com/DrFaiaChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

https://www.facebook.com/DrFaiaChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو نا قبلہ بنانا نا مسجد بنانا اس لیئے کہ جس وقت یہود نے اپنے انبیا کی قبور کو مسجد بنایا تو اللہ نے ان پر لعنت کی۔

من لایحضرہ الفقیہ جلد اول۔ صفحہ 129. 130.

(۵۳۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو نہ قبلہ بنانا نہ مسجد بنانا اس لئے کہ جس وقت یہود نے اپنے انبیاء

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی
المتوفے ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

من لایحضرہ الفقیہ (جلد اوّل) ۱۳۰ للشیخ الصدوق

کی قبور کو مسجد بنایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔

(۵۳۳) [illegible] نے فرمایا وہاں کھڑے ہو کر کہو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ رَحِمَ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ (اس دیار کے رہنے والے مومنین و مسلمین پر سلام۔ اللہ رحم کرے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر گئے اور جو آخر میں آئیں گے اور انشاء اللہ ہم تم لوگوں کے ساتھ آکر ملحق ہونگا۔

(۵۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قبرستان سے ہو کر گزرتے تو فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مِنْ دِیَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(۵۳۵) اور امیرالمومنین علیہ السلام جب قبرستان میں گئے تو یہ فرمایا کہ اے قبر کے ساکنو اے مسافرو جہارے گھروں میں دوسرے لوگوں نے سکونت اختیار کرلی جہاری ازواج نے دوسروں سے نکاح کرلیا جہارا مال اور جہاری دولت سب ہٹ بٹا گئی یہ خبر تو میرے پاس ہے جو میں تمہیں بتاتا ہوں اور کاش ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ جہارے پاس کیا خبر ہے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر ان لوگوں کو بولنے کی اجازت ہوتی تو کہتے کہ بہترین توشہ آخرت تقویٰ ہے۔

(۵۳۶) اور مستقتلین بدر جو ایک قلیب (کنوئیں) میں ڈال دیئے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قلیب کے پاس کھڑے ہوئے اور آواز دی اے اہل قلیب اللہ تعالیٰ نے جو ہم لوگوں سے وعدہ کیا تھا سے ہم لوگوں نے حق پایا یہ بتاؤ تم لوگوں سے جہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا تم نے اسے حق پایا؟ یہ سنکر منافقین نے کہا اے رسول اللہ مردوں سے باتیں کر رہے ہیں تو آنحضرت نے انکی طرف دیکھا اور فرمایا اگر [illegible] لوگ

ولم تزل كذلك حتى حضرتها الوفاة فأوصت أن لا يصلي عليها فصلّى عليها العباس ودفنت ليلاً. وروي انه لما سمع كلامها حمد الله واثنى عليه وصلى على رسوله، ثم قال: يا خيرة النساء وابنة خير الآباء والله ما عدوت رأي رسول الله ﷺ ، ولا عملت إلاّ بأمره ، وإن الرائد لا يكذب أهله قد قلت فأبلغت وأغلظت فأهجرت ففغر الله لنا ولك أمراً بعد فقد دفعت إلى رسول الله ﷺ وديته وحذاه إلى علي ﷺ ، وأما ما سوى ذلك فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول : إنّا معاشر الأنبياء لا نورث ذهباً ولا فضة ولا أرضاً ولا عقاراً ولا داراً ولكنا نورث الإيمان والحكمة والعلم والسنة ، وقد عمدت بما أعرني وسمعت . فقالت : إن رسول الله ﷺ قد وهبها لي .

قال : فمن يشهد بذلك . فجاء علي بن أبي طالب وأم أيمن فشهدا لها بذلك فجاء عمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف فشهدا أن رسول الله ﷺ يقسمها . فقال أبو بكر : صدقت يا ابنة رسول الله وصدق علي وصدقت أم أيمن وصدق عمر وصدق عبد الرحمن ، وذلك أن لك ما لأبيك كان رسول الله ﷺ يأخذ من فدك فيرتكم ويقسم الباقي ويحمل منه في سبيل الله ، ولك عليّ الله أن أصنع بها كما كان يصنع . فرضيت بذلك وأخذت العهد عليه به .

وكان يأخذ غلتها فيدفع إليهم منها ما يكفيهم . ثم فعلت الخلفاء بعده كذلك إلى أن ولّى معاوية فأقطع مروان ثلثها بعد الحسن ﷺ . ثم خلصت له في خلافة وتداولها أولاده إلى أن انتهت إلى عمر بن عبد العزيز فردّها في خلافته على أولاد فاطمة ﷺ فكانت أول ظلامة رُدّت إلى أن انقضت دولة بني أمية فردت عليهم أبو العباس السفاح . ثم قبضها المنصور. فردها ابنه المهدي. ثم قبضها ولداه موسى وهارون. فلم تزل في أيدي بني العباس الى زمن المأمون فردها اليهم وبقيت في عهد المتوكل فأقطعها عبد الله بن عمر البازيار، وروي أنه كان عشرة نخلة غرسها رسول الله ﷺ بيده فكان بنو فاطمة يهدون

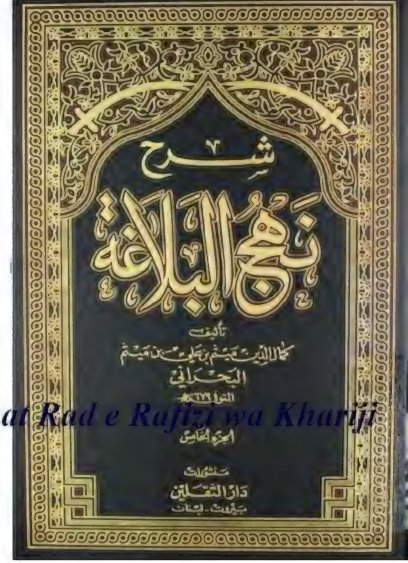

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

مطبوعات مجمع اللغة العربية بدمشق

معرفة الرجال

للإمام أبي زكريا يحيى بن معين

يعني (إبراهيم بن إسماعيل) بن أبي حبيبة (الأشهلي المديني) فقال : صالح .

٢٣٠ ـ قال : وسمعت يحيى بن معين يقول : كان (أبو حنيفة) لابأس به ، وكان لايكذب . قال : وسمعت يحيى يقول مرة أخرى : أبو حنيفة عندنا من أهل الصدق ، ولم يُتَّهم بالكذب . ولقد ضربه ابن هبيرة على القضاء، فأبى أن يكون قاضياً .

٢٣١ ـ قال : وسألت يحيى بن معين عن (أبي الصلت عبد السلام بن صالح الهَرَوي) فقال : ليس ممن يكذب . فقيل له في حديث[1] أبي معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عباس : أنا مدينة العلم وعليّ بابها . فقال : هو من حديث أبي معاوية . أخبرني ابن نُمير قال : حدّث به أبو معاوية قديماً ثم كَفَّ عنه . وكان أبو الصلت رجلاً مُوبراً ، يطلب هذه الأحاديث ، ويُكرِم المشايخ ، وكانوا يحدثونه بها .

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی یہ

لکھتا ہے: ان کے ہاتھ پاؤں درندوں جیسے ہیں۔ (بحار الانوار جلد 3 صفحہ 131)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد و زوار فاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی

امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۲

فون ۴۲۴۲۸۶

https://www.facebook.com/Darazzidishi/

http://darzamindishi.blogspot.com/

نے یہیں فاطمہ زہرا کی شادی علی کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی تھی۔

(مودۃ القربیٰ)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہ کی شادی (تزویج) علی کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علی) کے ساتھ فاطمہ کی تزویج کر دو۔ اللہ سبحانہ نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ ان پر نثار کے لیے پھل پیدا کرنے کی بجائے موتی، یاقوت اور مرجان پیدا کرے۔ آسمان والے اس شادی سے بہت خوش ہیں۔

نیز فاطمہ زہرا کے بطن سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو جوانان اہل جنت کے سردار ہوں گے ان کی وجہ سے جنت میں رونق آجائے گی۔

اے محمد! تمہیں مبارک ہو، تم اولین و آخرین میں سب سے بہتر و افضل ہو۔

(۲) فضائل علی بزبان محمد

تفسیر میں ہے ابراہیم قتی میں ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا

[illegible]

جناب فاطمہ زہرا نے عرض کی "یا رسول اللہ! آپ کو مرنے سب سے اور اٹھنا سب سے پہلے میری قبر میں عورتیں فوت کے مستحق عورتوں کی پاکیزگی ہیں اور جنتی ہیں کہ ان کا بہت نکلا ہوا ہے، ہاتھ ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال ہی نہیں ہیں آنکھیں ٹیڑی ہیں، ٹھوڑیاں اور رخسار بھی ہیں ہاتھ ہاتھ ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں، پھر قوں پاس زمانہ ہے نہ دولت و دستت، یا کل خلص اور فقیر کہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیٹی فاطمہ میں ہوں عوام کا سارے نے جب دنیا پر بسنے والی تمام عورتوں میں سے مجھے منتخب فرمایا پھر دوسری تمام بنات نے ذلت والی تمام مالیں کے مردوں میں علی کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیری تمام انتخاب ذلت والی تمام مالیں کے مردوں میں سے تمہیں منتخب فرمایا۔

فاطمہ! سنو جب شب معراج مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے صورۃ

ایک مرد بیک وقت ہزار عورتوں کی متعہ کے لیے بکنگ کر سکتا ہے

زرارہ کا باپ حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام موصوف سے متعہ کے متعلق دریافت کیا کہ متعہ سے نکاح میں آنے والی عورت چار عورتوں میں سے ہے (جن کی شریعت نے بیک وقت نکاح میں لانے کی اجازت دی) تو آپ نے فرمایا تو ایسی ہزار عورتوں سے بھی نکاح کر لے تو بھی وہ کسی شمار میں نہیں کیونکہ وہ تو کرایہ پر لی گئی عورتیں ہیں

فروع الکافی جلد ۵ ص ۴۷۲

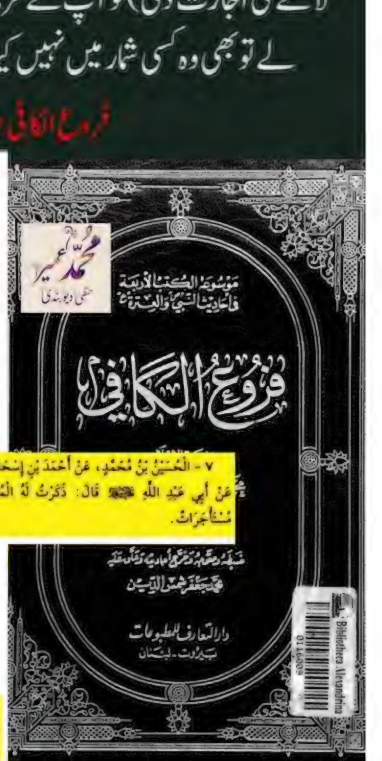

Bibliotheca Alexandrina
0114363

يَسْتَهْتَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا أَبَا خَالِدٍ إِنَّ سُورَةَ سَأَلَ سَائِلٌ مَكِّيَّةٌ، وَإِنَّمَا الْمُتْعَةُ مَدَنِيَّةٌ وَوَرَاءَكَ شَاهِدَةٌ زُرَيْقٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو خَالِدٍ : وَإِنَّ الْبَيِّرَاتِ أَيْضاً تَحِلُّ بِنَسْخِ الْمُتْعَةِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : قَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ بَيِّرَاتٍ، فَقَالَ أَبُو خَالِدٍ : مَنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَا؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهَا مَا تَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ : لَا تَرِثُ بَتَّةً، قَالَ : فَقَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ بَيِّرَاتٍ ثُمَّ افْتَرَقَا.

٢٨٦ - باب: أنهن بمنزلة الإماء وليست من الأربع

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ.

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ؟ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: لَا.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ: مَا يَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: كَمْ شِئْتَ.

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عِصَامِ بْنِ مُخَنَّدٍ، عَنْ أَبِي

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُنِيبِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ: الَّتِي عَدَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَلَيْسَ لَهَا مِيرَاثٌ وَلَا مِنْهَا مِيرَاثٌ، قُلْتُ: فَكَمْ يَنْبَغِي لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ مِنْهُنَّ؟ قَالَ: عَلَى قَدْرِ حَاجَتِكَ وَقَدْرِ مُرُوَّتِكَ فَإِنَّهُنَّ لَمَسْئُولَاتٌ وَلَعَلَّهُ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ فَتَحْتَاجُ إِلَى مِائَةٍ، قُلْتُ: فَإِنَّ الْمِائَةَ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِعَشْرٍ، قُلْتُ: فَإِنَّ الْعَشْرَ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِخَمْسٍ، قُلْتُ: فَإِنَّ الْخَمْسَ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِوَاحِدَةٍ، قُلْتُ: فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِالنَّظْرَةِ وَالنَّظْرَتَيْنِ، قُلْتُ: فَإِنَّ النَّظْرَةَ وَالنَّظْرَتَيْنِ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِالْقُبْلَةِ، قُلْتُ: فَإِنَّ الْقُبْلَةَ تَكْثُرُ عَلَيَّ، قَالَ: فَلَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُنِيبِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ.

ملاباقر مجلسی ملعون نے یہاں بھی رسول اللہ ﷺ کو نعوذوباللہ نفس کا خواہشمند ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

www.sunnilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ذٰلِكَ الْوَصْلُ فَضْلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

الشکلی

صحیح

ترجمہ اُردُو

جلد 2

حیات القلوب

مؤلف:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ:- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و مرسلین کے مکمل و مفصل حالات درج ہیں

ناشران

امامیہ کتب خانہ

نے اس کو ڈرایا اور فرمایا کہ اے انصار یہ خاتون عنقریب تم پر حکومت کریں گی جو تمہارے سرداروں اور تمہاری عورتوں کے لیے بری چیز ہے۔ پس جب حضرت نے یہ فرمایا تو اس عورت نے آنحضرت کو برا کہنا شروع کر دیا اور کہا کہ تم کس قدر بے حیا ہو اور یہودی کی کتنی خوشامد کرتے ہو۔ اس جرأت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تجھ پر لعنت خدا ہو۔ دفع ہو جا۔ تجھ سے بہتر یہ ہے کہ مجھ کو خدا کے رسول کی جانب رغبت ہو اور تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اس میں عیب بتاتا ہے۔ پھر اس عورت سے مخاطب فرمایا کہ جو کچھ تو چاہے کرے بیشک خدا نے تجھ پر سبقت واجب قرار دے دیا ہے اس لیے کہ تو نے میری جانب رغبت کی اور میری محبت و خوشی کو پسند کیا اور میرا وسیلہ مجھ کو حاصل ہو جانے کا انتظار نہ کیا۔ اسی وقت خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِمْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب پ) یعنی میں نے اے رسول تمہارے لیے زن مومنہ کو حلال کر دیا اگر وہ اپنا نفس پیغمبر کو بغیر کسی مہر کے بخش دے اگر پیغمبر چاہیں تو اس سے نکاح کر لیں۔ اور یہ حکم صرف تم سے مخصوص ہے۔ تمام مومنین کے لیے نہیں ہے۔ امام محمد باقر نے فرمایا کہ خدا نے عورت کے لیے اپنا نفس رسول خدا کو بخشنا اور نکاح کرنا حلال کر دیا اور آنحضرت کے علاوہ کسی اور کے لیے حلال نہیں ہے۔ علی بن ابراہیم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے لیکن حضمہ کے بجائے نائشہ کا ذکر کیا ہے۔

کلینی و غیرہ نے بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ عورت کا اپنے نفس کو تو ہبہ کرنا صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے اور وہ دوسروں کے لیے بغیر مہر کے عورت سے نکاح جائز نہیں۔ اور علمائے خاصہ و عامہ کا اتفاق ہے کہ لفظ "ہبہ" سے نکاح جناب رسول خدا کے خصوصیات سے ہے۔

کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ قبیلۂ بنی عامر بن معصعہ کی عورت سناۃ نامی سے آنحضرت نے نکاح کیا جو اپنے زنا کی کمینی قریش عورت تھی۔ جب عائشہ وحفصہ نے اس کو دیکھا تو کہا کہ یہ ہم پر غالب ہو جائے گی کیونکہ حسن و جمال میں ہم سے زیادہ ہے اور رسول اللہ کو ہمارے ساتھ سے لے کر تو رد زیب سے کام لیا اور اس کو بہکایا کہ تجھ کو چاہیے کہ رسول اللہ سے اپنی طرف محبت کا اظہار نہ ہونے دینا۔ جب رسول خدا اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے تعریف فریب کرنے والی عورت نے کہا میں آپ سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں تو حضرت نے اس کو طلاق دے کر الگ کر دیا۔ پھر حضرت کے پاس بھی گیا۔ پھر حضرت نے قبیلۂ کندہ کی ایک عورت بنت ابی الجون سے نکاح کیا جب آپ کے فرزند ابراہیم نے باغ جنت کی جانب رغبت فرمائی تو اس عورت نے کہا کہ یہ بیٹھ رہنے والا کاہنا پیدا ہوا ہے۔ تو حضرت نے اس کو طلاق دے دیا اور اس کے گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔ جب آنحضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو عرب اور اندیہ دونوں قوموں نے ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ ہم کو تم سے نکاح کرنا چاہیے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابوبکر نے مشورہ کیا اور اس سے

جماع کثرت سے کرنا پیغمبروں کی سنت ہے (معاذ اللہ)

معمر بن خلاد کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ تین باتیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہے (۱) خوشبو لگانا (۲) بالوں کا ہلکا رکھنا (۳) بہت زیادہ جماع کرنا

وسائل الشیعہ جلد ۲۰ ص ۲۴۱

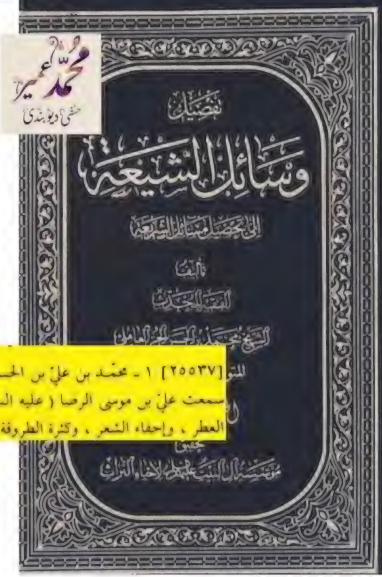

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

ج ۲۰ الباب (۱۴۰) استحباب كثرة الزوجات والمنكوحات وكثرة ۲۴۱

إلى النبيّ (صلى الله عليه وآله) فقال : يا رسول الله ، ليس عندي طول فأنكح النساء فاليك أشكو العزوبيّة ، فقال : وفّر شعر جسدك ، وأدم الصيام ففعل ، فذهب ما به من الشبق .

[۲۵۵۳۶] ۲ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن إسماعيل بن أبي زياد ، عن جعفر ، عن أبيه (عليهما السلام) قال : قال عليّ (عليه السلام) : ما كثر شعر رجل قطّ إلّا قلّت شهوته .

أقول : وتقدّم ما يدلّ على ذلك في الصوم (۱) .

۱۴۰ ـ باب استحباب كثرة الزوجات والمنكوحات وكثرة اتيانهن بغير افراط

[۲۵۵۳۷] ۱ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن معمّر بن خلاد قال : سمعت عليّ بن موسى الرضا (عليه السلام) يقول : ثلاث من سنن المرسلين : العطر ، وإخفاء الشعر ، وكثرة الطروقة .

[۲۵۵۳۷] ۱ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن معمّر بن خلاد قال : سمعت عليّ بن موسى الرضا (عليه السلام) يقول : ثلاث من سنن المرسلين : العطر ، وإخفاء الشعر ، وكثرة الطروقة .

۲ ـ الفقيه ۳ : ۱۴۵۱/۳۰۳ .

(۱) تقدم في الباب ۴ من أبواب الصوم المندوب .

الباب ۱۴۰

فيه ۱۲ حديثاً

۱ ـ الفقيه ۳ : ۲۴۱ / ۱۱۴۰ ، وأورده عن الكافي والتهذيب في الحديث ۷ من الباب ۱ من هذه الأبواب ، وفي الحديث ۱ من الباب ۵۹ ، وفي الحديث ۱ من الباب ۸۹ من أبواب آداب الحمام .

(۱) مرّ في الحديث ۷ من الباب ۱ من هذه الأبواب .

۲ ـ الفقيه ۳ : ۱۷۱۴/۳۶۱ .

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّهْوِ وَالنَّهْرِ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

• (۳۵۳۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکی، پکی اور کشمش کھجور (کے اکٹھے نبیذ) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٧) الِانْكَاحُ الْمُحَلِّلِ

حلالہ کرنے والے کے نکاح کا بیان

(٢٧٢٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَلِيٍّ اللهِ، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۵۳۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جارہا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

(٢٧٢٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا أُوتَى بِمُحَلِّلٍ، وَلَا مُحَلَّلٍ لَهُ، إِلَّا رَجَمْتُهُمَا.

(۳۵۳۴۴) حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے۔ لائے گئے تو میں ان دونوں کو سنگسار کروں گا۔

(٢٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۵۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

(٢٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۵۳۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

(٢٧٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

WWW.NAFSEXPOSE.COM

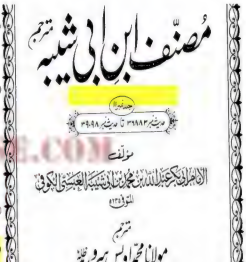

Isme Hazrat Umar ka Farman hai ki "Halala karne wale shakhs ko Sansaar (Rajam) kardhoo

Hazrat Ibn Umar ne Farmaya "ALLAH ne Halala karne au karwane par Lanat bheji hai"

Hazrat Ali Farmate hai ki "ALLAH ne Halala karne au karwane par Lanat bheji hai "

وكذلك إن وجدنا حديثا يخالف أحكام العقول المؤخذة للقضية العقل [1]
بفساده، ثم الحكم بذلك على أنه صحيح خرج [2] مخرج الثقة أو باطل أضيف
إليهم موقوف على لفظه، وما يجوز التسرية فيه القول بالثقة وخطوه وتقفي
العادات بذلك أو تنكره. فهذه جملة ما انطوت عليه من التفصيل تدل على الحق
في الأخبار المختلفة، والصريح فيها لا يتم إلا بعد إيراد الأحاديث، والقول في كل
واحد منها ما يليق طريقه.

وأما ما تعلق به أبو جعفر - رحمه الله - من حديث سليم الذي رجع فيه إلى
الكتاب المضاف [3] إلى رواية أبان بن أبي عياش، فما لعمري فيه صحيح، غير أن
هذا الكتاب غير موثوق به، ولا يجوز العمل على أكثره، وقد حصل فيه تخليط
وتدليس، فينبغي للمتدين أن يجتنب العمل بكل ما فيه، ولا يعول على جملته

(١) في المخطوطة: الحداد.
(٢) ز: ٢٤/ب: إلى.
(٣) ز: ٢٥/ب: الأبان.
(٤) في المطبوعة: العقول.
(٥) في بعض النسخ: أشرح.
(٦) ز: ٢٦/ب، مضافا.

خادم سیدنا فاروق اعظم
اسد علی

١٥٠ تصحيح الاعتقاد

والتقليد لرواته [1] ولجمع إلى العلماء فيما نصنفه من الأحاديث ليوقفوه [2] على
الصحيح منها والفاسد، ولك الموفق للصواب.

ألفت وبالخير ختمت، فقد فرغت من تحرير هذه الرسالة المتعلقة على
اعتقادات ابن بابويه - رحمه الله - لشيخنا الإمام العلامة السعيد المفيد [3] - طاب
ثراه - في اليوم التاسع من شهر محرم الحرام من شهور سنة ثنتين بعد الألف
(١٠٨٠) من الهجرة المصطفوية - على مشرفها وآله ألف تحية - وكتبها لنفسه ولمن
يشاء الله من بعده العبد أحمد بن محمد العالي المسيحي العاملي - تجاوز الله عن
سيئاته، وحشره مع سادته الأئمة الأطهار، صلوات الله عليهم أجمعين - آمين رب
العالمين ببنه وكرمه.

ألفت المقابلة على نسخة خطة الإسلام الشهيد هبة الدين الحسيني ببغداد
العراق].

(١) في المطبوعة: الرواية.
(٢) ز: ٢٥/ب: ليطلعوه.

مصنفات الشيخ المفيد

٦

تصحیح اعتقادات الامامیہ

شیعہ بزرگ محدث علامہ شیخ المفید اپنی رجال کی کتاب تصحیح
اعتقادات امامیہ میں سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب کو جھوٹی
کہتے ہیں۔ابان بن ابی عیاش فاسد راوی ہے۔۔شیعہ بزرگ
محدث کے نزدیک سیدہ فاطمہؑ کی شہادت کا واقعہ گھڑنے
والے یہ دونوں راوی جھوٹے ہیں سلیم بن قیس ہلالی نے
اپنی کتاب میں حضرت عمرؓ پر جھوٹ بولا ہے۔
شیعہ رجال کی کتاب تصحیح اعتقادات امامیہ صفحہ نمبر
149-150

Imagine

باغ فدک پر شیعہ کے اعتراض کا جواب،

"سیدنا صدیق اکبرؓ" نے حضرت فاطمہؓ کو فدک اور خیبر کی زمینوں میں حصہ نہیں دیا تھا
یہ فیصلہ اہلسنت کے مذہب کے مطابق تو درست تھا ہی کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت جاری
نہیں ہوتی مگر یہ فیصلہ شیعہ مذہب کے بھی عین مطابق تھا کیونکہ شیعہ مذہب کی معتبر ترین
کتاب فروع الکافی ۸۳/۷ میں صاف لکھا ہے کہ النساء لایرثن من الارض
یعنی عورتوں کو زمین کی وارثت میں حصہ نہیں ملتا

لہذا شیعہ حضرات کا اپنے مذہب کے مطابق بھی الزام درست نہیں

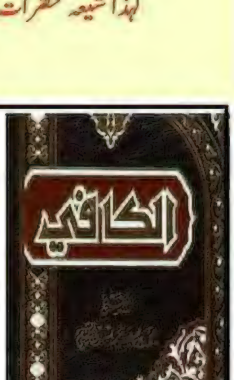

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عليٌّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعَقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفَرْشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتَعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عليُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، وَبُكَيْرٍ، وَفُضَيْلٍ، وَبُرَيْدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام وَبَعْضُهُمْ عَنْ رِوَايَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَبَعْضُهُمْ عَنْ رِوَايَةِ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً فَتُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عليٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

متعہ کردہ عورت کو طلاق دینے کی ضروت نہیں

امام جعفر صادقؒ سے متعہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس عورت سے متعہ کیا جاتا ہے وہ ان چار عورتوں میں شامل نہیں جن کی شریعت نے بیک وقت نکاح میں رکھنے کی اجازت دی (اگر چار بیویاں کسی کے ہاں پہلے سے موجود ہوں تو بطریق متعہ پانچویں چھٹی سے وطی کرنا جائز ہے اور قرآن کے احکام کے خلاف نہ ہو گا) کیونکہ بطور متعہ نکاح میں آئی ہے عورت کو نہ طلاق کی ضروت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ متعہ کرنے والے خاوند کی وارث بن سکتی ہے وہ تو صرف ایک کرایہ پر لی گئی عورت ہے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۲۷۲

بِنَسْخِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ سُورَةَ سَأَلَ سَائِلٌ مَكِّيَّةٌ وَآيَةُ الْمُتْعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَرِوَايَتُكَ شَاذَّةٌ رَدِيَّةٌ،

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي الْمُتْعَةِ قَالَ: لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ وَلَا تَرِثُ وَإِنَّمَا هِيَ مُسْتَأْجَرَةٌ.

قُلْتُ: كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ.

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ؟ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: لَا.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ: مَا يَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ؟ قَالَ: كَمْ شِئْتَ.

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَا مِنَ السَّبْعِينَ.

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي الْمُتْعَةِ قَالَ: لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ وَلَا تَرِثُ وَإِنَّمَا هِيَ مُسْتَأْجَرَةٌ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ: الْقَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ جُرَيْجٍ فَسَلْهُ عَنْهَا فَإِنَّ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْماً فَلَقِيتُهُ فَأَمْلَى عَلَيَّ مِنْهَا شَيْئاً كَثِيراً فِي اسْتِحْلَالِهَا فَكَانَ فِيمَا رَوَى لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وَقْتٌ وَلَا عَدَدٌ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ كَمْ شَاءَ وَصَاحِبُ الْأَرْبَعِ يَسْوَدُ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَلَا شُهُودٍ فَإِذَا انْقَضَى الْأَجَلُ بَانَتْ مِنْهُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ وَيُعْطِيهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَخَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْماً فَأَتَيْتُ بِالْكِتَابِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: صَدَقَ وَأَقَرَّ بِهِ قَالَ: ابْنُ أُذَيْنَةَ وَكَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَعْيَنَ يَقُولُ: هَذَا وَيَحْلِفُ أَنَّهُ الْحَقُّ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَبِضْعٌ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَهِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ؟ فَقَالَ: تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ.

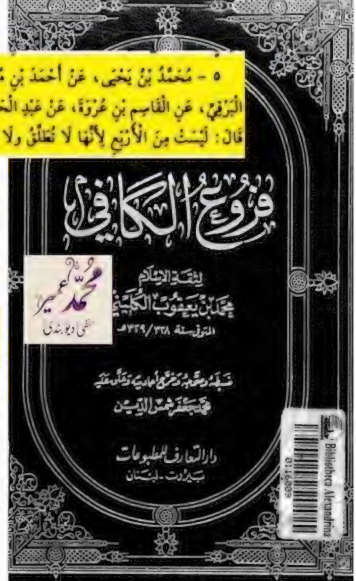

متعہ کرنے والی عورت کو اللہ تعالی نے معاف کر دیا

امام باقرؑ نے فرمایا جب حضورؐ کو آسمانوں پر معراج کروایا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیلؑ نے بوقت ملاقات کہا کہ اللہ تعالی آپؐ کو فرماتا ہے کہ میں نے آپؐ کی اُمت کی عورتوں کو جو متعہ کرتی ہیں معاف کر دیا ہے

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۱۳

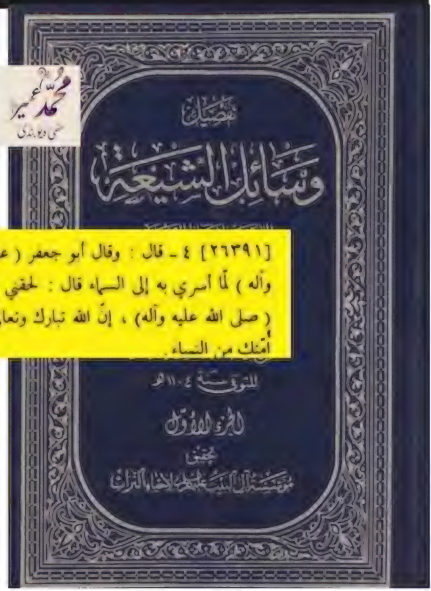

[٢٦٣٩١] ٤ ـ قال : وقال أبو جعفر (عليه السلام) : إنّ النبيّ (صلى الله عليه وآله) لمّا أسري به إلى السماء قال : لحقني جبرئيل (عليه السلام) فقال : يا محمّد (صلى الله عليه وآله) ، إنّ الله تبارك وتعالى يقول : انّي قد غفرت للمتمتّعين من أمّتك من النساء .

عبدالله (عليه السلام) قال : سألته عن المتعة؟ فقال : انّي لأكره للرجل المسلم أن يخرج من الدنيا وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يقضها

ورواه الحميريّ في (قرب الإسناد) عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، مثله [1]

[٢٦٣٨٩] ٢ ـ قال الصدوق: وقال الصادق (عليه السلام) : انّي لأكره للرجل أن يموت وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يأتها ، قلت : فهل تمتّع رسول الله (صلى الله عليه وآله)؟ قال : نعم ، وقرأ هذه ... ثيبات

... جعفر (عليه ... جه الله تعالى ... لم يمدّ يده إليها ... سل غفر الله له بقدر ما مرّ من الماء على شعره ، قلت : بعدد الشعر ؟ قال : بعدد الشعر

[٢٦٣٩١] ٤ ـ قال : وقال أبو جعفر (عليه السلام) : إنّ النبيّ (صلى الله عليه وآله) لمّا أسري به إلى السماء قال : لحقني جبرئيل (عليه السلام) فقال : يا محمّد (صلى الله عليه وآله) ، إنّ الله تبارك وتعالى يقول : انّي قد غفرت للمتمتّعين من أمّتك من النساء .

(١) قرب الإسناد : ٢١ .
٢ ـ الفقيه ٣ : ٢٩٧/١٤١٦ .
(١) التحريم : ٦٦ : ٥ .
٣ ـ الفقيه ٣ : ٢٩٥/١٤٠١ .
٤ ـ الفقيه ٣ : ٢٩٥/١٤٠٢ .

روافض کہتے ہیں خلافت امر ربی ہے لیکن یہ سیدنا علی رضہ کیا کہہ رہے ہیں

شیعہ روافض کہتے ہیں سیدنا علی رضہ خلیفتہ بلا فصل تھے لیکن سیدنا علی رضہ کیا کہہ رھے ہیں میری خلافت لوگوں کی خواہش تھی اور مجھے لوگوں نے خلیفہ منتخب کیا ورنہ میں خلافت کی کوئی خواہش نا رکھتا تھا:

نیز سیدنا علی کو خلیفتہ لوگوں نے بنایا تھا اب شیعوں کا خلیفتہ بلا فصل والا عقیدہ کہاں گیا

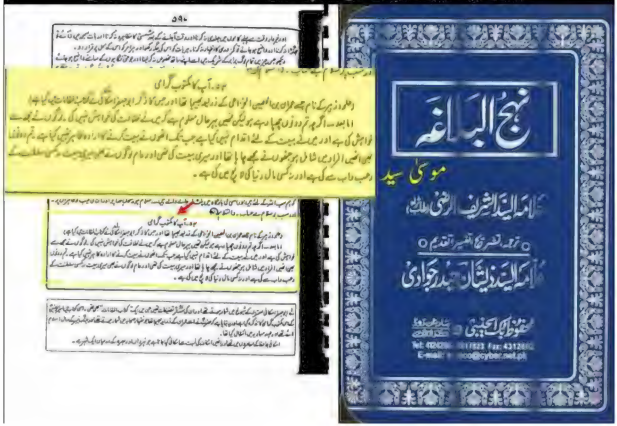

قال: وروى سعد بن إبراهيم أن عبد الرحمن بن عوف كان مع عمر ذلك اليوم، وأنّ محمد بن مسلمة كان معهم، وأنّه هو الذي كسر سيف الزبير.

قال أبو بكر: وحدّثني أبو زيد عمر بن شبّة، عن رجاله، قال: جاء عمر إلى بيت فاطمة في رجال من الأنصار ونفر قليل من المهاجرين، فقال: والّذي نفسي بيده لتخرجنّ إلى البيعة ثم

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafiziyyat Kharij

آخر، فنذر السيفُ من يده، فضرب به عمر الحجر فكسره، ثم أخرجهم بتلابيبهم يساقون سَوْقاً عنيفاً، حتى بايعوا أبا بكر.

قال أبو زيد: وروى النضر بن شُمَيْل، قال: حُمِل سيف الزبير لما نَذَر من يده إلى أبي بكر وهو على المنبر يخطب، فقال: اضربوا به الحجر، قال أبو عمرو بن حماس: ولقد رأيت الحجر وفيه تلك الضربة، والناس يقولون: هذا أثر ضربة سيف الزبير.

قال أبو بكر: وأخبرني أبو بكر الباهليّ، عن إسماعيل بن مجالد، عن الشعبيّ، قال: قال أبو بكر: يا عمر، أين خالد بن الوليد؟ قال: هو هذا، فقال: انطلقا إليهما - يعني عليّاً والزبير - فأتياني بهما، فانطلقا، فدخل عمر ووقف خالد على الباب من خارج، فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال: أعددته لأبايع عليّاً، قال: وكان في البيت ناس كثير، منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين، فاخترط عمر السيف فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثم أخذ بيد الزبير، فأقامه ثم دفعه فأخرجه، وقال: يا خالد، دونك هذا، فأمسكه خالد - وكان خارج البيت مع خالد جَمْعٌ كثير من الناس، أرسلهم أبو بكر رِدْءاً لهما - ثم دخل عمر فقال لعليّ: قم فبايع، فتلكّأ واحتبس، فأخذ بيده، وقال: قم، فأبى أن يقوم، فحمله ودفعه كما دفع الزبير، ثم أمسكهما خالد، وساقهما عمر ومَن معه سَوْقاً عنيفاً، واجتمع الناس ينظرون، وامتلأت شوارع المدينة بالرجال، ورأت فاطمة ما صنع عمر، فصرخت وولولت، واجتمع معها نساء كثير من الهاشميّات وغيرهنّ، فخرجت إلى باب حجرتها، ونادت: يا أبا بكر، ما أسرع ما أغرتُم على أهل بيت رسول الله! والله لا أكلّم عمر حتى ألقى الله.

قال: فلما بايع عليّ والزبير، وهدأت تلك الفَوْرة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك فشفع لعمر، وطلب إليها فرضيت عنه.

قال أبو بكر: وحدّثني المؤمل بن جعفر، قال: حدّثني محمد بن ميمون، قال: حدّثني داود بن المبارك، قال: أتينا عبد الله بن موسى بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب عليه السلام ونحن راجعون من الحجّ في جماعة، فسألناه عن مسائل، وكنت أحدَ مَنْ سأله، فـ[illegible] بكر وعمر، فقال: أجيبك بما أجاب به جَدّي عبد الله بن الحسن، فإنه سئل عنهم [illegible] أمّنا صِدّيقة، ابنة نبيّ مرسل، وماتت وهي غضبى على قوم، فنحن غِضاب لغضـ[illegible]

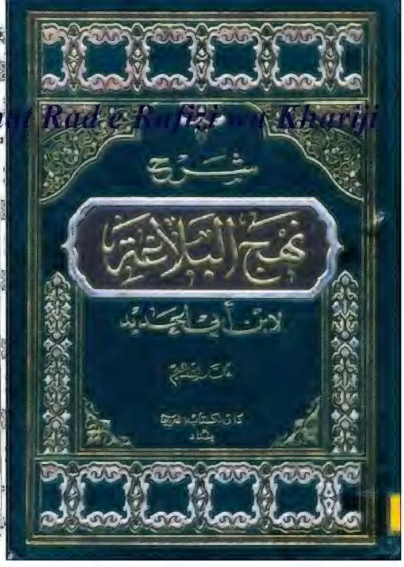

شیعہ عالم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی: لکھتا ہے لوگوں کے پیٹوں اور آلہ تناسل نے آپ کی ولایت کی گواہی دی۔ (آثار حیدری صفحہ 557)

انتباہ: یہ لباب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين

آثارِ حیدری

صفحہ ۵۵۷

اردو ترجمہ عربی تفسیر و تنویر مع ضرب

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران

عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباس علیہ السلام لکھنؤ۔ یوپی (انڈیا)

فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990

E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

حضرت علیؑ کی تنگدستی کی وجہ سے آپ سے نکاح ہونے پر سیدہ فاطمہؑ سخت روئیں

راوی کہتا ہے کہ میرا دادا حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک حضرت فاطمہؑ بہت زیادہ روتی ہوئی آئیں حضورؐ نے پوچھا کیا وجہ ہوئی عرض کی قریشی عورتوں نے طعنہ دیا ہے کہ تجھے تیرے باپ نے ایسے شخص سے بیاہ دیا ہے جو تنگ دست اور غریب ہے حضورؐ نے سن کر فرمایا مت رو اللہ کی قسم! میں نے تیری شادی اس وقت کی جب عرش کے اوپر اللہ نے تیری شادی کر دی اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اس کے گواہ بنے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف دیکھا تو اس میں سے تیرے والد کو پسند فرما کر نبی بنا کر مبعوث کیا پھر دوسری مرتبہ دیکھا تو ان میں حضرت علیؑ کو پسند فرما کر تیری شادی اُن سے کر دی

الامالی الشیخ الصدوق ص ۳۱۸

مع الملائكة، وعمتها أم هانئ بنت أبي طالب. يا معشر الناس، ألا أدلكم على خير الناس خالاً وخالة؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال: الحسن والحسين، فإن خالهما القاسم ابن رسول الله، وخالتهما زينب بنت رسول الله، ثم قال بيده هكذا يحشرنا الله. ثم قال: اللهمّ إنك تعلم أن الحسن ق. الجنة، والحسين ق. الجنة، وجدهما ق.

ورسوله ﷺ، فحدثني بحديث في فضائل علي بن أبي طالب ﷺ. قال: فقلت: أخبرني أبي، عن أبيه، عن جده، قال: كنا قعوداً عند النبي ﷺ، إذا جاءت فاطمة ﷺ تبكي بكاء شديداً، فقال لها رسول الله ﷺ: ما يبكيك، يا فاطمة؟ قالت: يا أبه، عيّرتني نساء قريش، وقلن: إن أباك زوجك من معدم لا مال له. فقال لها النبي ﷺ: لا تبكي، فوالله ما زوجتك حتى زوجك الله من فوق عرشه، وأشهد بذلك جبرئيل وميكائيل، وإن الله عزوجل اطلع على أهل الدنيا فاختار من الخلائق أباك فبعثه نبياً، ثم اطلع الثانية فاختار من الخلائق علياً، فزوجك إياه، واتخذه وصياً، فعلي أشجع الناس قلباً، وأحلم الناس حلماً، وأسمح الناس كفاً، وأقدم الناس سلماً، وأعلم الناس علماً، والحسن والحسين ابناه، وهما سيدا شباب أهل الجنة، واسمهما في التوراة شبر وشبير لكرامتهما على الله عزوجل. يا فاطمة لا تبكين، فوالله إنه إذا كان يوم القيامة يكسى أبوك حلتين، وعلي حلتين، ولواء الحمد بيدي، فأناوله علياً لكرامته على الله عزوجل.

ترجمہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہم جماعت انبیاء کی وراثت سونا، چاندی، زمین، سامان اور مکان وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ ایمان، حکمت، علم اور سنت کی وراثت ہم چھوڑتے ہیں میں نے وہی کچھ کیا جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے وہ حکم سنا تھا تو یہ سن کر سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ فدک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ھبہ کردیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اس بات کا کوئی گواہ؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام ایمن بطور گواہ پیش ہوئے اور اس امر کی گواہی دی اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے ان دونوں نے یہ گواہی دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فدک کو تقسیم فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے بنت پیغمبر تو نے بھی سچ کہا اے علی تم بھی سچے ہو اے امایمن تم بھی سچی اور اے عمر و عبدرحمن تم دونوں بھی سچے ہو اس لیے کہ اے فاطمہ تیرے لیے وہی کچھ ہے جو آپ کے والد کا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی آمدنی سے تمہاری خوراک کا اہتمام فرماتے اور باقی ماندہ کو تقسیم فرمادیتے اور اس سے فی سبیل اللہ سواری بھی لے دیتے تمہارے بارے میں اللہ سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں اسی طرح تم سے سلوک کروں گا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلوک فرمایا کرتے تھے تو یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راضی ہوگئیں اور اسی پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد لیا

شیعہ رافضیوں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں بدترین گستاخی لکھتے ہیں آپ کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار تھا۔ (احتجاج طبرسی اول، دوم صفحہ نمبر 242)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب۔ آیت ۶)

ترجمہ: نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ حق ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

اللہ کی قسم یہ رافضی بدترین قسم کے نواصب ہیں۔ کیا کسی بیٹے کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار ہوتا ہے؟ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ پر بدترین بہتان اور ان کی بدترین گستاخی ہے۔

یہ رافضی شیعہ اپنی ماؤں کو طلاق دینے کا اختیار رکھتے ہیں؟؟؟؟؟شرم تم کو مگر نہیں آتی رافضیو۔

ناصبی کی تعریف شیعہ کتب سے

امام جعفر صادقؒ سے معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا ناصبی وہ نہیں جو ہم اہل بیتؒ کو برا بھلا کہے یا عدوات رکھے کیونکہ تمہیں ایک بھی آدمی ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ میں محمد ؐاور آل محمدؐ سے بغض وعدوات رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ ہے جو اے شیعہ! تمہیں اچھا نہ سمجھتا ہو اور تمہارے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ تم ہم اہل بیتؒ سے محبت کرتے ہو اور تم ہمارے شیعہ ہو۔ بغض وعدوات رکھتا ہو اس بارے میں بہت سی روایات موجود ہے جن سے ناصبی کا یہی معنی مفہوم ہوتا ہے خود حضورؐ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ناصبی کی نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت علیؑ سے دوسروں کو افضل کہے۔ ناصبی کے اس معنی کی تائیدیوں بھی ہو جاتی ہے کہ آئمہ اہل بیت نے اور ان کے خاص متقدمین نے ابو حنیفہؒ اور ان جیسے دوسرے یعنی سنیوں کے اماموں پر لفظ ناصبی بولا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اہل بیتؒ سے بغض وعدوات نہیں رکھتا تھا (بلکہ ان کی شیعان اہل بیتؒ سے عدوات کی وجہ سے انہیں ناصبی کہا گیا)

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۲۶۸

وعلى هذا فلا يخرج من النصب سوى المستضعفين منهم والمقلّدين واليله والنساء ونحو ذلك وهذا المعنى هو الأولى؛ ويدلّ عليه ما رواه الصدوق قدّس الله روحه في كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنكم تتولّونا وأنكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.

وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه السلام عليه؛ وهذه خاصّة شاملة لا خاصّة، ويمكن إرجاعها أيضاً إلى الأوّل بأن يكون المراد تقديم غيره عليه على وجه الاعتقاد والجزم، لخبر المفلّدون والمستضعفون؛ فإنّ تقديمهم غيره عليه إنّما نشأ عن الاعتقاد والجزم بهذا سبيل.

ويؤيّد هذا المعنى أنّ الأئمة عليهم السلام وخواصّهم أطلقوا لفظ الناصبي على أبي حنيفة وأشباله، مع أنّ أبا حنيفة لم يكن ممّن نصب العداوة لأهل البيت عليهم السلام بل كان له انقطاع إليهم؛ وكان يظهر لهم التودّد، نعم كان يخالف آراءهم ويقول قال عليّ وأنا أقول، وهذا يقرب قول السيّد المرتضى [illegible] قدّس الله [illegible] الشرك [illegible] أنّ

ذكروا

ندهم

كالكافر الحربيّ في أكثر الأحكام؛ وأنّا على ما ذكرناه له من التفسير فيكون الحكم شاملاً كما عرفت؛ روى الصدوق طاب ثراه في العلل مسنداً إلى داود بن فرقد قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب؟ قال حلال الدم لكنّي أتّقي عليك؛ فإن قدرت أن تقلب عليه حائطاً أو تغرقه في ماء لكي لا يشهد به عليك فافعل، فقلت فما ترى في ماله؟ قال خذه ما قدرت.

وروى شيخ الطائفة نوّر الله مرقده في باب الخمس والغنائم من كتاب التهذيب بسند صحيح عن مولانا الصادق عليه السلام قال خذ مال الناصب حيث ما وجدت وابعث

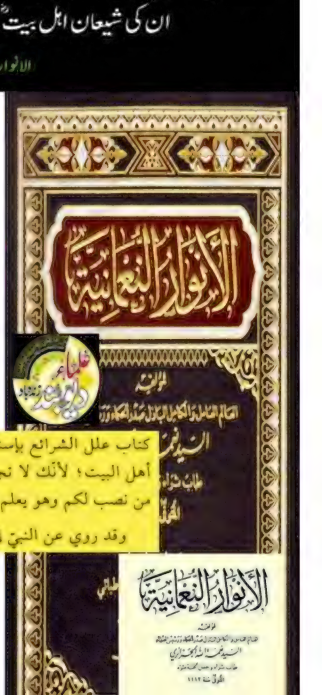

F.C/M Umair

كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنكم تتولّونا وأنكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.

وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه السلام عليه؛ وهذه خاصّة

شیعہ کے نزدیک ناصبی کی تعریف

ناصبی کی تعریف کرتے ہوئے ملا باقر مجلسی لکھتا ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے

حق الیقین ص ۸۳۴

وایضاً در اخبار بی‌شمار وارد شده است که: هر ناصبی هرچند سعی بسیار کند در عبادت داخل این آیه است ﴿عامِلَةٌ ناصِبَةٌ ● تَصْلىٰ ناراً حامِيَةً﴾[1] یعنی: «عمل‌کننده و تعب‌کشنده است یا ناصبی است و ملازم آتشی خواهد بود گرم و سوزنده»[2].

و در [illegible] معتبره در *علل و ثواب الاعمال* وارد شده است که: ناصبی آن نیست که عداوت [illegible] دشمن محمد و آل محمدم، ولیکن ناصبی کسی است که با شما شیعیان [illegible] و ولایت ما دارید و تبرّی از دشمنان ما می‌کنید[3].

و ابن‌ادریس در کتاب *سرائر* از کتاب *مسائل* محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی علیه السلام و سؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین علیه السلام و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است[4].

و ابن بابویه از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود که: در شب معراج چون مرا به آسمان بردند حق تعالی به من وحی کرد در باب محمد و علی [illegible] آنکه مانند [illegible]، در بهشت [illegible]

[illegible] کَسَبَ سَیِّئَةً [illegible] رکه کسب کند

۱. سورهٔ غاشیه: ۳ و ۴
۲. کافی ۸/ ۲۱۲؛ تفسیر قمی ۲/ ۴۱۹؛ امالی شیخ صدوق ۵۰۱.
۳. علل الشرایع ۶۰۱؛ ثواب الاعمال ۲۰۷.
۴. سرائر ۳/ ۵۸۳.

F.C/M.Umair

و ابن‌ادریس در کتاب *سرائر* از کتاب *مسائل* محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی علیه السلام و سؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین علیه السلام و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است[4].

شیعوں کا بارہواں امام جس غار میں رہتا ہے مبارک ہو وہ غار دریافت ہوگیا اور آپ کی خدمت میں پیش ہے

ان حوالاجات سے ثابت ہوتا ھے کہ بارہواں اسی غار میں ھے جو سامرا میں ھے، اسی لیے تو اتنا ادب اور احترام سکھایا جا رہا ہے اس کی زیارت کے وقت .... سامراء بغداد کے قریب ایک شھر ھے جس کا اصل نام سر من راء تھا، لوگوں نے اس کو سامراء بنا دیا۔

YouTube.com/DifaeSahaba

sunnilibrary.com

زيارة سادسة يُزار بها مولانا صاحب الأمر
صلوات الله عليه

إذا زرت العسكريين صلوات الله عليهما بالزيارة الثالثة من الفصل التاسع عشر، أو بغيرها من الزيارات، فأت إلى السرداب وقف ماسكاً جانب الباب كالمستأذن، وسم وانزل وعليك السكينة والوقار، وصل ركعتين في عرصة السرداب وقل:

الله أكبر، اللهُ أكبرُ، لا إلهَ إلّا اللهُ وَاللهُ أكبرُ، اللهُ أكبرُ ولله الحَمدُ، الحَمدُ للهِ الذي هدانا لِهذا، وَعَرَّفَنا أولياءَهُ وَأعداءَهُ، وَوَفَّقَنا لِزيارَةِ أئمَّتِنا، وَلَمْ يَجعَلنا مِنَ المُعاندينَ النّاصبينَ، وَلا مِنَ الغُلاةِ المُفَوِّضينَ

السَّلامُ على وَلي اللهِ وَابن
أعدائِهِ، السَّلامُ على النورِ الذي
بِكُرهِهِم، وَأمَدَّهُ بالحياةِ حتى يُظهِ
صَغيراً، وَأكمَلَ لَكَ علومَهُ كَبيراً،
اللّهُمَّ صَلِّ عليهِ وَعلى خُدّا
وَاجعَل لَهُ مَعقِلاً حَريزاً، وَاشدُد
وَزائريهِ.
اللّهُمَّ كَما جَعلتَ قَلبي بِذ
وَإنْ حالَ بَيني وَبينَ لِقائِهِ المَوتُ
خَليقَتِكَ رَغماً، فَابعَثني عندَ خُرو
بينَ يَديهِ في الصَّفِّ الذي أثنَيـ

حضرت فاطمہؑ حضرت علیؑ کے ساتھ اپنے نکاح کے بارے میں ناخوش تھیں

یعقوب بن شعیب کا بیان ہے کہ جب حضورؐ نے حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کا رشتہ کر دیا تو آپؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس گئے اس وقت وہ رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو اللہ کی قسم اگر میرے خاندان میں علیؑ سے کوئی بہتر ہوتا تو میں تیرا نکاح علیؑ سے نہ کرتا میں نے تو اس لیے تیرا نکاح نہیں کیا بلکہ اللہ نے کیا ہے اور خمس کو تیرا مہر مقرر کیا جب تک آسمان و زمین قائم ہیں

فروع الکافی جلد ۵ ص ۳۲۸

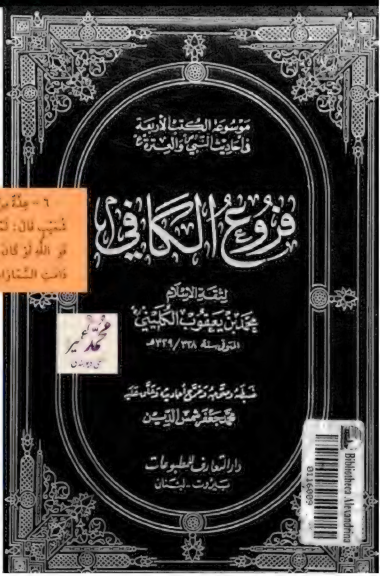

٢٣٧ - باب: ما تزوج عليه أمير المؤمنين فاطمة عليها السلام

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عَلِيّاً تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ عليها السلام عَلَى جَرْوَ بُرْوٍ وَدِرْعٍ وَهِرَانِيٍّ كَانَ مِنْ إِهَابِ كَبْشٍ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَاطِمَةَ عليها السلام عَلَى وِزْنِ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ سَوْدَاءَ ثَلَاثِينَ وِزْنَهَا.

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ قَادُوحَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً فَاطِمَةَ عليها السلام دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ فَوَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فِي أَهْلِي خَيْرٌ مِنْهُ مَا زَوَّجْتُكِهِ وَمَا أَنَا زَوَّجْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ زَوَّجَكِ وَأَصْدَقَ عَنْكِ الْخُمْسَ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ عليها السلام جَرْوَ بُرْوٍ جَرِيرَةً وَدِرْعٍ خَضِرَةٍ وَكَانَ وَاشْفَاهَا إِهَابَ كَبْشٍ جُلْفَتَانِ وَمُرْتَفِقَةٌ وَنَاعِمَانِ عَلَيْهِ.

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ قَادُوحَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً فَاطِمَةَ عليها السلام دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ فَوَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فِي أَهْلِي خَيْرٌ مِنْهُ مَا زَوَّجْتُكِهِ وَمَا أَنَا زَوَّجْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ زَوَّجَكِ وَأَصْدَقَ عَنْكِ الْخُمْسَ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: زَوِّجْنِي بِالْمَهْرِ الْحَبِيسِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا أَنَا زَوَّجْتُكِ وَلَكِنَّ اللَّهَ زَوَّجَكِ مِنَ السَّمَاءِ وَجَعَلَ مَهْرَكِ خُمْسَ الدُّنْيَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

٢٣٨ - باب: أن المهر اليوم ما تراضى عليه الناس قل أو كثر

متعہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف اور غسل کے ہر قطرے کے برابر درجات کی بلندی حاصل ہوتی ہے

صالح بن عقبہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ امام محمد باقرؑ سے میں نے متعہ کرنے والے کے ثواب کے بارے میں پوچھا کہ اسے اس پر ثواب ہو گا؟ فرمایا اگر وہ متعہ اس نیت سے کرتا ہے کہ اس سے اللہ راضی ہو جائے اور جو متعہ کے منکر ہیں ان کی مخالفت ہو جائے تو اس کا بہت ثواب ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ عورت کے ساتھ جتنی باتیں کرے گا اس کے ایک ایک کلمہ پر ایک ایک نیکی ملے گی اور جب اس کی طرف ہاتھ بڑھائے گا تو اسے ہاتھ لگنے سے پہلے ایک نیکی اسے عطا ہو جائے گی پھر جب اس کے قریب جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا فراغت پر جب غسل کرے گا تو پانی کے ہر قطرے کے موافق اس کی مغفرت ہو گی جو اس کے بالوں پر سے گزرا۔ میں نے پوچھا بالوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا فرمانے لگے ہاں بالوں کے برابر

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۱۳

مولاء کائنات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 735) ماتم کرنے والوں کے لیئے درس عبرت سوچیے؟؟؟

(دوسرا چھاپہ حوالہ)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

شیعت میں متعہ کی حقیقت کیا ہے؟

شیعہ عالم حسین موسوی نجفی نے متعہ کی اصل حقیقت بیان کر دی۔

تحقیق وانصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (ﷺ) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب

"کشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کا رواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات

کے لیے ابھی وزٹ کریں

www.SunniLibrary.com

ناشر

امام جعفر صادق اکیڈمی، لکھنؤ

متعہ کی حقیقت

پہلے میرا ارادہ تھا کہ اس باب کا عنوان رکھوں "عورت۔شیعوں کے نزدیک" لیکن اس سلسلے کی روایات کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ضمن کی ساری روایتیں نبی اکرم (ﷺ)، امیر المومنین (رضی اللہ عنہ)، ابوعبداللہ (رحمہ اللہ) اور دیگر ائمہ کرام کی جانب منسوب ہیں، چنانچہ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ائمہ کرام کی شان میں کوئی گستاخی کروں، اس لیے کہ ان روایتوں میں ایسی غیر مہذب، ناشائستہ اور فحش باتیں ہیں جن کو ایک عام آدمی بھی برداشت نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ان کی نسبت اللہ کے رسول (ﷺ) اور ائمہ کرام کی جانب کی جائے!

شیعیت میں متعہ کے عنوان سے عورت کی عزت و ناموس کا کھلواڑ اور اس کا بری طرح استحصال کیا گیا ہے۔ متعہ اور دین کے نام پر شیعہ اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں، اور اس کی دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ آیت ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ (النساء/ ۲۴) (پھر ان عورتوں میں سے جن سے تم نے فائدہ اٹھایا تو ان کو ان کا مقرر حق دے دو) متعہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

شیعوں نے متعہ کی ترغیب وتشویق میں بہت ساری روایتیں گڑھ لی ہیں، اور نہ صرف یہ کہ اس کے کرنے والے کے لیے ثواب اور نہ کرنے والے کے لیے عذاب کا ذکر کیا ہے بلکہ ہر اس شخص کو جو متعہ نہیں کرتا اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

جواز متعہ کے دلائل اور اس کے فضائل

آیئے اس سلسلے کی دلیلوں کا جائزہ لیتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱) اللہ کے رسول (ﷺ) نے فرمایا: "جس نے کسی مؤمن عورت کے ساتھ متعہ کیا اس نے گویا ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔"

کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص متعہ کرے اور وہ اس شخص کے برابر ہو جائے جس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اسد علی

تہذیب و ترجمہ اردو

کتابِ

سلیم بن قیس ھلالیؒ

یہ ہے شیعت کے مذہب پر لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب جس میں سلیم بن قیس ہلالی اور ابان بن ابی عیاش نے حضرت عمرؓ کی خلافت منگصرت، گستاخانہ واقعہ کہا کہ ان کے بیٹے نے ان کا گلا گھونٹ کر شہید کر دیا تھا۔

مگر یہ الزام دشمن کی صحابہ کے بیٹے، گھونٹے راوی ہیں۔ اور یہ کتاب شیعہ علیم سوچ کے مطابق جھوٹی ہے۔

مذہب شیعت کی سب سے پہلی کتاب "کتاب سلیم بن قیس ہلالی"

Imagitor

میں تمہیں اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دوں گی اور تمہیں روک دوں گی:

قنفذ وہاں ٹھہرا رہا۔ لیکن جس کے ساتھی دوبارہ سجدہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جا کر کہا کہ حضرت فاطمہؓ نے ایسا ارشاد فرمایا ہے اور اپنے گھر میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ ——— یہ سنکر حضرت عمرؓ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ عورت جہاں سے مطالبہ میں کیوں داخل ہو رہی ہے۔

حضرت عمرؓ نے ایک جماعت کو لکڑیاں اٹھانے کو کہا، لکڑیاں اکٹھا کر دی گئیں۔ حضرت عمرؓ نے آگ منگوائی اور جناب امیرؑ کے گھر کے پاس لکڑیاں جلوا دیں۔ اس وقت گھر میں علیؑ، فاطمہؑ اور آپ کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ موجود تھے۔

حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا: ———

"اے علیؑ گھر سے ضرور باہر نکلو اور رسول اللہ کے خلیفہ ابوبکرؓ کی بیعت کرو۔ ورنہ میں تم لوگوں کو جلوا دوں گا۔"

حضرت فاطمہؑ نے کہا ——— "اے عمرؓ میرے تمہارا کیا تعلق ہے"

حضرت عمرؓ نے کہا ——— دروازہ کھولو ورنہ میں گھر جلوا دوں گا۔

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا ——— اے عمرؓ خدا کا خوف نہیں کرتے اور میرے گھر میں داخل ہوتے ہو۔

حضرت عمرؓ نے واپس جانے سے انکار کر دیا، آگ طلب کر کے لکڑیوں کو دروازہ میں جلا دیا۔ پھر دروازہ کو زور سے دھکا دے کر گرا دیا اور داخل ہو گئے، جناب سیدہؑ نے ان کے رعب کے نام کی آواز بلند کی اور آگے بڑھیں۔

یہ دیکھ کر حضرت امیر علیہ السلام کو سنبھال کر اولاد کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر اور ابوبکر حضرت کے سر پر کھڑے ہو گئے رہنے سے عاذبن زید، ابوعبیدہ جراح ابوحذیفہ کا غلام سالم معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ بشیر بن سعد اور دوسرے

Imagitor

و أما ما سوى ذلك فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول : إنا معاشر الأنبياء لا نورث ذهبا و لا فضة و لا أرضا و لا عقارا و لا دارا ولكنا نورث الإيمان و الحكمة و العلم و السنة, و قد عملت بما أمرني و سمعت, فقالت: إن رسول الله صلى الله عليه و سلم قد وهبها ليقال فمن يشهد بذلك ، فجاء علي ابن أبي طالب فشهد بذلك ، وجاءت أم أيمن فشهدت أيضا ، فجاء عمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف فشهدا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقسمها ، فقال أبو بكر : صدقت يا ابنة رسول الله وصدق علي ، وصدقت أم أيمن ، وصدق عمر وصدق عبد الرحمن وذلك ان مالك لأبيك ، كان رسول الله يأخذ من فدك قوتكم ويقسم الباقي ويحمل منه في سبيل الله ، فما تصنعين بها ، قالت : اصنع بها كما كان يصنع بها أبي قال : فلك علي ان اصنع كما كان يصنع أبوك . فرضيت بذلك و أخذت العهد عليه به

facebook.com

كتاب شرح نهج البلاغة - العلامة كمال الدين ميثم بن علي بن ميثم البحراني - جلد ٥ - صفحه ١٠١

ماں اور بہن وغیرہ سے وطی کرنا ایک وجہ سے جائز اور دوسری وجہ سے ناجائز ہے

معنی سفاح کا جو زنا کا غیر ہے اسے صرف سفاح ہی کہا جائے گا جس کا معنی یہ ہے کہ نکاح کے ذریعہ جس میں حرام ملا ہوا ہو یہ سفاح اس لیے ہوا کہ یہ نکاح حرام ہے اور اس میں حلت کا شائبہ بھی موجود ہی لہذا ان دونوں اعتبارات کی وجہ سے اسے سفاح کہیں گے کیونکہ اس میں غلبہ وجہ نکاح کو ہے مگر یہ نکاح حرام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے لیکن یہ مشابہت ہوتے ہوئے یہ خالص حرام نہ بنے گا اور نہ ہی خالص حلال کہلائے گا حرام کی مشابہت اس طرح کہ ایسا کرنے والا در اصل اللہ تعالی کے حکم کے خلاف کا قصد کرتا ہے اور حلت اس لیے کہ وہ اس کی تاویل یا اس کو غلطی سے کر بیٹھتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ان محرمات سے نکاح کرتا ہے جن کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یوں فرمایا حرمت علیکم امہاتکم الا یہ سب عورتیں اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو یہ وجہ نکاح حلال ہو گیں لیکن اللہ تعالی کے منع فرمانے کی وجہ سے حرام ہوئیں پس یہ عورتیں یعنی محرمات بوجہ نکاح کے حلال اور حرام فاسدہ دوسری وجہ سے ہیں کیونکہ اللہ تعالی کے فرمانے کے بعد آدمی کو اسی طرح نکاح کرنا چاہیے تھا جس طرح نکاح کی وہ اجازت دیتا ہے چونکہ محرمات سے نکاح کرنے کی اللہ تعالی نے اجازت نہ دی اس لیے یہ سفاح ہو گا اور مردود ہو گا لہذا اسی نکاح پر قائم نہیں رہنے دیا جائے گا بلکہ امام ان کے درمیان تفریق کر دے گا لیکن ان کا نکاح کرکے وطی یعنی زنا کرنا بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی اس وطی سے پیدا ہونے والی اولاد حرامی ہو گی سو جو شخص اس طرح پیدا ہونے والے کسی بچے کی ماں یا باپ پر زنا کی تہمت لگائے گا اس کو قذف کی حد لگائی جائے گی کیونکہ یہ بچے صحیح نکاح سے پیدا ہوئے ہیں اگرچہ اس نکاح سے فساد تھا اور وہ بوجہ محرمات ہونے کے تھا یہ پابندی اس صورت میں اپنے باپ کی طرف ہی منسوب ہوں گے کیونکہ وہ درست شادی سے پیدا ہوئے اور یہ نکاح ایک مذہب کے مطابق پر حد کا پیدا زنا سے خارج ہو گا یہاں انتاضر در ہے کہ ایسے شخص کو سزا ملنی چاہیے اور اس کی سزا یہ ہے یہ ان دونوں نکاح کرنے والوں کو حد اجد اکر دیا جائے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۳۴۶، ۳۴۵

فَأَمَّا مَعْنَى السِّفَاحِ الَّذِي هُوَ غَيْرُ الزِّنَى وَهُوَ مُسْتَحِقٌّ لِاسْمِ السِّفَاحِ وَمَنَافِذُ فَالَّذِي هُوَ مِنْ وَجْهِ النِّكَاحِ مَقْرُونٌ بِالْحَرَامِ وَإِنَّمَا حَارَ سِفَاحاً لِأَنَّهُ يَنْكِحُ حَرَاماً مُتَوَجِّهٌ إِلَى الْحَلَالِ وَهُوَ مِنْ وَجْهِ الْحَرَامِ، فَلِمَا قَالَ وَجْهَهُ سُمِّيَ سِفَاحاً، وَزَوْجَةُ حَرَاماً فَإِنَّ امْتَنَعَ بِمَا فَعَلَ، لِأَنَّ الْغَالِبَ عَلَيْهِ يَنْكَاحُ التَّزْوِيجِ إِلَّا أَنَّهُ شُرُوطُ ذَلِكَ التَّزْوِيجِ يَوْجُودِ زَوْجَةِ الْحَرَامِ غَيْرُ خَالِصٍ فِي مَعْنَى الْحَرَامِ بِالْكُلِّ وَلَا خَالِصٍ فِي وَجْهِ الْحَلَالِ بِالْكُلِّ، أَمَّا أَنَّ يَكُونَ الْفَاعِلُ مِنْ وَجْهِ الْفَسَادِ وَالْقَصْدِ إِلَى غَيْرِ مَا أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِعْلَ مِنْ وَجْهِ التَّأْوِيلِ وَالْحَظْرِ وَالِاسْتِحْلَالِ بِجِهَةِ التَّأْوِيلِ وَالتَّقْلِيدِ لِغَيْرِ الَّذِي يَتَزَوَّجُ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ لِعِرْفَتِهِمْ فِي الْقُرْآنِ مِنْ الْأَشْبَاهِ، وَالْبَابُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ ذَلِكَ خَلَالٌ فِي جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَرَامٌ مِنْ جِهَةِ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَكَذَلِكَ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا مُسْتَحِلٌّ لِذَلِكَ تَتَحَرَّمُ لِلزِّيَادَةِ ذَلِكَ سِفَاحاً مِنْ وَجْهَيْنِ مِنْ وَجْهِ الِاسْتِحْلَالِ وَمِنْ زَوْجِ التَّزْوِيجِ فِي الْحَالِ وَلَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ، غَيْرَ مُسْتَحِلٍّ لِذَلِكَ وَيُعَزَّرُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ مُسْتَحِلًّا بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ الَّتِي لَهَا زَوْجٌ بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْمُنْكُوسَةَ مِنْ الدُّبُرِ، قَالَ الْمُفَضَّلُ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْبَهِيمَةَ وَالشَّرْعِيَّةَ وَالْمَنْصُوبَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ عَلَى الْمُسْتَهْدَةِ الْحَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْدِرُ عَلَى الْمُسْتَهْدَةِ فَيَتَزَوَّجُ الْجَهْرِيَّةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ أَهْلِ الْبَوَادِي لِأَرْبَعَةٍ أَشْهُرٍ بِبَيِّنَاتٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، وَالْمُطَلَّقَةُ يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ مِنْ عِشْرِينَ وَالْمُطَلَّقَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهَا الْحُرُّ مِنْ أَرْبَعِ إِمَاءٍ تَزْوِيجاً صَحِيحاً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْحُرَّ مِنْ أَرْبَعِ حَرَائِرَ، وَالَّذِي لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ يَتَعَلَّقُ وَاحِدَةً تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً بَائِنَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُتَعَلَّقَةِ بِهَا، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُتَعَلَّقَةَ مِنْ بَعْدِ يَتَبِعُ تَطْلِيقَاتٍ بِتَخَلِّيقٍ مِنْ أَزْوَاجٍ وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُتَعَلَّقَةَ بِغَيْرِ زَوْجِهِ

الطَّلَاقِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي كِتَابِهِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَهَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ تَزْوِيجُهُمْ مِنْ جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَلَالٌ، حَرَامٌ فَاسِدٌ مِنْ الْوَجْهِ الْآخَرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ إِلَّا مِنْ الْوَجْهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَذَلِكَ صَارَ سِفَاحاً مَرْدُوداً ذَلِكَ كُلُّهُ غَيْرَ جَائِزٍ الْمُقَامُ عَلَيْهِ، وَلَا يَثْبُتُ لَهُمْ التَّزْوِيجُ بَلْ يُفَرِّقُ الْإِمَامُ بَيْنَهُمْ وَلَا يَتَحَرَّمْنَ بِذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَلِيٌّ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنْ هَذَا، الْوَجْهِ أَوْلَادُ زِنًى وَمَنْ قَذَفَ الْمُتَزَوِّجَ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ وَأَقَرَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ جُلِدَ الْحَدَّ لِأَنَّهُ مَوْلُودٌ يَتَزَوَّجُ رِشْدَةً وَإِنْ كَانَ مُطْبِقاً لَهُ بِجِهَةِ مِنْ الْجِهَاتِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْوَلَدُ مُنْتَسِبٌ إِلَى الْأَبِ مَوْلُودٌ يَتَزَوَّجُ رِشْدَةً عَلَى يَنْكَاحٍ مِمَّنْ مِنْ الْمَوَالِي شَارِحٌ مِنْ عِدَّةِ الزِّنَا وَالْبَيِّنَةُ مُتَدَافِعَةٌ ظَهَرَتْ الْفَيْرَةُ وَالرُّجُوعُ إِلَى الِاسْتِيقَانِ بِمَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ

شیعت مذہب غلیظہ میں عورتوں کیساتھ لواطت جائز اور ثواب ہے۔ استغفر اللہ

عورتوں کے ساتھ لواطت

بات یہیں تک محدود نہیں۔ ان شیعوں نے عورتوں کے ساتھ لواطت تک کو مباح قرار دیا ہے، اور اس سلسلہ کی مفروضہ روایتیں ائمہ کرام کی جانب منسوب کی ہیں۔

عبداللہ بن ابی یعفور سے طوسی روایت کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص عورت کی پچھلی شرمگاہ سے خواہش پوری کرسکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اگر عورت راضی ہے تو کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: اگر یہ بات درست مان لی جائے تو اللہ رب العزت کے اس قول کا کیا مطلب ہوگا؟ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ: - تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ پاک نے تم کو حکم دیا ہے)۔

انھوں نے جواب دیا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اولاد کی خواہش ہو، یعنی اولاد کو اس طریقہ پر چاہو جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو)۔

طوسی ہی موسیٰ ابن عبدالملک کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امام ابوالحسن رضا (علیہ السلام) سے عورت کی پچھلی شرمگاہ سے خواہش پوری کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس کی حلت تو خود قرآن پاک میں لوط (علیہ السلام) کے اس قول میں موجود ہے: ﴿هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (ھود/۷۸) (ترجمہ: - یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں، یہ پاک ہیں تمہارے لیے)، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کو اگلی شرمگاہ کی خواہش نہیں ہے۔(۱)

طوسی کا بیان ہے کہ علی بن حکم کہتے ہیں: میں نے صفوان کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا کہ آپ کا ایک خادم آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہے مگر وہ آپ سے شرماتا ہے اور رعب کھاتا ہے، اس لیے اس نے مجھے پوچھنے کے لیے کہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟ میں نے کہا کہ کیا کسی شخص کے لیے درست ہے کہ وہ اپنی بیوی کی "دُبُر" (پچھلی شرمگاہ) میں شہوت پوری کرے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں! جائز ہے۔(۲)

بلاشبہ یہ ساری روایتیں قرآنی نصوص کے سراسر خلاف ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ (البقرہ/۲۲۲) (ترجمہ - اور وہ لوگ آپ سے

(۱) الفروع ۲/۲۰۰، الاستبصار ۳/۱۳۶ (۲) ایضاً

تحقیق وانصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (رضی اللہ عنہم) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب "کشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کا رواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات کے لیے ابھی وزٹ کریں

www.SunniLibrary.com

ناشر: امام جعفر صادق اکیڈمی، لکھنؤ

متعہ کرنے والی عورت کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا

امام باقرؑ نے فرمایا جب حضورؐ کو آسمانوں پر معراج کروایا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیلؑ نے بوقت ملاقات کہا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو فرماتا ہے کہ میں نے آپؐ کی اُمت کی عورتوں کو جو متعہ کرتی ہیں معاف کر دیا ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم ص ۳۰۲

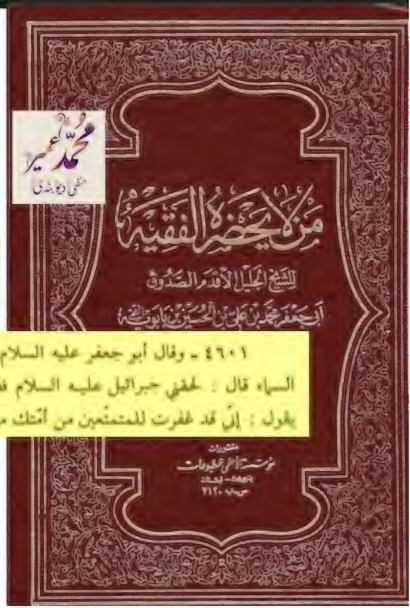

بيني وبينك ، قال : وقلت للرِّضا عليه السلام المرأة تتزوَّج متعة فينقضي شرطها فتتزوَّج رجلاً آخر قبل أن تنقضي عدَّتها ، قال : وما عليك إنَّما إثم ذلك عليها » .

٤٦٠٠ ـ وروى صالح بن عقبة ، عن أبيه عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : « للمتمتّع ثواب ؟ قال : إن كان يريد بذلك وجه الله تعالى وخلافاً على من أنكرها لم يكلّمها كلمة إلاّ كتب الله تعالى له بها حسنة ، ولم يمُدّ يده إليها إلاّ كتب الله له حسنة ، فإذا دنا منها غفر الله تعالى له بذلك ذنباً ، فإذا اغتسل غفر الله له بقدر ما مرّ من الماء على شعره ، قلت : بعدد الشعر ؟ قال : نعم بعدد الشعر » .

٤٦٠١ ـ وقال أبو جعفر عليه السلام : « إنَّ النبيّ «ص» لمّا أسري به إلى السماء قال : لحقني جبرائيل عليه السلام فقال : يا محمّد إنّ الله تبارك وتعالى يقول : إنّي قد غفرت للمتمتّعين من أمّتك من النساء » .

٤٦٠٢ ـ وروى بكر بن محمّد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « سألته وقد بقيت عليه

٤٦٠١ ـ وقال أبو جعفر عليه السلام : « إنَّ النبيّ «ص» لمّا أسري به إلى السماء قال : لحقني جبرائيل عليه السلام فقال : يا محمّد إنّ الله تبارك وتعالى يقول : إنّي قد غفرت للمتمتّعين من أمّتك من النساء » .

أبي حمزة قال :
ج بامرأة متعة إلى
ها ؟ فقال : لا
يحل له حتى تنقضي عدتها » .

٤٦٠٤ ـ وسأل أحمد بن محمّد بن أبي نصر الرِّضا عليه السلام « عن الرَّجل يتزوَّج المرأة متعة أيحلُّ له أن يتزوَّج ابنتها بتاتاً ؟ قال : لا » .

٤٦٠٥ ـ وروى موسى بن بكر ، عن زرارة قال : « سمعت أبا جعفر

(١) رواه الكليني ج ٥ ص ٤٣١ عن القمي ، عن أبيه ، عن اسماعيل بن مرار

الموسوعة الحديثية

مُسْنَد
الإمام أحمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

الجزء الأول

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط
عادل مرشد

مؤسسة الرسالة

١٣ - حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم، قال: حدثنا صَدَقة بن موسى صاحب الدَّقيق، عن فَرْقد، عن مُرَّة بن شراحيل

عن أبي بكر الصِّدِّيق، قال: قال رسول الله ﷺ: «لا يَدْخُلُ الجنَّةَ بَخِيلٌ ولا خَبٌّ ولا خائِنٌ ولا سَيِّءُ المَلَكَةِ، وأوَّلُ مَن يَقْرَعُ بابَ الجنةِ المَسْلوكون، إذا أحسَنُوا فيما بَيْنَهم وبينَ الله عز وجل، وفيما بَيْنَهم وبينَ مَوالِيهم»[1].

• ١٤ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة. وسمعتُه[2] من عبد الله بن أبي شيبة - قال: حدثنا محمد بن فُضَيل، عن الوليد بن جُمَيْع، عن أبي الطُّفَيْل، قال: لما قُبِضَ رسولُ الله ﷺ أرسَلَتْ فاطمةُ إلى أبي بكر: أنتَ ورِثْتَ

= و(٣٦) من طريق عبد الله بن شوذب، عن أبي التياح به. وسيأتي برقم (٢٣).

والصدأ: الحَرَزات: هي الرُّوس التي يُقرَن بعضها على بعض، أي: يُركَّب بعضها فوق بعض، يعني أنها عريضة، ورواه بعضهم بتشديد الزاء من «الحَزَّزات» للتكثير. قال ابن الأثير في «النهاية» ١/٣٧٢: والأول أشهر.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٤٦) من طريق أبي معاوية، وابن حبان (٦٤٠٧) من طريق عبد الله بن نمير، كلاهما عن الأعمش به.

وأخرجه الطبراني في «الأوسط» (٧٤٤٠) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٤٥) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٤٧) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٤٨) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٤٩) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٠) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥١) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٢) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٣) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٤) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٥) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٦) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٧) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٨) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٥٩) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٠) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦١) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٢) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٣) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٤) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٥) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس به.

وأخرجه ابن ماجه (٤٢٦٦) من طريق عبد الله بن عمر، عن أبي التياح، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة، عن أبي بكرة، عن أبي الدرداء، عن أبي أمامة، عن واثلة، عن أنس، عن عبادة بن الصامت، عن أبي ذر، عن سهل بن سعد، عن أبي أسيد، عن أبي حميد، عن أبي قتادة، عن أبي مالك، عن أبي سعيد

منصبِ صحابہ

اپنے موضوع پر اس انداز کی پہلی کتاب :۔

جس میں معیارِ حق کی واضح تشریح، اس سلسلے میں ہونیوالے تمام اعتراضات کے تشفی بخش جوابات، قرآن وحدیث اور اقوالِ علماء سے مضبوط دلائل اس دلچسپ انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ جن کا حق پسندی اور دیانت کے ساتھ مطالعہ امت میں پیدا شدہ انتشار ختم کردے گا۔ (انشاء اللہ)

از

مفتی اختر امام عادل قاسمی
معین مدرس دارالعلوم دیوبند

www.besturdubooks.net

جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار الہند

اھل البیت کے گھر کے دروازے لکڑی کے نہیں تھے

بقول علی رضی اللہ عنہ کے :

ہم اھل البیت محمد ﷺ کے نہ تو گھروں کی چھتیں ہوتیں ہیں اور نہ ہی دروازے سوائے اس کے جو جرائد (کھجور کے پتے سے بنا ہوا) یا اس سے مشابہ بنے ہوئے ہوں

شیعہ کتاب : بحار الأنوار - العلامۃ المجلسی - ج ۳۸ - الصفحۃ ۱۷۵

عقلمند شیعوں سے سوال؟

ہمیشہ شیعہ علی رضی اللہ عنہ کو بزدل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کا دروازہ جلایا اور دروازہ وزنی تھا جس میں کیل لگے ہوئے تھے اور وہ کیل فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لگے اور حمل بھی کر گیا تو جب دروازہ ہی لکڑی کا نہیں تھا تو یہ پھر جھوٹ کیسا؟؟؟

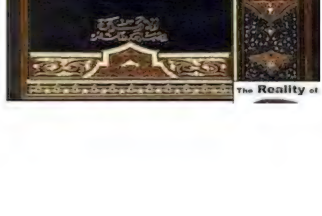

علی بن طاوس کہتا ہے کہ جب عسکریوں کی زیارت سے فارغ ہو جاؤ تو سرداب (غار) مقدس کی طرف چلو اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر دعا کرو... بحارالانوار صفحہ 383۔ کتاب المزار۔

حق و الميزان حق و الحشر حق[1] و الحساب حق و الجنة
خالفكم و سعد من أطاعكم فاشهد على ما أشهدتك عليه و
ما سخطتموه و المعروف ما أمرتم به و المنكر ما نهيتم عن
المؤمنين[2] و بكم يا مولاي أولكم و آخركم و نصرتي
الدعاء عقيب هذا القول[3] اللهم إني أسألك أن تصلي
اليقين و صدري نور الإيمان و فكري نور النيات[4] و ع
ديني نور البصائر من عندك و بصري نور الضياء و سمعي
ألقاك و قد وفيت بعهدك و ميثاقك فتغشيني[6] رحمتك ي
خليفتك في بلادك و الداعي إلى سبيلك و القائم بقسطك
الظلمة و منير الحق و الناطق بالحكمة و الصدق و كلمتك
النجاة و علم الهدى و نور أبصار الورى و خير من تقمص
كما ملئت ظلما و جورا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللهم صل
حقهم و أذهبت عنهم الرجس و طهرتهم تطهيرا اللهم انـ
شيعته و أنصاره و اجعلنا منهم اللهم أعذه من شر كل باغ
خلفه و عن يمينه و عن شماله و احرسه و امنعه من أن يو
العدل و أيده بالنصر و انصر ناصريه و اخذل خاذليه و ا
المنافقين و جميع الملحدين حيث كانوا من مشارق الأرض
دين نبيك ﷺ و اجعلني اللهم من أنصاره و أعوانه و أتباعه و شيعته و أرني في آل محمد ﷺ ما يأملون و في عدوهم ما يحذرون إله الحق آمين يا ذا الجلال و الإكرام يا أرحم الراحمين.[8]

٣ـ قال السيد علي بن طاوس نور الله مرقده إذا فرغت من زيارة العسكريين فامض إلى السرداب المقدس و قف على بابه و قل إلهي إني قد وقفت على باب بيت من بيوت نبيك محمد صلواتك عليه و آله و قد منعت الناس من الدخول إلى بيوته إلا بإذنه فقلت يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اللهم و إني أعتقد حرمة نبيك في غيبته كما أعتقدها في حضرته و أعلم أن رسلك و خلفاءك أحياء عندك يرزقون فرحين يرون مكاني و يسمعون كلامي و يردون سلامي علي و أنك حجبت عن سمعي كلامهم و فتحت باب فهمي بلذيذ مناجاتهم فإني أستأذنك يا رب أولا و أستأذن رسولك صلواتك عليه و آله ثانيا و أستأذن خليفتك الإمام المفترض على طاعته في الدخول في ساعتي هذه إلى بيته و أستأذن ملائكتك الموكلين بهذه البقعة المباركة المطيعة لك السامعة السلام عليكم أيتها الملائكة الموكلون بهذا المشهد الشريف المبارك و رحمة الله و بركاته بإذن الله و إذن رسوله و إذن خلفائه و إذن هذا الإمام و بإذنكم صلوات الله عليكم أجمعين أدخل هذا البيت متقربا إلى الله بالله و رسوله محمد و آله الطاهرين فكونوا ملائكة الله أعواني وكونوا أنصاري حتى أدخل هذا البيت و أدعو الله بفنون الدعوات و أعترف لله بالعبودية و لهذا الإمام و آبائه صلوات الله عليهم بالطاعة.[9]

ثم تنزل مقدما رجلك اليمنى و تقول بسم الله و بالله و في سبيل الله و على ملة رسول الله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أشهد أن محمدا عبده و رسوله و كبر الله و احمده و سبحه و هلله فإذا استقررت فيه فقف مستقبل القبلة و قل سلام الله و بركاته و تحياته و صلواته على مولاي صاحب الزمان صاحب الضياء و النور و الدين المأثور و اللواء المشهور و الكتاب المنشور و صاحب الدهور و العصور و خلف الحسن الإمام المؤتمن و

(١) عبارة «حق، والحشر حق». ليست في المصدر.
(٢) في المصدر إضافة «بأئمة المؤمنين».
(٣) في المصدر إضافة «بسم الله الرحمن الرحيم».
(٤) فبالمصدر «الثبات» بدل «النيّات».
(٥) في المصدر إضافة «وعي».
(٦) في المصدر «فتسعني» بدل «فتغشيني».
(٧) عبارة «لدينك وانصر به» ليست في المصدر.
(٨) الاحتجاج ج ٢ ص ٥٩١ ـ ٥٩٥، الرقم ٣٥٨.
(٩) مصباح الزائر ص ٣٢٠ و ٣٢١

YouTube.com/DifaeSahaba
www.sunnilibrary.com

ابوبکر کا جواب

ابوبکر نے کہا: اے بنت رسول! آپ کے بابا مومنین کیلئے مہربان و کریم اور خیر خواہ تھے، کافرین کے مقابل سخت وشدید اور عذاب کی طرح آگ کی طرح بڑھتے تھے، آپ کے والد اور علی ابن ابی طالب آپ کے خسر ہیں، آپ اہل بیت رسول اور ان کے اہل خاندان سے ہیں، آپ لوگ دوسرے افراد میں منتخب ہیں، آپ کو دوست نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ سعادت مند ہے اور دشمن نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ شقی بدبخت ہے، آپ لوگ ذاری سعادت وخوش نصیبی کا وسیلہ ہیں۔

اے خاتم انبیاؐ کی بہترین بیٹی! اے سردار خواتین! آپ اپنی باتوں میں سچی، عقل اور کمال کے لحاظ سے ناقابل تسخیر ہیں کوئی شخص کہ آپ کے قول کو رد کرے اور آپ کے قول کو نہ مانے، لیکن بات تو ہم نے رسول خدا کی وجہ سے تھوڑا بہت کہا ہے اور یہ بھی اس کے قول کے خلاف نہیں ہا ہے۔

ہاں اگر شخص کسی قوم سے دشمنی کا طرف کھڑے ہے تعین کیلئے بھیجا جاتا ہے، وہ اپنی قوم سے جھوٹ نہیں بولتا، میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے:

ہم گروہ انبیاء مورثا چاندی، زمین و مال میراث نہیں چھوڑتے ہماری میراث علم و حکمت اور کتاب و نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا سے باقی رہ جائے وہ اس کے اختیار میں ہے جو کہ ہماری وفات کے بعد امور عامہ کی ولایت و حکومت کا مالک ہو وہ جیسی صلاح دیکھے اسے صرف کرے۔

آپ جو مطالبہ کر رہی ہیں، میں اسے جنگ کے اسلحے، اس کے وسائل و اسباب اور چوپایوں پر خرچ کروں گا تا کہ مسلمان قدرت مند و مضبوط ہوں اور کفار و مرتدین سے جنگ و جہاد کے وقت غالب رہیں۔

یہ صرف جعلی اور بے بنیاد بات نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی رائے اور نسخہ کا اجماع ہے، ہم ہر گز کوئی مقصد و مطلب آپ سے پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتے یا کوئی چیز آپ سے چھپانا نہیں چاہتے۔ اور یہ

میرے پاس ہے وہ میں آپ کو دے رہا ہوں، میں اپنی طرف سے کوئی بخشی و بخشش نہیں کروں گا، آپ اپنے پدر بزرگوار کی نسخہ کی مورد ہیں۔

علیہ السلام کے گھر والوں کی مادر گرامی ہیں، ہم آپ کے مال آپ سے نہیں چھینا چاہتے، باپ اور بابا کے اعتبار سے آپ کی حرمت اور آپ کا احترام نہیں کر سکتے، بہ خدا میں نے آپ کے بابا سے سنا ہے، آپ کے بابا نے فرمایا: میں سب سے آپ کے قول کی تائید کرتا ہوں؟

(۱۴۲) (وقال عليه السلام: التَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ)۔

(۱۴۲) میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

---

(۱۴۳) وقال عليه السلام: اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ۔

(۱۴۳) غم آدھا بڑھاپا ہے۔

---

(۱۴۴) وقال عليه السلام: يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ، وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(۱۴۴) مصیبت کے اندازہ پر (اللہ کی طرف سے) صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اُس کا عمل اکارت جاتا ہے۔

(۱۴۵) وقال عليه

لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ
وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ
الْعَنَاءُ، حَبَّذَا نَوْمُ الْأَ

(۱۴۶) وقال عليه

إِيمَانُكُمْ بِالصَّدَقَةِ
بِالزَّكٰوةِ، وَادْفَعُوا أَمْوَا

(۱۴۷) وَمِنْ كَلَامٍ
بن زياد النخعي۔
قال كميل بن زيـ
المؤمنين علي بن أ
فأخرجني إلى الجـ
الصعداء؛ ثم قال:۔
يَا كُمَيْلُ (بْنَ زِيَـ
أَوْعِيَةٌ، فَخَيْرُهَا أَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ۔

دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک عالم ربانی دوسرا متعلم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار ہے، اور تیسرا عوام الناس

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور رلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

ited by www.ziaraat.com

وفى رواية الكشميهنى وما تركنا ، وفى هذه القصة رد على من قرأ قوله « لايورث » بالمثناية أوله و « صدقة » بالنصب على الحال ، وهى دعوى من يعض الرافضة قادى أن الصواب فى قراءة هذا الحديث هكذا ، والذى تواتر عليه أهل الحديث فى القديم والحديث « لانورث » بالنون و « صدقة » بالرفع ، وأن الكلام جملتان و ما تركنا ، فى موضع الرفع بالابتداء و « صدقة » خبره . ويؤيده وروده فى بعض طرق الصحيح « ماتركنا فهو صدقة » وقد احتج بعض المتعنتين على بعض الإمامية بأن أبا بكر احتج بهذا الكلام على فاطمة رضى الله عنها فما استدت به من الذى خطه رسول الله ﷺ من الادلة وما من أقنع القصداء وأعلم بمدلولات الالفاظ ، ولو كان الأمر كما يفتريه الرافض لم يكن فيما احتج به أبو بكر حجة ولا كان جوابه مطابقا لسؤالها ، وهذا واضح بين أنصف .

قوله (يا أهلا ، الله ما) أى ما يناسبنى . قوله (ان رسول الله ﷺ) فى رواية عمر « سمعت رسول الله ﷺ وأما سمعه من غيره ، ولذلك تعجبت ، وما قدمت من التأويل أول . قوله (فتعجبت فاطمة فهجرت أبا بكر فلم تزل مهاجرته) فى رواية معمر « فهجرته فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت » . وموقع عند عمر بن شبة من وجه آخر من عمر ، فلم تكلمه فى ذلك المال ، » وحكذا نقل الترمذى عن بعض مشايخه أن معنى قول فاطمة لا أبى بكر وعمر لا أكلمكما أبى فى هذا الميراث ، وتعقبه التيمى بان قرينة قوله « فتعجبت » تدل على أنها استدت من الكلام جملة وهذا صريح المجر ، وأما ما أخرجه أحمد وأبو داود من طريق أبى الطفيل قال « أرسلت فاطمة إلى أبى بكر : أنت ورثت رسول الله ﷺ أم أهله ؟ قال : لا بل أهله ، قالت : فأين سهم رسول الله ﷺ ؟ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ان الله اذا أطعم نبيا طعمة ثم قبضه جعلها الذى يقوم من بعده ، فرأيت أن أرده على المسلمين . قالت : أأنت وما سمعت ، فلايعارض مأن الصحيح من صريح المجران ، ولا يدل على الرضا بذلك . ثم مع ذلك ففيه لطفة منكرة وهى قول أبى بكر « بل أهله » فانه معارض لحديث الصحيح ، ان النبى لايورث ، ثم روى البيهقى من طريق التيمى ، أن أبا بكر عاد فاطمة ، فقال لها على : هذا أبو بكر يستأذن عليك . قالت : أتحب أن آذن له ؟ قال : نعم ، فأذنت له ، فدخل عليها فترضاها حتى رضيت ، وهو وان كان مرسلا فاسناده إلى التيمى صحيح ، وبه يزول الإشكال فى جواز تأذى فاطمة عليها السلام على هجر أبى بكر . وقد قال بعض الأئمة : إنما كانت هجرتها اغتباطا من قلة الاحتجاج به ، وليس ذلك من المجران المحرم ، لأن شرطه أن يلتقيا فيعرض هذا ويعرض ذاك ، وكان فاطمة عليها السلام لما تحرجت فمضى من عنده أبى بكر تأذت فى اشتغالها بحزنها ثم بمرضها . وأما سبب غضبها مع احتجاج أبى بكر بالحديث المذكور فلاعتقادها تأويل الحديث على خلاف ما تمسك به أبو بكر ، وكأنها اعتقدت تخصيص العموم فى قوله « لانورث » ورأت أن منافع ماتخلفه من أرض وعقار لايمنع أن تورث عنه ، وتمسك أبو بكر بالعموم ، واعتقدا فى أمر عمثل فتأويل ، فلا سهم على ذلك اعتقدت من الاحتجاج به لذلك ، فان ثبت حديث التيمى زال الاشكال ، وأعلى بالأمر أن يكون كذلك لما علم من وفور عقلها ودينها عليها السلام . وسيأتى فى الفرائض ، وعادة فى هذه القصة ، وبأتى الكلام فيما إن شاء الله تعالى . وقد وقع فى حديث أبى سلمة عن أبى « جاءت فاطمة إلى أبى بكر فقالت : من يرثك ؟ قال : أهلى وولدى ، قالت فالى لا أرث أبى ؟ سمعت رسول الله ﷺ يقول : لانورث ، ولكنى أعول من كان رسول الله ﷺ يعوله » . قوله (و

فتح الباري
بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji
للإمام الحافظ
أحمد بن علي بن حجر
العسقلاني
٧٧٣ - ٨٥٢
الجزء السادس
رقمه وأبوابه وأحاديثه
وأسقط المكرر منه على حدة
محمد فؤاد عبد الباقي
قام بإخراجه وصححه وأشرف على طبعه
محب الدين الخطيب
المكتبة السلفية

علی ابن ابراهیم یعنی تفسیر قمی والا سورۃ تحریم کا شان نزول بیان کرتا ھے: کہ حضورص نے حضرت حفصہ رض سے فرمایا تھا میں تجھے ایک راز کی خبر دیتا ھوں لیکن کسی کو بتانا نھیں: حضرت حفصہ رض نے وعدہ کیا کسی کو نھیں بتاؤ گی,تو حضورص نے فرمایا میرے بعد ابوبکر رض خلیفہ ھونگے اسکے بعد آپکے آپ کے والد یعنی عمر رض

(سورة التحريم)

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله
مارية، فعلمت حفصة بذلك
فغضبت وأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله
وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي
داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها، فقال كفي
فقد حرمت مارية على
نفسي ولا أطأها بعد هذا ابدا وأنا أفضي إليك سرا فان
أنت أخبرت به فعليك
لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فقالت نعم ما هو؟
فقال إن أبا بكر يلي الخلافة
بعدي ثم من بعده أبوك (١) فقالت من أخبرك بهذا
قال الله أخبرني فأخبرت حفصة
عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبا بكر، فجاء أبو
بكر إلى عمر فقال له ان عائشة
أخبرتني عن حفصة بشئ ولا أثق بقولها فاسأل أنت
حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،

جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی روایت کا الزامی جواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خوفناک حیرہ آرائی نے ذہن سب اعتراضات کے جن جو را لفتی کرتے ہیں جس کے جوابات کتب اہل سنت میں موجود ہیں۔ رافضیوں کی تلقید میں خوفنای حیرہ آرائی نے مسند احمد کی حدیث ذہن سے علی کو لوگوں کی نوکی بتلایا کر یہ اعتراض کیا ہے کہ ' امیر معاویہ نے حضرت علی سے جنگ کی گویا انہوں نے حضور سے جنگ کی' حضرت علی اور امیر معاویہ سے متعلق خوفنای حیرہ آرائی کے نزدیک معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گمراہ پیتے تھے جو کہ سراسر غلط ہے خوفنای نے 'میت' کا ترجمہ گالی کیا ہے جو کہ درست نہیں ہے' المرصد' کا ترجمہ گالی کی ہے تو پھر بخاری شریف کی سچی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی باہمی اختلاف واجتماع شریف میں الفاظ ہیں کہ [تفاسیر علی واجتماع] [بخاری شریف صفحہ 988] اب اس عبارت کا خوفنای کا ترجمہ کرنے کا گویا معاملہ یہاں بھی گالی والی ترجمہ کرے گا ایسے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ہے معاملہ [ان شاءاللہ تفاسیر پر ایک اور تحریر آئے گی] خوفنای حیرہ آرائی اعتراض کرتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی سے جنگ کی [صفحہ 8] خوفنای کی یہ اتنی بڑی کمتاخی ہے کہ رافضیت بھی شرما جائے۔ اس جنگ میں تو حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اور دوسرا بھی اس جنگ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھی خوفنای حیرہ آرائی کیا یہ کہنے کی ہمت کر سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کر رہیں تھیں ؟ معاملہ خوفنای کو پتا نہیں کہ یہ حضور علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے والے شرعی کیا حکم لگتا ہے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والا مسلمان رہتا بھی ہے یا نہیں ہے ؟ ان عبارت پر ہم ایک الزامی جواب انہی کے گروہ والی فرقہ متعلقہ ذاکر علامہ ابوالحسن الیاروی کی کتاب سے پیش کرتے ہیں ذاکر علامہ ابوالحسن الیاروی نے کتاب نور الہدایہ کے حاشیہ پر [جس نے انہیں دارالحق ابوالیاس ، رسول اللہ ﷺ] اب اس جیسے میں ان نے روایت نقل کی ہے کہ ' حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے اولاد جمل کی بیٹی سے نکاح کی ۔۔۔ یہاں کیا کہ [ابن] رسول اللہ نے ارشاد پاک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہر چیز پسند نہیں کہ کوئی اسے تکلیف پہنچائے ۔۔۔ [فاضل علی وفاطمہ وحسین صفحہ 57،58]

اس روایت اور مضامی مولوی کے عنوان پر خوفنای کیا کہے گا ؟ کیا اس روایت کی وجہ سے حضرت علی پر تعدد رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی وہی کہے گا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے ؟ روایت نقل کرے ، اعتراض کیا ہے، ان شاءاللہ تفصیلی جواب وقت ملنے پر دیا جائے گا۔ عمر خوفنای حیرہ آرائی کو چاہیے سوالات پوچھنے ہیں اس کے جوابات کے ہم مختصر ترین کے

شب زفاف حضورؐ نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو اپنے آنے سے پہلے مخصوص کام کرنے سے منع کر دیا

بسند حسن جناب صادق سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے میں غیرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضورؐ نے شب زفاف جناب علیؓ اور جناب فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا

جلاء العیون ص ۲۲۸

باب دوم ۲۲۸ تزویج امیرالمؤمنین و فاطمه علیهما السلام

آمد فاطمه می‌گریست، پرسید: چرا گریه می‌کنی؟ به خدا سوگند اگر در میان اهل من از او بهتری می‌بود من تو را به او تزویج می‌کردم، و من تو را به او تزویج نکردم خدا تو را به او تزویج کرد، و خُمس دنیا را صداق تو گردانید تا آسمان و زمین باقی است.(۱)

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه و آله به علی و فاطمه علیهما السلام در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم، چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب.(۲)

ایضاً روایت کرده است که: در مبارک باد زفاف حضرت فاطمه علیها السلام می‌گفتند: «بالرفاء والبنین» چنانچه در میان ایشان متعارف بود، یعنی: این مزاوجت مقرون باد به اتّفاق و پسرها. پیغمبر فرمود: چنین مگوئید بلکه بگوئید: «علی الخیر والبرکة» یعنی: مزاوجت با خیر و برکت باد(۳).

ابن شهرآشوب از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که: ...

ایضاً به سند حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که: غیرتی در حلال روا نیست بعد از آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه و آله به علی و فاطمه علیهما السلام در شب زفاف گفت: کاری نکنید تا من نزد شما بیایم، چون به نزد ایشان آمد پاهای مبارکش را در میان ایشان دراز کرد در رختخواب.

باشد.

بنی ہاشم اور بنی امیہ میں رشتہ داریاں

رملہ بنت علیؓ بن ابو طالب کی معاویہ بن مروان سے شادی

رملہ بنت علیؓ ابو الہیاج کے نکاح میں تھیں ان کے بعد

معاویہ بن مروان بن حکم بن ابو العاص کے نکاح میں آ گئی

حوالہ کتاب نسب قریش مصنف علامہ ابو عبداللہ الزبیری جلد ۱ صفحہ ۴۵

ذخائر العرب
۱۱

كتاب نسب قريش

لأبي عبد الله المصعب بن عبد الله بن المصعب الزبيري

١٥٦ — ٢٣٦

في نشره لأول مرة وتصحيحه والتعليق عليه

إ. ليفي بروفنسال

أستاذ اللغة والحضارة العربية بالسوربون
ومدير معهد الدروس الإسلامية بجامعة باريس (سابقاً)

الطبعة الثالثة

دار المعارف

كانت أمُّ الحُسَيْن بنت عليّ عند جَعْدة بن هُبَيْرة بن أبي وَهْب بن عمر بن عائذ بن عمران بن مَخْزُوم؛ فولدت له؛ ثمّ خلف عليها جعفرُ بن عَقِيل بن أبي طالب، فلم تلِدْ له.

وكانت رَمْلةُ بنت عليّ عند أبي الهيّاج، واسمُه عبدُ الله، بن أبي سُفيان بن الحارث بن عبد المُطّلب، ولدت له؛ وقد انقرض ولدُ أبي سُفيان بن الحارث؛ ثمّ خلف عليها معاويةُ بن مروان بن الحَكَم بن العاصي.

وكانت رُقَيّةُ الكُبْرَى بنت عليّ عند مُسْلِم؛ فولدت له: عبدَ الله، قُتِلَ يوم الطَّفّ، وعليًّا، ومحمّدًا، بني مُسْلِم بن عَقِيل؛ وقد انقرض ولدُ مُسْلِم بن عَقِيل.

وكانت زينب الصُّغْرَى بنتُ عليّ عند محمّد بن عَقِيل بن أبي طالب؛ فولدت له: عبد الله، الذي يُحَدَّث عنه، وفيه اللقبُ من ولد عَقِيل؛ وعبدَ الرحمن؛ والقاسمَ؛ ثمّ خلف عليها كَثِيرُ بن العبّاس بن عبد المُطّلب؛ فولدت له: أمّ كلثوم، تزوّجها جعفر بن تمّام بن العبّاس؛ وقد انقرض ولدُ كَثِير وتمّام ابنَي العبّاس.

وكانت أمُّ هانئ بنت عليّ عند عبد الله الأكبر بن عَقِيل بن أبي طالب؛ فولدت له: محمّدًا، قُتِل بالطَّفّ، وعبدَ الرحمن، ومُسْلِمًا، وأمّ كلثوم.

وكانت مَيْمونة بنت عليّ عند عبد الله الأكبر بن عَقِيل؛ فولدت له عَقِيلًا.

وكانت أمُّ كلثوم الصُّغْرَى، واسمُها نفيسة، عند عبد الله الأكبر بن عَقِيل؛ ولدت له أمّ عَقِيل؛ ثم خلف عليها كَثِيرُ بن العبّاس بعد زينب الصُّغْرَى؛ فولدت له الحسن؛ ثمّ خلف عليها تمّامُ بن العبّاس؛ فولدت له نفيسة، تزوّجها عبدُ الله بن عليّ بن الحُسَيْن [بن عليّ] بن أبي طالب.

شیعوں کا نامور اور پسندیدہ محدث شیخ کلینی الکافی میں لکھتا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے کاغذ قلم اس لیۓ منگوایا کہ وہ یہ بتاسکیں کہ بچوں کے یہ یہ نام نا رکھے جائیں۔

الکافی جلد نمبر 6 صفحہ 20،21

🤔🤔🤔🤔🤔

شیعت کیلیۓ ایک نیا وبال۔ لوجی کرلو بات اب۔

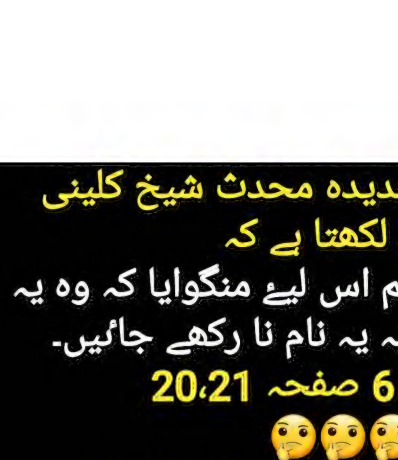

شیعہ کے بارے میں
6
پہلے اکابرین اسلام کے فتاوی جات
روافض مسلمانوں میں شامل نہیں
پورا فرقہ امامیہ کا عقیدہ: قرآن تحریف شدہ ہے
ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری)
پورا فرقہ امامیہ چاہے حشویہ ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے
اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔
روافض مسلمانوں میں شامل نہیں

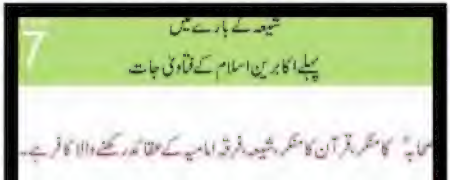
شیعہ کے بارے میں
7
پہلے اکابرین اسلام کے فتاوی جات

اندھیرا ہونا • لؤماء: (واحد) لئیم کمینہ، اللؤم اللأمۃ الملأمۃ (ک) کمینہ ہونا، ذلیل ہونا، بخیل ہونا۔

وَنَذُمُّهُمْ وَبِهِمْ عَرَفْنَا فَضْلَهُ،
وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنَ الْأَشْيَاءُ

ترجمہ: ہم ان کی مذمت کرتے ہیں حالاں کہ ہم نے انھیں کی وجہ سے اس کے فضل کو پہچانا ہے اور ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔

یعنی ہم کمینوں کی ان کی کمینگی پر مذمت کرتے ہیں حالاں کہ انھیں کو دیکھ کر ممدوح کی عظمت و فضیلت کے مقام بلند کو پہچانا ایک طرف ان کی اخلاقی پستی دوسری طرف ممدوح کے اخلاق فاضلہ کی برتری ہے پستی کے مقابلہ میں عظمت و برتری عیب کے مقابلہ میں ہنر، رات کے مقابلہ میں دن، سیاہی کے سامنے سفیدی کی خوبی عظمت

KUPF Kharadar University Research Forum

www.kutubistan.blogspot.com

برتری کھل کر سامنے آتی ہے۔

لغات: نَذُمُّ: (جمع متکلم) المذمّۃ الذم (ن) مذمت کرنا۔ بعض کتابوں میں نذیم ہے اس کا معنی ہے، ہم عیب لگاتے ہیں، الذلم (ض) الاذامۃ عیب لگانا، نذم (مضارع) الذم المذمۃ (ن) مذمت کرنا • عرفنا: المعرفۃ (ض) پہچاننا، التعریف پہچنوانا • ضد: بالمقابل (ج) اضداد • تتبین التبین: کھل کر ظاہر ہونا، البیان (ض) ظاہر ہونا، البینونۃ (ض) الابانۃ جدا کرنا۔

مَنْ نَفْعُهُ فِي أَنْ يُهَاجَ وَضَرُّهُ
فِي تَرْكِهِ لَوْ تَفْطَنُ الْأَعْدَاءُ

ترجمہ: یہ وہ ذات ہے جس کا نفع اس بات میں ہے کہ اس کو برانگیختہ کر دیا جائے اور اس کا نقصان اس کو چھوڑ دینے میں ہے، کاش دشمن سمجھ لیتا۔

یعنی ممدوح کو جب دشمن چھیڑ کر جنگ پر مجبور کر دیتے ہیں تو یہی جنگ اس کے نفع کا باعث بن جاتی ہے کیوں کہ فتح اس کی ہم رکاب ہوتی ہے اس لئے بے شمار مال غنیمت اس کو حاصل ہوتا ہے شہروں پر قبضہ ہوتا ہے غلاموں اور لونڈیوں کی افراط ہو جاتی ہے اور جنگ اس کے لئے نفع ہی نفع سراسر بن جاتی ہے حالاں کہ ان کا مقصد نقصان پہنچانا ہوتا ہے اس کے برعکس اگر اس سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دی جائے اور اس کو

امام باقر سے پوچھا کیا کہ انسان پیدا یہاں ہوتا ہے مرتا کسی اور جگہ پر ہے؟ امام باقر نے فرمایا انسان کو اللہ تعالی نے جب پیدا کیا تو انہیں سارے روئے زمین کی مٹی سے پیدا کیا۔ پس ہر انسان اپنی مٹی کی طرف پلٹے گا۔

مطلب یہ ہوا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ جس مٹی سے پیدا کیئے گئے اسی مٹی میں دفن ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے روضے میں۔ سبحان اللہ۔

علل الشرائع۔ شیخ صدوق۔ 362

کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ انسان پیدا یہاں ہوتا ہے اور مرتا کسی اور جگہ ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالی نے جب انسانوں کو پیدا کیا تو انہیں سارے روئے زمین کی مٹی سے پیدا کیا۔ پس ہر انسان اپنی مٹی کی طرف پلٹے گا۔

باب (۲۶۰) وہ سبب جس کی بناء پر مومن کی موت کو چھپانا نہیں چاہیئے

(۱) بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکل رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن الحسین سعد آبادی نے روایت کرتے ہوئے احمد بن ابی عبداللہ سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے عبدالرحمن بن سیابہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مومنین میں سے کسی مرنے والے کی موت کو جو غیبت میں مرگیا ہو نہ چھپاؤ تاکہ اس کی زوجہ عدہ رکھے اور مرنے والے کی میراث تقسیم کر لی جائے۔

باب (۲۶۱) وہ سبب جس کی بناء پر جب جسم سے روح نکلنے لگتی ہے تو اسے مس کرکے محسوس کیا جاتا ہے اور جب جسم کے اندر موجود ہوتی ہے تو اسے مس کرکے محسوس نہیں کیا جاتا

(۱) بیان کیا مجھ سے علی بن حاتم نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے قاسم بن محمد نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے نعمان بن حسین نے روایت کرتے ہوئے حسین بن دلید سے انہوں نے عمران بن حمزہ سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے ابی عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب انسان کے جسم سے روح نکلنے لگتی ہے تو وہ اسے مس کرکے محسوس کرتا ہے اور جب اس میں موجود رہتی ہے تو اس کو کوئی علم نہیں ہوتا، آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لئے کہ اسی پر بدن کی نشوونما ہوتی ہے۔

شیعہ کے نزدیک ناصبی کی تعریف

ناصبی کی تعریف کرتے ہوئے ملا باقر مجلسی لکھتا ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے

حق الیقین ص ۸۳۴

وایضاً در اخبار بی‌شمار وارد شده است که: هر ناصبی هرچند سعی بسیار کند در عبادت داخل این آیه است ﴿عامِلَةٌ ناصِبَةٌ • تَصْلىٰ ناراً حامِيَةً﴾[1] یعنی: «عمل‌کننده و تعب‌کشنده است یا ناصبی است و ملازم آتشی خواهد بود گرم و سوزنده»[2].

و در [illegible] معتبره در *علل و ثواب الاعمال* وارد شده است که: ناصبی آن نیست که عداوت [illegible] دشمن محمد و آل محمدم. ولیکن ناصبی کسی است که با شما شیعیان [illegible] و ولایت ما دارید و تبرّی از دشمنان ما می‌کنید[3].

و ابن‌ادریس در کتاب *سرائر* از کتاب *مسائل* محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی علیه السلام و سؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین علیه السلام و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است[4].

و ابن بابویه از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود که: در شب معراج چون مرا به آسمان بردند حق تعالی به من وحی کرد در باب محمد و علی [illegible] آنکه مانند [illegible] در بهشت [illegible] کَسَبَ سَيِّئَةً [illegible] رکه کسب کند

۱. سورهٔ غاشیه: ۳ و ۴.
۲. کافی ۸/ ۲۱۲؛ تفسیر قمی ۲/ ۴۱۹؛ امالی شیخ صدوق ۵۰۱.
۳. علل الشرایع ۶۰۱؛ ثواب الاعمال ۲۰۷.
۴. سرائر ۳/ ۵۸۳.

F.C/M.Umair

و ابن‌ادریس در کتاب *سرائر* از کتاب *مسائل* محمد بن علی بن عیسی روایت کرده است که: نوشتند به خدمت امام علی نقی علیه السلام و سؤال کردند که: آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیاده از اینکه ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین علیه السلام و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد؟ حضرت در جواب نوشت: هرکه این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است[4].

متعہ میں گواہوں کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں اولاد حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا

زرارہ نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے بغیر گواہوں کے عقد متعہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس آدمی اور اللہ تعالی کے مابین انعقاد کے لیے گواہوں کی کوئی ضرورت نہیں ہاں ایسے نکاح میں گواہوں کی ضرورت لازمی ہوتی ہے جس میں اولاد کی تمنا ہو اور اگر خواہش اولاد نہ ہو محض شہوت کو ٹھنڈا کرنا ہو تو پھر گواہوں کے بغیر بھی نکاح درست ہے متعہ میں چونکہ صرف خواہشات اور شہوت نفس کو پورا کرنا مقصود ہوتا ہے اولاد مقصود نہیں ہوتی اور اگر بھولے سے صورت متعہ عورت حاملہ ہو جائے تو اس سے پیدا شدہ بچہ کا نسب متعہ کرنے والے سے نہیں ہوتا لہذا اس میں گواہوں کی ضرورت نہیں

الاستبصار جلد سوم ص ۲۱۱

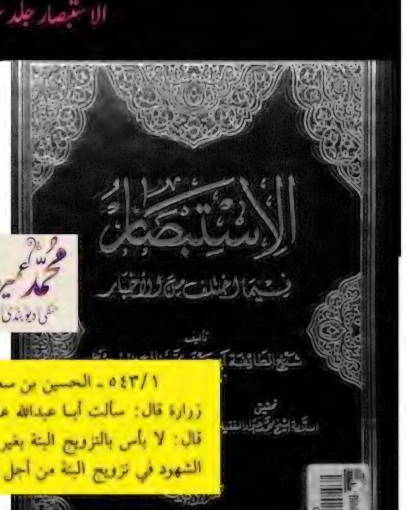

في جواز العقد على المرأة متعة بغير شهود ٢١١

٩٧. باب جواز العقد على المرأة متعة بغير شهود

٥٤٣/١ ـ الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل تزوج متعة بغير شهود قال: لا بأس بالتزويج البتة بغير شهود فيما بينه وبين الله عز وجل وإنما جعل الشهود في تزويج البتة من أجل الولد ولولا ذلك لم يكن به بأس.

٥٤٤/٢ ـ فأما ما رواه الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن المعلى بن خنيس قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: ما يجزي في المتعة من الشهود؟ فقال: رجل وامرأتان يشهدهما قلت: أرأيت إن لم يحدوا

٥٤٣/١ ـ الحسين بن سعيد عن القاسم بن عروة عن ابن بكير عن زرارة قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن رجل تزوج متعة بغير شهود قال: لا بأس بالتزويج البتة بغير شهود فيما بينه وبين الله عز وجل وإنما جعل الشهود في تزويج البتة من أجل الولد ولولا ذلك لم يكن به بأس.

وغيرهم ممن نحن مستعملون في ذلك الوقوع وهم يدل منه على حجره، على أنه يمكن أن يكون الخبر ورد مورد الاحتياط دون الإيجاب لئلا تعتقد المرأة أن ذلك فجور إذا لم تكن من أهل المعرفة، والذي يكشف عما ذكرناه:

٥٤٥/٣ ـ مما رواه الحسين بن سعيد عن الحسن بن محبوب عن

٥٤٣ ـ التهذيب ج٧ ص٢٣، الكافي ج٥ ص٤٦٩ بتفاوت يسير.
٥٤٥ ـ التهذيب ج٧ ص ١٣٩.

جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی روایت کا الزامی جواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خوفناک حیرہ آرائی نے ذہن سب اعتراضات کے جن جو را لفتی کرتے ہیں جس کے جوابات کتب اہل سنت میں موجود ہیں۔ رافضیوں کی تلقید میں خوفنای حیرہ آرائی نے مسند احمد کی حدیث ذہن سے علی کو لوگوں کی نوکی بتلایا کر یہ اعتراض کیا ہے کہ ' امیر معاویہ نے حضرت علی سے جنگ کی گویا انہوں نے حضور سے جنگ کی' حضرت علی اور امیر معاویہ سے متعلق خوفنای حیرہ آرائی کے نزدیک معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گمراہ پیتے تھے جو کہ سراسر غلط ہے خوفنای نے 'میت' کا ترجمہ گالی کیا ہے جو کہ درست نہیں ہے' المرصد' کا ترجمہ گالی کی ہے تو پھر بخاری شریف کی سچی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی باہمی اختلاف واجتماع شریف میں الفاظ ہیں کہ [تفاسیر علی واجتماع] [بخاری شریف صفحہ 988] اب اس عبارت کا خوفنای کا ترجمہ کرنے کا گویا معاملہ یہاں بھی گالی والی ترجمہ کرے گا ایسے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ہے معاملہ [ان شاءاللہ تفاسیر پر ایک اور تحریر آئے گی] خوفنای حیرہ آرائی اعتراض کرتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی سے جنگ کی [صفحہ 8] خوفنای کی یہ اتنی بڑی کمتاخی ہے کہ رافضیت بھی شرما جائے۔ اس جنگ میں تو حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اور دوسرا بھی اس جنگ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھی خوفنای حیرہ آرائی کیا یہ کہنے کی ہمت کر سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کر رہیں تھیں ؟ معاملہ خوفنای کو پتا نہیں کہ یہ حضور علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے والے شرعی کیا حکم لگتا ہے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والا مسلمان رہتا بھی ہے یا نہیں ہے ؟ ان عبارت پر ہم ایک الزامی جواب انہی کے گروہ والی فرقہ متعلقہ ذاکر علامہ ابوالحسن الیاروی کی کتاب سے پیش کرتے ہیں ذاکر علامہ ابوالحسن الیاروی نے کتاب نور الہدایہ کے حاشیہ پر [جس نے انہیں دارالحق ابوالیاس ، رسول اللہ ﷺ] اب اس جیسے میں ان نے روایت نقل کی ہے کہ ' حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے اولاد جمل کی بیٹی سے نکاح کی ۔۔۔ یہاں کیا کہ [ابن] رسول اللہ نے ارشاد پاک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہر چیز پسند نہیں کہ کوئی اسے تکلیف پہنچائے ۔۔۔ [فاضل علی وفاطمہ وحسین صفحہ 57،58]

اس روایت اور مضامی مولوی کے عنوان پر خوفنای کیا کہے گا ؟ کیا اس روایت کی وجہ سے حضرت علی پر تعدد رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی وہی کہے گا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے ؟ روایت نقل کرے ، اعتراض کیا ہے، ان شاءاللہ تفصیلی جواب وقت ملنے پر دیا جائے گا۔ عمر خوفنای حیرہ آرائی کو چاہیے سوالات پوچھنے ہیں اس کے جوابات کے ہم مختصر ترین کے

متعہ حرام ہے۔ متعہ کی تباہ کاریوں پر شیعہ عالم کی حق بات۔۔۔۔ دراصل متعہ زنا ہے۔ اور شیعت ساری زنا میں مبتلا ہے

تحقیق وانصاف کی عدالت میں

مظلوم اہل بیت (رضی اللہ عنہم) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب "کشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کارواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:

ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات
کے لیے ابھی وزٹ کریں
www.SunniLibrary.com

ناشر: امام جعفر صادق اکیڈمی، لکھنؤ

متعہ کی تباہ کاری

متعہ کے مفاسد اور اس کی تباہ کاریاں بے شمار ہیں اور مختلف پہلوؤں سے ہیں، ہم یہاں ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں:

۱) یہ شرعی اصولوں کے بالکل خلاف ہے کیونکہ یہ اس چیز کو حلال قرار دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

۲) اس کو ماننے کی صورت میں ان بہت سی سن گھڑت روایتوں کو تسلیم کرنا پڑے گا جن کی نسبت اللہ کرام کی جانب کی گئی ہے، جبکہ ان روایتوں میں ایسی بے شرمانہ اور ناروا باتیں ہیں جن کو کروڑ سے کروڑ ایرانی والا بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

۳) اس کی ایک برائی یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ اس کے شوہر کے علم کے بغیر متعہ کرنا درست ہوجاتا ہے، ایسی صورت میں شوہروں کو اپنی بیویوں پر کوئی اختیار نہیں رہے گا، کیونکہ کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی مرضی اور اس کے علم کے بغیر کسی بھی مرد کے ساتھ متعہ کا رشتہ قائم کرسکتی ہے، یہ ایک ایسی برائی ہے جس سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔ (۱)

(ذرا سوچئے! ایک ٹیچر وہ حیثیت شخص کے دل پر کیا گذرے گی جب اس پر یہ راز کھلے گا کہ اس کی بیوی متعہ کے نام پر کسی اور کے ساتھ رشتہ بنا چکی ہے!!!)

۴) والدین اپنی جوان بیٹیوں سے بے خبر نہیں، وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ دسیوں رشتہ قائم کرلے اور انھیں اس کی بھنک بھی نہ لگنے دے اور پھر اچانک باپ کو پتہ چلے کہ اس کی کنواری بیٹی حاملہ ہوگئی ہے، کیوں؟ کیسے؟ کس طرح؟ اسے کچھ نہیں پتہ! اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ جس شخص کے ساتھ اس نے رشتہ قائم کیا ہے وہ کون ہے؟ کیونکہ وہ شخص اپنی خواہش پوری کرکے اپنے راستے کو ہولیا۔

۵) عام طور پر وہ لوگ جو متعہ کرتے ہیں وہ دوسروں کی بیٹیوں کو اپنے لیے

(۱) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: الاستبصار، ۳/۱۴۲ تہذیب الاحکام، ۷/۲۵۳ الاستبصار، ۳/۱۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

AlMaktabah.org

سباح سمجھتے ہیں، اور جب کوئی ان کی بیٹیوں اس کی کسی عزیز کے ساتھ یہی تعلق قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ صاف انکار کردیتے ہیں اور اس کو گوارا نہیں کرتے ہیں، اس لیے کہ انھیں پتہ ہے کہ یہ کھلا ہوا زنا ہے، اور ان کے لیے یہ ناقابل برداشت ہے، اور انھیں اس وقت بھی اس کا احساس ہوتا ہے جب وہ دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ لطف اندوز ہورہے ہوتے ہیں اتو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں دوسروں کے حوالہ کریں؟؟

واہ! خود کے لیے تو دوسروں کی بیٹیاں جائز اور مباح اگر دوسروں کے لیے اپنی بیٹیاں حرام اور ناجائز؟؟؟

اگر متعہ گرنا حلال ہے، اور ایک اپنی کا سم ہے، تو اپنی بیٹی یا خاندان کی عورت کو دوسرے کے حوالہ کرنے پر واویلا کیوں؟؟

شیعت کا ملعون خمینی۔ پانچ سالہ بچی کیساتھ متعہ کرتے ہوئے۔اور اس بدفعلی کو جائز سمجھتے ہوئے۔

امام خمینی کا واقعہ

بات ان دنوں کی ہے جب امام خمینی کا قیام عراق میں تھا۔ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور ان سے علمی استفادہ کرتے تھے۔اس طرح ہمارے تعلقات گہرے اور مضبوط ہوتے گئے۔ایک مرتبہ ایک صاحب نے امام صاحب کی دعوت کی۔ان کا مکان خوب مومیل میں موجود محل پارہ تھا۔کئی دن کی مسافت پر تھا۔امام صاحب نے مجھ کو بھی ساتھ چلنے کو کہا۔اور میں ان کے ساتھ ہولیا۔مہربان نے خدا۔البتہ ہی پر جوش خیر مقدم کیا۔ہم وہاں ایک شبہ کے کم عظیم کے تھے۔انھوں نے شبہ کی تو توقع واضافت میں خاص محنت کی تھی۔اور جب ہم وہاں پہنچے انھوں نے ہماری خوب آؤ بھگت کی۔ان کے پاس ہماری قسم کی خوش گوار محفلوں کی امین تھیں۔وہاں سے فارغ ہو کر ہم بغداد کے لیے چلے۔چلتے چلتے امام صاحب سنوری جبہ سے تھک چکے تھے اس لیے راستہ میں انھوں نے تھوڑا آرام کرنے کی خواہش ظاہر کی تو ہم کو "خطیطہ" چلنے کی ہدایت دی گئی، جہاں "سید صاحب" نامی ایک ایرانی شخص کا مکان تھا۔اس کے امام صاحب سے گہرے

(1) بحوالہ تحفہ کی شیعہ ص ۲۳۲ مصنفہ علامہ الوسی شہاب ۲۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسم تھے۔ظہر کے وقت ہم وہاں پہنچے، انہوں نے وہاں پہنچتے ہے وہ بہت خوش ہوا، اس نے پر تکلف کھانے کا انتظام کیا، اپنے اعلیٰ حلقہ احباب کی بھی خبر کر دی، بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے، جب رات ہوئی تو سید صاحب نے امام صاحب سے رات اپنے ہی گھر گذارنے کی درخواست کی جسے امام صاحب نے بخوشی قبول کر لیا۔رات کھانے سے فارغ ہونے کے بعد لوگ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ہاتھ چومتے، اپنے سوالات پوچھتے اور امام صاحب ان کو ہدایات دیتے، اس طرح خاصی رات گذر گئی۔حاضرین نے اجازت چاہی اور رخصت ہو گئے۔

امام صاحب کی نظر ایک چھوٹی بچی پر پڑی جس کی عمر تقریباً سات یا آٹھ سال سے زیادہ نہ تھی، بیگن دوپٹا کی خوبصورت اور جوانی کی دلفریبی تھی، انھوں نے اس بچی کے ساتھ متعہ کی خواہش ظاہر کی، سید صاحب اس سے بہت خوش ہوئے اور پھر امام صاحب نے بچی کو اپنی باہوں میں لیا اور رات کی آغوش میں لیتی گئے، امام پوری رات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رات گذر گئی صبح کو امام ناشتہ کے لیے بیٹھے، اس وقت میرے چہرے پر ناگواری کے آثار صاف ظاہر تھے، مجھے محسوس نہیں آرہا تھا کہ کوئی شخص اس چھوٹی سی بچی کے ساتھ متعہ کیسے کر سکتا ہے بلکہ گھر میں دوسری جوان اور خوبصورت لڑکیاں موجود ہوں، اور ان کے ساتھ متعہ کرنے میں کوئی چیز مانع بھی نہیں ہے۔

امام صاحب نے مجھ سے کہا سید حسین! بچی کے ساتھ متعہ کرنے کے سلسلہ میں تمہارا کیا خیال ہے؟

میں نے کہا جناب جو فرمائیں، وہی بہتر اور جناب کا فعل ہی سب سے درست ہے، آپ امام مجتہد ہیں، اور مجھ جیسوں کی کیا مجال جو جناب کے قول یا رائے سے سرمو انحراف کی بات کہے؟ (کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس وقت میں کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتا)۔

امام صاحب نے کہا، ران سے ران، ہاتھ سے ہاتھ، بوس و کنار کرنے، اور تھوڑی سی سستی کر لینے میں کوئی حرج نہیں، اور باقی بات جماع کی تو ابھی وہ اس کا اہل نہیں کر سکتی۔

امام خمینی شیر خوار بچی کے ساتھ بھی متعہ کو جائز کہتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ شیر خوار بچی کے ساتھ متعہ درست ہے یعنی اس کو گلے سے چومنا، چپٹانا، اور ران پر ران کو مسلنا (یعنی اس کی رانوں پر عضو تناسل گھر گڑانا)۔ (نعوذ باللہ۔(۱)

محقق دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شیعہ روافض بدترین گستاخ اہلبیت

سیدنا علی رضہ کو رسول خدا کی طرف سے ایک باغ ملا تھا جسے سیدنا علی رضہ نے بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا تھا جس پر خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضہ سخت ناراض ہوئیں اور سیدنا علی رضہ کے کپڑے کو پکڑا اور انکے ہاتھ پر مارا بھی

أمير المؤمنين عليه السلام فقال الحسين بن علي من بين الصبيان أنا أدلك على دار أمير المؤمنين، وأنا ابنه الحسين بن علي، فقال الأعرابي من أبوك، قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب، قال من أمك قال فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمين

قال من جدك قال محمد بن عبد الله بن عبد المطلب قال من جدتك قال خديجة بنت خويلد قال من أخوك قال أبو محمد الحسن بن علي، قال قد أخذت الدنيا بطرفيها امش إلى أمير المؤمنين وقل له إن الأعرابي صاحب الضمان بمكة على ... م أنه صاحب ... هم لا فتلتبس

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشك إلا وأنك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب علي عليه السلام فقال علي عليه السلام يا فاطمة خليني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمد ربك يقرئك السلام ويقول إقرأ علياً مني السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل علي عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعلي فقال لها يا بنية ما لك ملازمة لعلي فقالت يا أبة باع الحائط الذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنية إن جبرائيل يقرئني من ربي السلام ويقول إقرأ علياً من ربي السلام، وأمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

... التي غرسها ... حديقة فباعها ... آلاف درهم ... رجل من ... ك، فجلس ... قبضة ... نزل قالت له ... م بخير منه ... عاجلاً وآجلاً، قالت فأين الثمن قال دفعته إلى أعين استحييت أن أظلها بذل المسألة، اعطنيها قبل أن تسألني.

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشك إلا وأنك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب علي عليه السلام فقال علي عليه السلام يا فاطمة خليني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمد ربك يقرئك السلام ويقول إقرأ علياً مني السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل علي عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعلي فقال لها يا بنية ما لك ملازمة لعلي فقالت يا أبة باع الحائط الذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنية إن جبرائيل يقرئني من ربي السلام ويقول إقرأ علياً من ربي السلام، وأمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

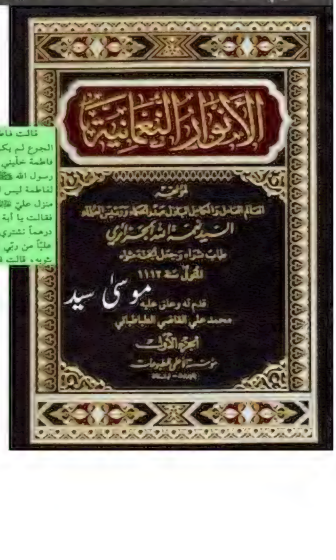

سیدہ فاطمہؑ کی شب زفاف کو ستر ہزار فرشتوں نے تکبیر کہی

جب شب زفاف آئی تو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ مع ستر ہزار فرشتوں کے زمین پر آئے اور دلدل جناب فاطمہؑ کے لیے لائے جبرئیلؑ نے لگام اس کی پکڑی اور اسرفیلؑ نے رکاب تھامی اور میکائیلؑ پہلوئے دلدل میں تھے اور حضورؐ جامہائے فاطمہؑ دست مبارک سے تھامے ہوئے تھے پس جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و جمع ملائکہ نے تکبیر کہی اور تکبر کہنا سنت شب زفاف ہوا

جلاء العیون ص ۲۲۷

فاطمه بود، امر کرد درخت طوبیٰ را که بپردازد از حلی و حلل و مروارید و یاقوت، پس بر ایشان نثار کرد و حوریان بهشت آن نثارها را ربودند، و هرکه بیشتر و بهتر برداشته است فخر می‌کند تا روز قیامت، و گویند که: این نثار فاطمه است.

چون شب زفاف شد، جبرئیل و میکائیل و اسرافیل با هفتاد هزار ملک به زیر آمدند و «دلدل» را برای فاطمه آوردند، و جبرئیل لجام آن را گرفت و اسرافیل رکاب را گرفت و میکائیل ایستاده بود در پهلوی دلدل و حضرت رسول ﷺ جامه‌های او را درست می‌کرد، پس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکه تکبیر گفتند، و سنّت جاری شد در تکبیر گفتن در زفاف تا روز قیامت(۱).

و صاحب کتاب فردوس الاخبار که از مشاهیر مخالفان است از ابن عبّاس روایت کرده است که: حضرت رسالت ﷺ با علی بن ابیطالب ﷺ فرمود که: یا علی حق تعالیٰ فاطمه را به تو تزویج نمود، زمین را مُهر او گردانید، پس هرکه بر روی زمین راه رود و

روزی حضرت
اند میان فقرا و
خشم آوری در
خشم خداست،
(۳)

ت کرده است که:
رهم می‌ارزید و
فراشی از پوست گوسفند که هرگاه می‌خواستند بخوابند می‌گردانیدند و بر روی پشم آن می‌خوابیدند(۲).

ایضاً به سند معتبر روایت کرده است که: روزی حضرت رسالت ﷺ به نزد فاطمه ﷺ

ورثت رسول الله أم أهله ؟ فقال : لا بل أهله ، قالت[1] : فأين سهم رسول الله ﷺ ؟ فقال أبو بكر : إني سمعت رسول الله ﷺ يقول : « إن الله إذا أطعم نبياً طعمة ثم قبضه جعله للذي يقوم من بعده » فرأيت أن أرده على المسلمين . قال[2] : فأنت وما سمعت من رسول الله ﷺ[3] . وهكذا رواه أبو داود[4] ، عن عثمان بن أبي شيبة ، عن محمد بن فضيل به . ففي لفظ هذا الحديث غرابة ونكارة ، ولعله رُوي بمعنى ما فهمه بعض الرواة ، وفيهم من فيه تشيع ، فليُعلم ذلك ، وأحسن ما فيه قولها : أنت وما سمعت من رسول الله ﷺ ، وهذا هو[5] المظنون بها ، واللائق بأمرها وسيادتها وعلمها ودينها ، رضي الله عنها وكأنها[6] سألته بعد هذا أن يجعل زوجها ناظراً على هذه الصدقة ، فلم يجبها إلى ذلك ، لما قدمناه ، فتغيبت[7] عليه بسبب ذلك وهي امرأة من بنات آدم ، تأسف كما يأسفون ، وليست بواجبة العصمة مع وجود نص رسول الله ﷺ ، ومخالفة أبي بكر الصديق ، رضي الله عنه وأرضاه ، وقد رُوينا عن أبي بكر رضي الله عنه : أنه ترضى فاطمة وتلاينها قبل موتها فرضيت رضي الله عنها .

قال الحافظ أبو بكر البيهقي[8] : أخبرنا أبو عبد الله الحافظ[9] ، أنبأنا أبو عبد الله محمد بن يعقوب ، ثنا محمد بن عبد الوهاب ، ثنا عثمان بن عثمان الغنكي بنيسابور ، أنبأنا أبو حمزة[10] ، عن إسماعيل بن أبي خالد ، عن الشعبي ، قال : لما مرضت فاطمة أتاها أبو بكر الصديق فاستأذن عليها ، فقال علي : يا فاطمة هذا أبو بكر يستأذن عليك . فقالت : أتحب أن آذن له ؟ قال : نعم . فأذنت له فدخل عليها يترضاها ، فقال : والله ما تركت الدار والمال والأهل والعشيرة إلا ابتغاء مرضاة الله ، ومرضاة رسوله ، ومرضاتكم أهل البيت ، ثم ترضاها حتى رضيت . وهذا إسناد جيد قوي . والظاهر أن عامراً[11] الشعبي سمعه من علي ، أو يمكن سمعه من علي .

وقد اعترف علماء أهل البيت بصحة ما حكم به أبو بكر في ذلك . قال الحافظ البيهقي[12] : أخبرنا

(١) ط : قالت .
(٢) بعدها في المسند (أعلم) .
(٣) أبو داود (٢٩٧٣) .
(٤) ط : (وهذا هو الصواب والمظنون بها) وفي أ : (وهذا الصواب والمظنون بها) .
(٥) ط : (ولكنها) .
(٦) ط : (فعنت) .
(٧) ط : (فعنت) .
(٨) السنن الكبرى للبيهقي (٦/ ٣٠١) .
(٩) ليست عبارة (أخبرنا أبو عبد الله الحافظ) في ط .
(١٠) في سنن البيهقي : (أبو خيرة) .
(١١) ط : (أن عامر) خطأ .
(١٢) السنن الكبرى للبيهقي (٦/ ٣٠٢) .

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Khariji

البداية والنهاية

السيرة النبوية

من كتاب الوفود - إلى أفراسه ﷺ ومراكبه

تأليف

الإمام الحافظ المؤرخ أبي الفداء إسماعيل بن كثير

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

د. رياض عبد الحميد مراد

الشيخ عبد القادر الأرناؤوط — الدكتور بشار عواد معروف

الجزء الخامس

دار ابن كثير

دمشق - بيروت

اہل بیت کا پودا لگانے والے حضرت فاروق اعظمؓ ہیں

امام محمد باقرؒ نے فرمایا کہ جب بنت یزدجرد حضرت عمرؓ کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے بالائے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرہ کی تابندگی سے مسجد روشن ہو گی حضرت عمرؓ نے جب ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا چہرہ چھپالیا اور کہا برا ہو ہرمز کا کہ اس کے سوئے ہوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ مجھے گالی دیتی ہے اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا امیر المومنینؓ نے کہا ایسا نہیں ہے اس کو اختیار دو کہ یہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لیے منتخب کرلے اس کے حصہ غنیمت میں اس کو سمجھ لیا جائے جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور حضرت امام حسینؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا امیر المومنینؓ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہان شاہ امیر المومنینؓ نے فرمایا نہیں بلکہ شہر بانو پھر امام حسینؑ سے فرمایا اسے ابو عبد اللہؑ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہو گا جو اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا چنانچہ علی بن الحسینؑ پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے اور مروی ہے کہ ابو الاسود شاعر نے امام زین العابدینؑ کی شان میں یہ شعر کہا وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسری اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویز ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں

اصول الکافی جلد اول ص ۲۹۷

باقر مجلسی لعنتی لکھتا ہیکہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا (نعوذ باللہ) آپ متعہ کیا کریں۔

عجالہ حسنہ رسالہ متعہ۔ صفحہ نمبر 9۔ ملا باقر مجلسی ملعون۔

www.SunniLibrary.com

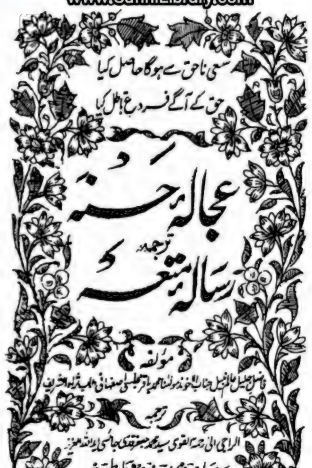

Youtube.com/DifaeSahaba

عناد سے منع کرتے ہیں میں تبع کرلوں اور اپنا بیان فارسی میں لکھوں تاکید کے موافق و مخالف اس طرف اغب ہو کر ثواب سے بہرہ مند ہوں، ناظرین بالبصیرت سے امید کہ اس رسالہ میں جو سہو و خطا انکی نظر شریف میں معلوم ہو اگر قابل اصلاح ہو تو قلم لطف واحسان سے اسکی اصلاح فرماویں والأمر بمن عفوہ وغفران سے چھپاویں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ دو مقصد اور خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مُقَدِّمَہ بہ متعہ کے سنت ہونے اور جاہلوں کے ظلم و عناد سے منع کرنے کا بیان

جاننا چاہئے کہ متعہ کے متعلق آیہ کریمہ نازل ہوا ہے اور انبیاء و مرسلین کے سردار حضرت احمد مختار کی احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ سنی لوگ بھی یہاں اُس حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جو حضرت سلمان فارسی ابن اسود کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہا سے روایت کیگئی ہے۔

راویان حدیث کہتے ہیں ایسا ہوا کہ ایک دن حضرت باسعادت سرور صفیا محمد مصطفےٰ میں حاضر تھے کہ ناگاہ آپ غیظ ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمانے لگے اور فرمایا کہ حمد و ثنا جناب رب العزت کیلئے مخصوص ہے پھر ایناذکر فرمایا اور درود بھیجا پھر انا روئی مبارک ہماری طرف پھیرا اور بیان کیا۔ اوگر وہ مردم! بتحقیق کہ پروردگار ما از یکطرف سوی ہے بجانبی جبرئیل آیہ متعہ کا تحفہ لیکر میرے پر نازل ہوی اور وہ آیہ سبارکہ یہ ہے فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ ولاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما (پس جن عورتوں سے تمنے متعہ کیا ہو تو مہر معین کیا ہوا انہیں دیدو اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں کم و بیش پر راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف اور مصلحتوں کا جاننے والا ہے)

خدائے برحق نے ایسی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا جو پیغمبروں اور متقیوں کو کبھی نہیں بخشی گئی، میں حکم کو منسوخ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانہ میں یہ میری سنت رہے، جو میرے کہنے پر عمل کریگا وہ راہ راست پر جائیگا وہ مجھ سے ہے جسنے حکم متعہ میں اختلاف

باغ فدک: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب اور حضرت فاطمہ کے لئے شفقت

اظہار الحق
Izhar e HAQ

ابوبکر کا جواب

ابوبکر نے کہا اے بنت رسول! آپ کے بابا مومنین کیلئے حریص ان پر کریم اور خیر خواہ تھے کافرین کے مقابل سخت دشمن اور مذاہب کی طرح ٹھکائی پڑتے تھے، آپ کے اللہ اور اولی امر ہی ایسی طاقت آپ کے شوہر ہیں، آپ نسل بہت رسول اور ان کے اہل خاندان سے ہیں، آپ لوگ دوسرے افراد میں منتخب ہیں، آپ کو دوست نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ سعادت مند ہے اور دشمن نہیں رکھے گا مگر وہ شخص جو کہ شقی بدبخت ہے آپ لوگ اہل کی سعادت و خوش بختی کا وسیلہ ہیں۔

اے خاتم الانبیاء کی مخبر سچی اے سردار خواتین! آپ اپنی باتوں میں سچی اور عقل و فراوانی کمال کے لحاظ سے بالاتر ہیں کسی کو حق نہیں کہ آپ کے قول کو رد کرے اور آپ کے حق کو ٹالے، لیکن بخدا قسم میں نے رسول خدا کی زندگی سے خود انہیں کیا ہے اور رد بھی ان کے قول کے خلاف عمل کیا ہے۔

ہاں! جو شخص کسی قوم یا ملت کو رد کے تحقیق کیلئے بھیجا جاتا ہے وہ اپنی قوم سے جھوٹ نہیں بولتا، میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے:

ہم گروہ انبیاء سونا چاندی، زمین و مال میراث نہیں چھوڑتے ہماری میراث علم و حکمت اور کتاب، نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا سے باقی رہ جائے وہ اس کے اختیار میں ہے جو کہ ہماری وفات کے بعد امور مادی کی ولایت و حکومت کا مالک ہو اور بھی صادر کیجئے اسے صرف کرے۔

آپ جو صادر کر رہی ہیں، میں اسے جنگ کے اسلحے، اس کے وسائل اور چوپایوں پر خرچ کروں گا تاکہ مسلمانوں کی ثروت مضبوط ہو اور کفار و مشرکین سے جنگ و جہاد کے وقت غالب رہیں۔

یہ صرف میرا خیال اور میری رائے نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی رائے اور فتنہ کا اتفاق ہے، ہم ہر گز ہر گز کسی مقصد و مطلب آپ سے پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتے یا کوئی چیز آپ سے چھپانا نہیں چاہتے۔ جو کچھ

میرے بارے میں دعویٰ آپ کو پتا ہوں، میں اپنی طرف سے کوئی فتنی و ظلمی نہیں کروں گا، آپ اپنے پدر بزرگوار کی سنت کی سرپرستی ہیں۔

تعلیم اسلام کے فرزندوں کی مادر گرامی ہیں، ہم آپ کے مال کو آپ سے نہیں لینا چاہتے، باپ اور بیٹوں کے اعتبار سے آپ کا عترت و آلت کا انفاذ نہیں کر سکتے، جو کچھ میرے بعض میں ہے اس میں آپ کا اور آپ کے فرزند کا کیا حق ہے کیا میں آپ کے بابا کے قول کی مخالفت کر سکتا ہوں؟

بقول شیعہ مصنف حضورؐ نے بھی متعہ کیا (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؒ سے بکر بن محمد نے متعہ کے بارے میں پوچھا پس آپ نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی مسلمان مرد دنیا سے رخصت ہو جائے اور اس کے ذمہ حضورؐ کی خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت اپنا باقی رہ جائے۔ شیخ الصدوق کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی مرد مر جائے اور اس کے ذمہ حضورؐ کی کوئی خصلت باقی رہ گئی ہو یعنی مرنے والے نے وہ نہ اپنائی ہو میں نے امام سے پوچھا کیا رسولؐ نے متعہ کیا فرمایا ہاں

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۱۳، ۱۲

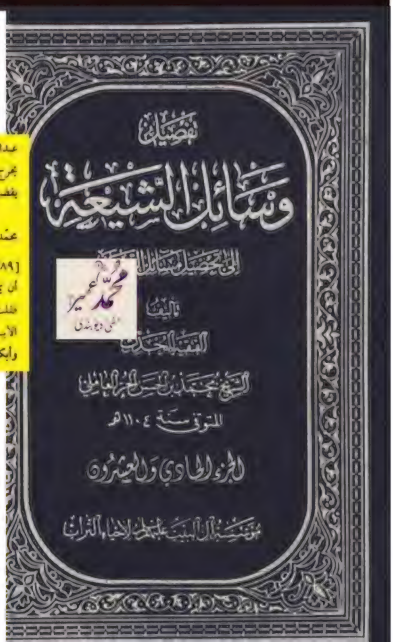

أقول: حمله الشيخ وغيره [2] على التقية، يعني في الرواية، لأن إباحة المتعة من ضروريات مذهب الإمامية، وتقدم ما يدل على ذلك [3]، ويأتي ما يدل عليه [4] والأخير يحتمل النسخ والكراهة مع القدرة.

٢ - باب استحباب المتعة وما ينبغي قصده بها

[٢٦٣٨٨] ١ - محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن بكر بن محمد، عن أبي

عبدالله (عليه السلام) قال: سألته عن المتعة؟ فقال: إني لأكره للرجل المسلم أن يخرج من الدنيا وقد بقيت عليه خلة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يقضها.

ورواه الحميري في (قرب الإسناد) عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، مثله [1].

[٢٦٣٨٩] ٢ - قال الصدوق: وقال الصادق (عليه السلام): إني لأكره للرجل أن يموت وقد بقيت عليه خلة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يأتها، قلت: فهل تمتع رسول الله (صلى الله عليه وآله)؟ قال: نعم، وقرأ هذه الآية: ﴿وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثاً - إلى قوله - ثيبات وأبكاراً﴾ [1].

عبدالله (عليه السلام) قال: سألته عن المتعة؟ فقال: إني لأكره للرجل المسلم أن يخرج من الدنيا وقد بقيت عليه خلة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يقضها.

ورواه الحميري في (قرب الإسناد) عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، مثله [1].

[٢٦٣٨٩] ٢ - قال الصدوق: وقال الصادق (عليه السلام): إني لأكره للرجل أن يموت وقد بقيت عليه خلة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يأتها، قلت: فهل تمتع رسول الله (صلى الله عليه وآله)؟ قال: نعم، وقرأ هذه الآية: ﴿وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثاً - إلى قوله - ثيبات وأبكاراً﴾ [1].

[٢٦٣٩٠] ٣ - وبإسناده عن صالح بن عقبة، عن أبيه، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: قلت: للمتمتع ثواب؟ قال: إن كان يريد بذلك وجه الله تعالى وخلافاً على من أنكرها لم يكلمها كلمة إلا كتب الله له بها حسنة، ولم يفد يده إليها

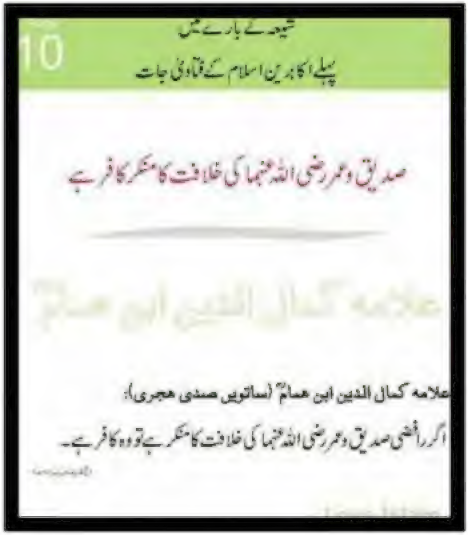
شیعہ کے بارے میں
10
پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات
صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے
علامہ کمال الدین ابن ہمامؒ
علامہ کمال الدین ابن ہمامؒ (ساتویں صدی ہجری):
اگر رافضی صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔

شیعہ کے بارے میں
11

امام جعفر صادق نے فرمایا جس شخص نے ائمہ میں سے کسی کی بھی زیارت کی اس نے رسول ﷺ کی زیارت کی۔ تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار۔ صفحہ 39.

کوئی شخص عمر بھر عبادت کرتا رہے اور معرفت حاصل نہ ہو ناممکن ہے کہ بجوئے جنت سونگھ سکے۔

اسی طرح زیارت میں جو ثواب جناب آئمہ نے بیان کیا ہے، اس میں نذر کے

ented by www.ziaraat.com

www.sunnilibrary.com

تحفۃ الابرار

ترجمہ

جامع الاخبار

علم حدیث کی مشہور کتاب

مترجمہ

ادیب اعظم، مفسر قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ ۳

۳۹

۹۹-امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے جس نے امام جعفر صادق اور ان کے آباء طاہرین کی زیارت کی اس کی آنکھوں کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور وہ کسی طاس نہ ہوگا

۱۰۰-امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے آئمہ میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اس نے گویا رسول، خدا کی زیارت کی۔

۱۰۱-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہم میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اور وہاں چار رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۲-امام رضا علیہ السلام سے فرمایا ہر امام کا اس کے اولیاء اور تابعین کے اوپر ایک حق ہے اور اس کا پورا کرنا ان کی قبولی کی زیارت سے بہتر نہیں ہے شخص یہ رغبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی مرغوب چیزوں کی تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے

علی بن احمیش کہ مروان نے زید کو قتل کرایا اور ایک روایت میں ہے کہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے ایسا کیا حضرت کی شہادت مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی، امام جعفر صادق کا قاتل منصور عباسی ہے جس نے ماہ شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال زہر سے شہید کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا قاتل ولید بن عقبہ ۵۶ ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ابراہیم بن ولید نے زہر سے شہید کیا آپ؟ توحت البقیع ۵۷ سنہ

شیعہ راوی الصیرفی روایت بیان کرتا ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ایک قوم "شیعہ" یہ دعویٰ کرے گی کہ میں انکا امام ہوں اللہ کی قسم میں انکا امام نہیں اللہ کی لعنت ہو ان پر کہ میں نے جس چیز کو چھپایا انہوں نے اسکو ظاہر کیا اللہ انکی پوشیدہ باتوں کو عیاں فرمائے

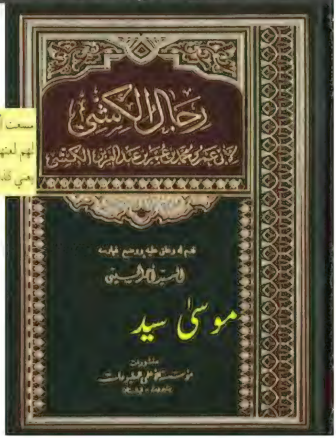

سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قوم يزعمون أني لهم إمام، والله ما أنا لهم بإمام ما لهم لعنهم الله كلما سترت ستراً هتكوه هتك الله ستورهم، أقول كذا يقولون إنما يعني كذا، أنا إمام من أطاعني

محمد بن مسعود قال: حدثني عبد الله بن محمد بن خالد قال: حدثني الحسن

سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قوم يزعمون أني لهم إمام، والله ما أنا لهم بإمام ما لهم لعنهم الله كلما سترت ستراً هتكوه هتك الله ستورهم، أقول كذا يقولون إنما يعني كذا، أنا إمام من أطاعني

صالحاً

سعد قال: حدثنا محمد بن الحسين والحسن بن موسى قالا: حدثنا صفوان ابن يحيى عن ابن مسكان عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله المغيرة بن سعيد، إنه كان يكذب على أبي فأذاقه الله حر الحديد، لعن الله من قال فينا ما لا نقوله في أنفسنا، ولعن الله من أزالنا عن العبودية لله الذي خلقنا وإليه مآبنا ومعادنا وبيده نواصينا.

سعد قال: حدثني أحمد بن محمد بن عيسى وأحمد بن الحسن بن فضال ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب ويعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن داود بن أبي يزيد العطار عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال في قول الله عز وجل: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾[1] قال: هم سبعة: المغيرة بن سعيد وبنان وصائد النهدي وحمزة بن عمارة الزبيدي والحارث الشامي وعبد الله بن عمرو بن الحارث وأبو الخطاب[2].

---

(١) الشعراء: الآية ٢٢١ – ٢٢٢

(٢) هذا الكلام مر في الحديث عن أبي الخطاب رقم ١٣٥ وفيه حمزة بن عمارة الزبيري، والصحيح حمزة بن عمارة الزبيري كما في دائرة المعارف الشيعية العامة.

سید زادیوں سے بھی متعہ ہو سکتا ہے (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہاشمی عورت سے بھی متعہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۷۱

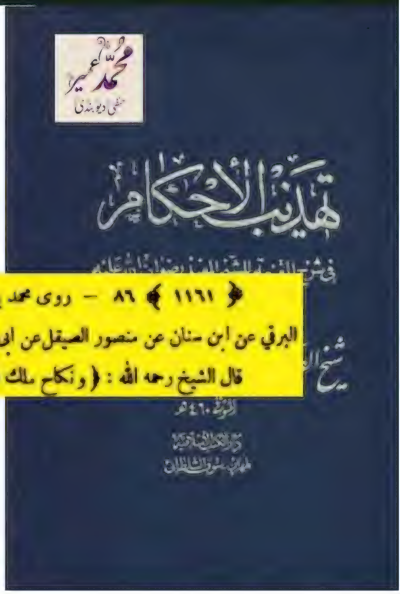

ج ٧ في تفصيل احكام النكاح ٢٧١

في ف ، وتلذذ بما شئت فاني أخاف الفضيحة قال: لا بأس ليس له إلا ما اشترط .
ولا بأس بالتمتع بالهاشمية .

﴿ ١١٦١ ﴾ ٨٦ — روى محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن ابي عبدالله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابي عبدالله عليه السلام قال: تمتع بالهاشمية .
قال الشيخ رحمه الله : ﴿ ونكاح ملك الايمان ﴾ الى آخر الباب .

يدل على ذلك قوله تعالى : ﴿ والذين هم لفروجهم حافظون إلا على ازواجهم أو ما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين ﴾ (١) فاباح تعالى بظاهر اللفظ نكاح ملك الايمان، ثم ان الملك يكون باشياء مختلفة منها الشراء ومنها الهبة ومنها الميراث على حسب

﴿ ١١٦١ ﴾ ٨٦ — روى محمد بن علي بن محبوب عن أحمد بن ابي عبدالله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابي عبدالله عليه السلام قال: تمتع بالهاشمية .
قال الشيخ رحمه الله : ﴿ ونكاح ملك الايمان ﴾ الى آخر الباب .

...دة متين على

...عن سهل بن

...سلام : رجل

...يقوّمها قيمة

عدل ويأخذها ويكون لولده عليه ثمنها .

﴿ ١١٦٣ ﴾ ٨٨ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن النعمان عن ابي الصباح عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يكون لبعض ولده جارية وولده صغار هل يصلح له ان يطأها؟ فقال : يقوّمها قيمة عدل ثم يأخذها فيكون لولده عليه قيمتها .

(١) سورة المؤمنون الآية : ٣
- ١١٦٢ - ١١٦٣ - الاستبصار ج ٣ ص ١٥٤ الكافي ج ٢ ص ٤٩

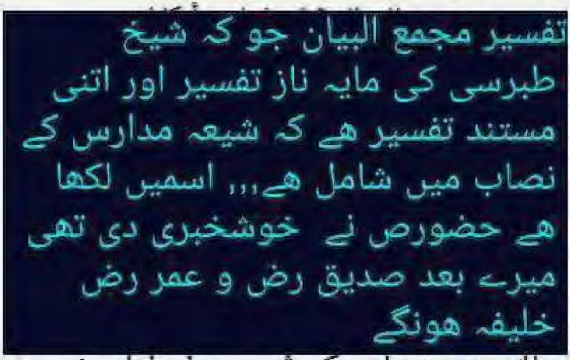

يملك من بعده ابو بكر، ثم عمر، فعرفها بعض

ما أفشت من الخبر، وأعرض عن

بعض إن أبا بكر وعمر يملكان بعدي. وقريب

من ذلك ما رواه العياشي بالإسناد عن

عبد الله بن عطاء المكي، عن أبي جعفر عليه

السلام إلا أنه زاد في ذلك. إن كل واحدة

منهما حدثت أباها بذلك، فعاتبهما رسول الله

في أمر مارية، وما أفشتا عليه من

ذلك، وأعرض عن أن يعاتبهما في الأمر الأخر.

pk
khan

حضرت فاطمہؑ نے بادل نخواستہ امام حسینؑ کو جنا (معاذ اللہ)

حضورؐ نے حضرت فاطمہؑ کو امام حسینؑ کی پیدائش اور ان کی شہادت کی خبر دی پھر وہ ان کے ساتھ بادل نخواستہ حاملہ ہوئیں حضرت نے فرمایا کیا کبھی کسی کو تو نے دیکھا ہے کہ اُسے بچہ ہونے کی خوشخبری دی جائے اور وہ اس سے باکراہت حاملہ ہو یعنی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے مغموم ہو اور ایسے بچے کے جننے کو اچھا نہ سمجھتی ہو اور وضع حمل کے وقت بھی آپ ناخوش تھیں

جلاء العیون ص ۴۸۰

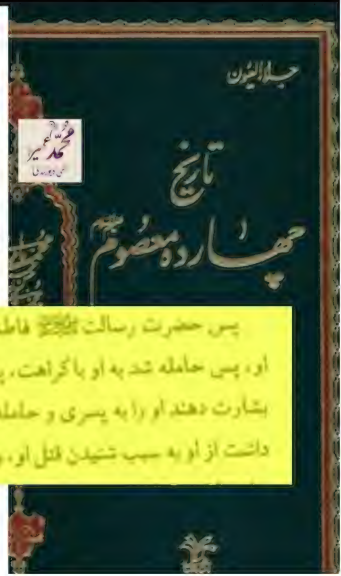

بعد از تورات آنکه زمین را به میراث خواهند برد بندگان شایستهٔ من. پس حضرت فرمود: بشارت داد خدا پیغمبرش را که اهل بیت او پادشاه زمین خواهند شد، و به دنیا رجعت خواهند کرد، و دشمنان خود را خواهند کشت.

پس حضرت رسالت ﷺ فاطمه ؑ را خبر داد به ولادت حسین ؑ و شهید شدن او، پس حامله شد به او با کراهت، پس حضرت فرمود که: هرگز دهندهٔ کسی را که بشارت دهند او را به پسری و حامله شود به او با کراهت، یعنی: او مغموم شد و کراهت داشت از او به سبب شنیدن قتل او، و در وقت وضع حمل نیز کراهت داشت به سبب این.

پس حضرت رسالت ﷺ فاطمه ؑ را خبر داد به ولادت حسین ؑ و شهید شدن او، پس حامله شد به او با کراهت، پس حضرت فرمود که: هرگز دهنده‌ای کسی را که بشارت دهند او را به پسری و حامله شود به او با کراهت، یعنی: او مغموم شد و کراهت داشت از او به سبب شنیدن قتل او، و در وقت وضع حمل نیز کراهت داشت به سبب این.

خبر را به فاطمه مگو.

چون روز هفتم شد، حضرت رسول ﷺ آمد فرمود که: بیاور فرزند مرا، چون به نزد آن حضرت بردم، گوسفند سیاه و سفیدی از برای او عقیقه کرد، یک رانش را به قابله داد، و سرش را تراشیدند، به وزن موی سرش نقره تصدّق کرد، خلوق بر سرش مالید[۲]، پس

7

شیعہ کے بارے میں
پہلے اکابرین اسلام کے فتاوٰی جات

صحابہؓ کا منکر، قرآن کا منکر، شیعہ، فرقہ امامیہ کے عقائد رکھنے والا کافر ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے اُمت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے"

----- "اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اسکے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے"

----- "اسی طرح ہم غالی شیعوں کو انکے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ انکے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے"۔

(کتاب الشفا، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290)

حضرت عمرؓ حسین کریمینؓ کو اپنی اولاد زیادہ عزیز اور افضل سمجھتے تھے

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے صحابہؓ کو مدائن کی فتح عطا کی تو حضرت عمرؓ نے مال غنیمت کے تقسیم کرنے کا حکم دیا مال مسجد میں بکھیر دیا گیا سب سے پہلے حضرت حسینؓ تشریف لائے اور کہا امیر المومنینؓ اللہ نے مسلمانوں کو مال غنیمت عطا کیا اس میں سے مجھے میرا حق عطا کیجیے حضرت عمرؓ نے فرمایا بڑی محبت اور عزت سے ادا کرتا ہوں تو ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا پھر یہ تشریف لے گئے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ تشریف لائے تو انہیں پانچ سو درہم دینے کو کہا تو انہوں نے عرض کی امیر المومنینؓ میں تلوار کا بہت ماہر بہادر مجاہد ہوں اور حضورؐ کے سامنے میں تلوار بازی کی خدمات سر انجام دے چکا ہوں حالانکہ اس وقت حسنؓ اور حسینؓ بچے تھے اور مدینہ کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے آپ نے انہیں تو ایک ایک ہزار درہم عطا فرمائے اور مجھے صرف پانچ سو درہم تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹھیک کہتے ہو جاؤ! ان دونوں کے باپ جیسا کہیں سے باپ، ماں جیسی ماں، نانے جیسا نانی، چچا جیسا چچا، پھوپھی جیسی پھوپھی، خالہ جیسی خالہ، اور ماموں جیسا موموں تو لا کر دکھاؤ تم ہرگز نہیں لا سکتے دیکھو ان کا باپ علی المرتضیٰ ان کی والدہ فاطمۃ الزہراؓ ان کے نانا محمدؐ ان کی نانی خدیجہ الکبریٰؓ ان کا چچا جعفرؓ بن ابو طالب ان کی پھوپھی ام ہانیؓ بنت ابی طالب ان کی خالہ رقیہؓ اور ام کلثومؓ اور ان کے ماموں ابراہیمؓ بن محمدؐ ہیں

ذبح عظیم ص ۴۱، ۴۰

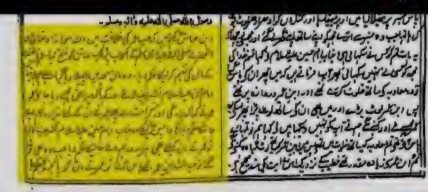

Facebook.Com/Muhammad Umair

سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں حسنین کریمین کو بلایا اور خوب پیار کیا لیکن مولا علی نے انکو آپ علیہ السلام سے دور کردیا اس خوف سے کہ حسنین کریمین آپ علیہ السلام کہ لیے تکلیف کا سبب نہ بنیں---

حیات القلوب جلد دوم۔ صفحہ 1003.

کیا شیعہ علی رضی اللہ عنہ پر بھی نبی ﷺ کی نافرمانی کا فتوٰی لگائینگے؟

حضرت نے اپنے دست مبارک سے انگوٹھی آبداری اور بیری انگلی میں پہنا دی۔ اُس وقت تمام بنی ہاشم اور دوسرے قبیلوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ حضرت کا سرداقدس ضعف و ناتوانی کے سبب قابو میں نہ تھا کبھی داہنی جانب اور کبھی بائیں طرف مڑجاتا تھا۔ اُسی حالت میں حضرت نے جناب آدم سے فرمایا جس کو سب نے سُنا کہ اے میرے بھائی اور میرے وصی اور امانت میں میرا خلیفہ ہے۔ وصی میرے دین کو ادا کرے گا۔ میرے وعدوں کو پورا کرے گا یعنی فرزندان ہاشم اور فرزندان عبدالمطلب اور اے مسلمانو! علی سے رنجش اور اس کے حکم سے مخالفی نہ کرنا ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے۔ اُس سے محبت کرنا اور اُس کی طرف سے ترغیب پھیرکر دوسروں کی طرف رغبت مت کرنا ورنہ کافر ہوجاؤ گے۔ یہ فرماکر جناب عباس سے فرمایا کہ علی کی بیعت اٹھوا۔ عباس نے کہا یا رسول اللہ پڑھے لکھے کو اٹھاتے ہیں اور لنگڑے لولے کو کہیں کی جگہ چلتے ہیں۔ حضرت نے تین مرتبہ فرمایا اور جناب عباس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا۔ آخر وہ کمبخت ناظر ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب امیرؑ ان کی جگہ پر جا بیٹھے۔ آنحضرت نے جب حضرت عباس کو محترم نہیں پایا فرمایا چچا جان کوئی ایسا کام نہ کیجئے کہ میں آپ سے عتب ناک دنیا سے محبت ہو اور رعتب آپ کو محبوب ہو۔ یہ سنتا تھا کہ عباس بیعت علی سے ہاتھ اٹھا کر چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا اب تم کو اختیار ہے۔ جب حضرت رسالت پناہ نے وفات پائی تو حضرت امیرؑ نے فرزند حسن و حسین کو بلایا۔ وہ حضرت بلانے لگے حضرت نے ان کو اپنے سینہ سے لپٹا لیا۔ اور ان دونوں باغ رسالت کے پھولوں کو سونگھنے اور پیار کرنے لگے امیرالمومنین فرماتے ہیں کہ میں اس خوف سے کہ وہ دونوں آنحضرت کے لیے تکلیف کی زیادتی کا سبب نہ ہوں قریب سے اور میں ان کے پیار کرنے سے دست عمل کو روکتا کیونکہ میرے لیے ان کا محبت جتانا اور دشمن کا سبب بننا دونوں برابر تھا اور خدا سے دعا مانگتا تھا کہ اے خدا و مالک ان پر رحم کر اور ان کو ثابت قدم رکھ اور ان کو ظلم و ستم کرنے والوں پر مسلط نہ کر۔ اور ان دونوں میں سے سب سے زیادہ بہتر شخص کو یعنی علی بن ابی طالب کو۔ اس کے بعد شیخ مفید روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے لوگوں کو رخصت کیا اور سب باہر چلے گئے۔ صرف جناب عباس اور علی کے سوا جو اجازت لے کر گئے اور حضرت علی اور آنحضرت کے مخصوص اہلبیت وہی رہ گئے۔ تو جناب عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ سے ہر بنی ہاشم میں قرار پائے گا تو ہم کو خوشخبری دیجئے تاکہ ہم خوش اور مسرور ہوں۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ہم پر ظلم کریں گے اور ضعیف ہم سے غلب کریں گے تو اصحاب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا میرے بعد ہم لوگوں کو ذلیل و خوار کریں گے اور لوگ ہم پر غالب ہوں گے۔ یہ سنکر اہلبیت گریاں ہوئے اور آنحضرت کی زندگی سے ناامید ہوگئے اس حالت بیماری میں امیرالمومنین رات دن آنحضرت کی خدمت میں حاضر رہتے اور کبھی نہیں ہوتے تھے سوائے ضروری کاموں کے۔

ابن بابویہ، شیخ مفید، شیخ طوسی، شیخ طبرسی، ابن شہر آشوب اور دوسرے معتبر علمائے نے بسند ذیل حضرت علیؑ امام تقیؑ سے اور انہوں نے حضرت صادقؑ، امام سجادؑ اور امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت کے وصال کے آخری وقت امیرالمومنین کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے تھے تو حضرت نے فرمایا بلاؤ میرے چچا زاد بھائی کو۔ میرے دوست اور میرے بھائی کو۔ میرے گھر والے شوہر کو۔ کسی کو اور کہنے لگے کسی کو میرے پاس نہ چھوڑو۔ میرے

visit 👉 www.sunnilibrary.com

شیعہ کا بارھواں امام دشمنوں کے ڈر و خوف کی وجہ سے غار میں چھپا ہوا ہے

ایک چیز سمجھ نہیں آئی کہ اگر ہم شیعہ کتب کو اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اماموں کی شان میں بے حد غلو پایا جاتا ہے لیکن انہی کتابوں شیعہ کے عقائد کے خلاف ائمہ کے بارے میں متضاد باتیں بھی پائیں جاتی ہیں۔ کسی مذہب کے جعلی ہونے ایک سب سے بڑی نشانی یہ ہوتی ہے اس میں تضاد پایا جاتا ہے۔ خیر کیا شیعہ حضرات بغیر کام گلوچ کے بتانا پسند کریں گے کہ بارھواں امام اتنا ڈرپوک کیوں ہے جو آج تک دشمنوں کے خوف سے چھپا ہوا ہے؟

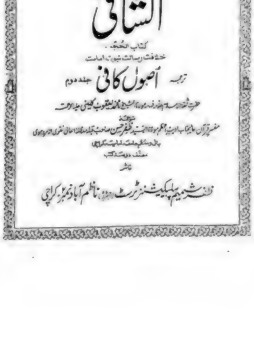

کتاب متطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

حصۂ اصول من اصول الکافی

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت علامہ ابو جعفر محمد یعقوب بن اسحٰق الکلینی علیہ الرحمۃ

متوفی ۳۲۹ھ، مطابق ۹۴۱ء، صاحب الصحیح الکافی، شیخ الاسلام والمسلمین، ثقۃ المحدثین، صاحب تصانیف کثیرہ، مقبولہ

والد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

مترجم، مؤلف، ناشر

فرید بک سٹال لمیٹڈ، ۱۸۸ نظام چیمبرز، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

فِي وِلَادَتِهِ، وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ. وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ: حَمْلٌ، وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ: إِنَّ وَلَدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَن يُمَتِّحِنَ الشِّيعَةَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ! [قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَارَةُ! إِذَا أَدْرَكْتَ هَذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ. اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ. اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي». ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ، لَابُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يُقَالُ فَاجِئُ الْعِرَاقِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ يُقْتَلُ قَتْلَ آلِ نَبِيٍّ فُلَانٍ يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ فَيَأْخُذَ الْغُلَامَ فَيَقْتُلَهُ، فَإِذَا فَعَلَهُ بَغَيَا وَعُدْوَانًا وَظُلْمًا لِأَنْفُسِهِمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللهُ

۵۔ زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت جعفر کی غیبت لوگوں پر سے شروع ہوگی۔ میں نے عرض کیا، فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے پیٹ کی طرف (یعنی وہ شکم میری اولاد سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا اس کے باپ کا انتقال ہوگیا کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا کوئی کہے گا وہ باپ کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوا ہے تم حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانہ غیبت کو پالوں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔

الثقات (٣/٢٤٢)، وغيرهما.

وعلى هذا: فإن الحكم على مالك بن نمير بالجهالة لا يمنع من قبول حديثه، وقد سبق أن تكلمت عن قبول حديث المجهول إذا كان مستقيماً؛ تحت الحديث رقم (٧٥٩)، عند حديث هُلْب الطائي [وانظر أيضاً: ما تحت الحديث رقم (٧٨٨)، الشاهد الرابع، حديث أم سلمة]، ومما قلت هناك:

الحكم على الراوي بالجهالة لا يمنع من تصحيح حديثه، فكم من راوٍ حكم أبو حاتم عليه بالجهالة ونحوها ثم صحح حديثه، ثم نقلت بعض النقول في ذلك، ثم قلت: فدل ذلك على أن استقامة حديث الراوي تكفي في قبول حديثه، حتى لو لم يكن مشهوراً بالطلب، لا سيما من كان في طبقة التابعين، والمقصود من هذه النقول بيانُ أن المجهول لا يُردُّ حديثه لمجرد جهالته؛ إذ الجهالة وصف لا يلزم منه الجرح، بل يقترن كثيراً في كلام الأئمة الوصفُ بالجهالة مع التوثيق أو التجريح، ولكن ينظر في حديث المجهول؛ فإن كان حديثه مستقيماً موافقاً لرواية الثقات صُحِّح حديثه واغتُفرت جهالته، حيث لم يرو منكراً، ولم ينفرد عن الثقات بما ليس من حديثهم، لا سيما لو كان من التابعين، وهذا مثل حالتنا هذه، فإن لفظ حديثه المحفوظ: مروي من حديث ابن عمر، وابن الزبير، ووائل بن حجر، وأبي حميد الساعدي في جماعة من أصحاب النبي ﷺ، وقد صحح حديثه هذا: ابن خزيمة وابن حبان، واحتج به النسائي والبيهقي، والله أعلم.

والحاصل: فإن حديث [illegible]

عورت سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ آیا تم شادی شدہ ہو بس فوراً متعہ کرو اور چلتے بنو

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؒ سے دریافت کیا کہ میں ایک مرتبہ حالت سفر میں تھا تو میں نے ایک خوب صورت عورت دیکھی لیکن مجھے اس بارے میں کوئی یقین نہ تھا کہ وہ شادی شدہ عورت ہے یا بدکار ہے لیکن میں اس سے جنسی تعلقات کا خواہش مند تھا تو کیا اس عورت کے بیان پر مجھے یقین کر لینا چاہیے اور اس سے متعہ کر لینا چاہیے اگر وہ کنواری یا بے خاوند ہونا ظاہر کرے تو امام جعفر صادقؒ نے فرمایا تجھے اس بارے میں چھان بین کرنے کی کیا پڑی ہے بس اتنا ہی کافی ہے کہ تو اس کے کہنے پر اس کی تصدیق کرے اور اس سے متعہ کرے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۲۷۸

٢٩٦ - باب: حبس المهر إذا أخلفت

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَتُرِيدُ مِنِّي الْمَهْرَ كَمَلًا وَأَتَخَوَّفُ أَنْ تُخْلِفَنِي، فَقَالَ: لَا يَجُوزُ أَنْ تَحْبِسَ مَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ هِيَ أَخْلَفَتْكَ فَخُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَهْرِ وَعَلِمَ أَنَّ لَهَا زَوْجاً فَمَا أَخَذَتْهُ فَلَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَيَحْبِسُ عَنْهَا مَا بَقِيَ عِنْدَهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَأَحْبِسُ عَنْهَا شَيْئاً؟ قَالَ: نَعَمْ خُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ إِنْ كَانَ نِصْفَ شَهْرٍ فَالنِّصْفَ وَإِنْ كَانَ ثُلُثاً فَالثُّلُثَ.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي [illegible] مِنَ الْأَيَّامِ [illegible] مِنْ مَهْرِهَا [illegible] الرَّيَّانُ بْنُ [illegible] مَهْرِهَا [illegible] وَأَخَذَتْهُ بِالْبَاقِي، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا وَعَلِمَ بَعْدَ دُخُولِهِ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُوَفِّيَهَا بَاقِيَ مَهْرِهَا أَنَّمَا زَوَّجَتْهُ نَفْسَهَا وَلَهَا زَوْجٌ مُقِيمٌ مَعَهَا أَيَجُوزُ لَهُ حَبْسُ بَاقِي مَهْرِهَا أَمْ لَا يَجُوزُ فَكَتَبَ عليه السلام لَا يُعْطِيهَا شَيْئاً لِأَنَّهَا عَصَتِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

٢٩٧ - باب: أنها مصدقة على نفسها

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنِّي أَكُونُ فِي بَعْضِ الطُّرُقَاتِ فَأَرَى الْمَرْأَةَ الْحَسْنَاءَ وَلَا آمَنُ أَنْ تَكُونَ ذَاتَ بَعْلٍ أَوْ مِنَ الْعَوَاهِرِ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا عَلَيْكَ إِنَّمَا عَلَيْكَ أَنْ تُصَدِّقَهَا فِي نَفْسِهَا.

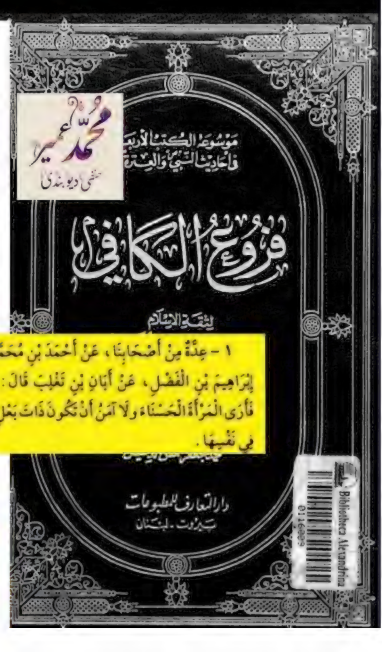

بقول سیدنا علی: ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم علیٰ برحق

اس خطبے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ صاف الفاظ میں اقرار کر رہے ہیں کہ سیدنا ابو بکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت برحق تھی اور سیدنا علی اور معاویہ رضی اللہ عنہم میں اختلاف صرف سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ تھا۔

ایک ضروری وضاحت: شیعہ روافض کا عقیدہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفۃ بلا فصل تھے لیکن یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہے ہیں کہ مہاجرین و انصار اگر کسی شخص پر اتفاق کر لیں تو یہی رضائے الٰہی ہے۔ مطلب شیخین کی خلافت اللہ کی رضا تھی۔ **اللہ اکبر کبیرا**

نہج البلاغہ

علامہ السید الشریف الرضی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و تفسیر خطبہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی

صفحہ 489

مکتبہ الحسنین

Tel: 424296 - 4911723 Fax: 4911723

ہُوا اس نصیحت کی بنا پر میں تمہارا بُرا والی نہ ہوں گا۔ والسّلام

مکتوب ۶۴

معاویہ کے نام

دیکھ میری بیعت اسی قوم نے کی ہے جس نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعت کی تھی اور اسی طرح کی ہے جس طرح ان کی بیعت ہوئی کہ نہ کسی حاضر کو نظرثانی کا حق تھا اور نہ کسی غائب کو رد کر دینے کا اختیار تھا۔

شوریٰ کا اختیار بھی صرف مہاجرین و انصار کو ہوتا ہے لہٰذا وہ کسی شخص پر اتفاق کر لیں اور اسے امام نامزد کر دیں تو گویا اسی رضائے الٰہی ہے اور اگر کوئی شخص تنقید کر کے یا بدعت کی بنیاد پر اس امر سے باہر نکل جائے تو لوگوں کا فرض ہے کہ اسے واپس لائیں اور انکار کر دے تو اس سے جنگ کریں کہ اس نے مومنین کے راستہ سے ہٹ کر راہ نکالی ہے اور اللہ بھی اسے اُدھر ہی پھیر دے گا جدھر وہ پھر گیا ہے۔

معاویہ! میری جان کی قسم۔ اگر تو خواہشات کو چھوڑ کر عقل کی نگاہوں سے دیکھے گا تو مجھے سب سے زیادہ دامن عثمانؓ سے اپنا بچائے گا اور تجھے معلوم ہو جائے گا کہ میں اس مسئلہ سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ مگر یہ کہ تو حقائق کی پردہ پوشی کر کے ہم ہی پر لگانا چاہے تو تجھے عکسی اختیار ہے۔ (یہ گزشتہ بیعتوں کا ہر تذکرہ اگر یہ ثابت نہ کرے کہ اسلام میں خلافت شوریٰ سے ہی ہوتی ہے۔ جوادی)

مکتوب ۶۵

رافضی شیخ صدوق کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں توہین اور بدترین گستاخی

حضرت علی کے سر کے اگلے حصہ پر بال نہ تھے قد چھوٹا تھا۔ اور پیٹ بڑا تھا۔

علل الشرائع۔ شیخ صدوق۔جلداول صفحہ 182

جاتی ہے۔ اس سے ملاقات کرتی اور برکت حاصل کرتی ہے اب اگر اس کا وقت وفات آگیا ہے تو پھر وہ اسے اپنے پروں میں رکھ لے گا اور اگر وفات کا وقت نہیں آیا ہے پھر اس کی روح کو اپنے امانت دار ملائکہ کے ساتھ واپس بھیج دیتا ہے اور وہ اس کے جسم میں لوٹا دیتے ہیں۔

باب (۲۳۱) وہ سبب جس کی بناء پر مذی اور ودی سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۱) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن ابراہیم نے روایت کرتے ہوئے اپنے باپ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے حریز سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر تمہارے آلہ تناسل سے کوئی رطوبت کوئی مذی یا ودی نکلنے لگے اور تم نماز میں ہو تو نماز نہ توڑو وضو توڑو خواہ وہ بہہ کر تمہارے عقب تک کیوں نہ پہنچ جائے اس لئے کہ یہ بمنزلہ ناک کی رینٹ کے ہے اور ہر وہ شے جو وضو کے بعد نکلے وہ رگوں سے آتی ہے یا ورید سے آتی ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اس لئے اپنے کپڑے کو بھی نہ دھوؤ جب تک تم کپڑے کو خود نجس نہ کر لو۔

(۲) اور ان ہی اسناد کے ساتھ حریز سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مذی اور رطوبت جو آلہ تناسل سے خارج ہو) کے متعلق دریافت کیا کہ وہ بہہ کر ران تک آگئی وآپ علیہ السلام نے فرمایا نہ اس سے نماز ٹوٹے گی اور نہ وہ شخص اپنی ران کو دھوئے گا اس لئے کہ اگرچہ یہ مخرج منی سے نکلتی ہے مگر یہ ناک کی رینٹ اور رطوبت کے مانند ہے۔

(۳) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے روایت کرتے ہوئے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے عمر بن اذینہ سے انہوں نے یزید بن معاویہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے ان دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے مذی کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو ٹوٹے گا نہ کپڑا دھویا جائے گا اور نہ جسم دھویا جائے گا یہ بمنزلہ تھوک اور ناک کی رطوبت کے ہے۔

(۴) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابن فضال نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابن بکیر نے انہوں نے عمر بن حنظلہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذی کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اور ناک کی رطوبت برابر ہے (دونوں میں کوئی فرق نہیں)۔

visit www.sunnilibrary.com

متعہ صرف یہ ہے کہ کتنی دیر اور کتنے پیسے

امام جعفر صادقؒ سے زرارہ روایت کرتا ہے کہ امام موف نے فرمایا متعہ کے دور کن ہے۔

(۱) مدت مقررہ (۲) اجرت مقررہ

فروع الکافی جلد ۵ ص ۴۷۴

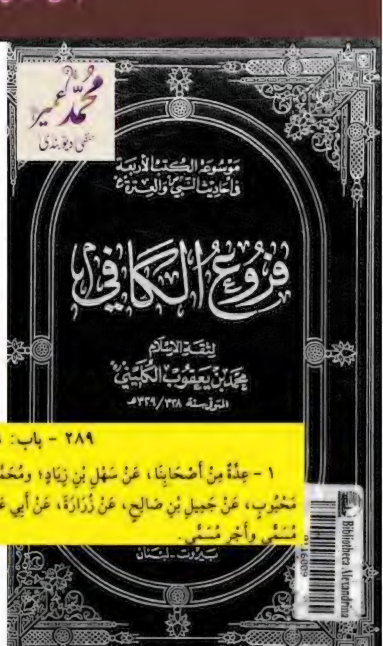

عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَلَا أَدْرِي مَا خَالُهَا أَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً؟ قَالَ: يَتَعَرَّفُ لَهَا فَإِنْ أَجَابَتْهُ إِلَى الْفُجُورِ فَلَا يَفْعَلْ.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّيَّانِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَدَّادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ عَارِفَةً قُلْتُ: تَجِيءُ فَتَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عَارِفَةً؟ قَالَ: فَاعْرِضْ عَلَيْهَا وَقُلْ لَهَا فَوْقَ قَبْلَكِ فَتَزَوَّجُهَا وَإِنْ أَبَتْ أَنْ تَرْضَى بِقَوْلِكَ فَدَعْهَا وَإِيَّاكَ وَالْكَوَاعِبَ وَالْمَوَانِعَ وَالْبَكَايَا وَعَوَاتِقَ الْأَبْكَارِ. قُلْتُ: مَا الْكَوَاعِبُ؟ قَالَ: اللَّوَاتِي يَكْعُبْنَ بِالثُّدِيِّ مُعْلَمَةٌ وَمُرَبَّيَاتٌ، قُلْتُ: فَالْمَوَانِعُ؟ قَالَ: اللَّوَاتِي يَدْعِينَ إِلَى أَنْفُسِهِنَّ وَقَدْ عُرِفْنَ بِالْفَسَادِ، قُلْتُ: فَالْبَكَايَا؟ قَالَ: الْعَذَارَى بِالدَّمِ، قُلْتُ: فَعَوَاتِقُ الْأَزْوَاجِ؟ قَالَ: الْمُعَلَّقَاتُ عَلَى خَمِّ الشَّيْخِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ الْفَاجِرَةِ هَلْ يَحْرُمُ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنْهَا يَوْماً أَوْ أَقَلَّ؟ قَالَ: إِذَا كَانَتْ مَشْهُورَةً بِالزِّنَا فَلَا يَتَمَتَّعْ مِنْهَا وَلَا يَتَمَتَّعْهَا.

٢٨٩ - باب: شروط المتعة

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَكُونُ مُتْعَةٌ إِلَّا بِأَمْرَيْنِ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَجْرٍ مُسَمًّى.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَقُولَ فِي هَذِهِ الشُّرُوطِ: أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً كَذَا وَكَذَا وَعَلَى أَنْ لَا تَرِثَنِي وَلَا

Bibliotheca Alexandrina
0150

حضرت فاطمہؑ ایک جائز اور مشروع کام پر حضرت علیؑ سے غصہ ہو کر میکے چلی گئیں

کتاب علل الشرائع و بشارۃ مصطفٰے و خوارزمی میں حضرت ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جب جعفر طیارؓ حبشہ میں تھے تو ان کے لیے ایک لونڈی ہدیہ کے طور پر بھیجی گئی جس کی قیمت چار ہزار درہم تھی جب جعفرؓ مدینہ آئے تو وہی لونڈی بطور ہدیہ حضرت علیؑ کو دے دی اس نے حضرت علیؑ کو خدمت کی ایک دن حضرت فاطمہؑ گھر آئیں تو دیکھا کہ حضرت علیؑ کا سر اس لونڈی کے دامن میں رکھا ہوا ہے یہ حالت دیکھ کر غصہ آیا پوچھا کیا کچھ کام کیا ہے حضرت علیؑ نے کہا اے پیغمبر خدا بیٹی خدا کی قسم کچھ نہیں کیا آپ تم جو کہنا چاہتی ہو کہو حضرت فاطمہؑ نے کہا مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد بزرگوار کے گھر جاؤں حضرت علیؑ نے اجازت دے دی حضرت فاطمہؑ نے چادر کا پردہ کیا اور حضورؐ کے گھر روانہ ہو گئیں ان کے پہنچنے سے پہلے جبریل آئے اور اللہ کا سلام دیا اور کہا کہ ابھی فاطمہؑ آپ کے پاس پہنچنا ہی چاہتی ہے اور علیؑ کی شکایت کرے گی اس کی کوئی بات نہ قبول کرنا

جلاء العیون ص ۲۳۰

باب دوم ۲۳۰ کیفیت مصائب امیر المؤمنین و فاطمہ علیہما السلام

کردم میان دو کس که محبوبترین اهل زمینند بسوی من.

مؤلف گوید که: این بابویه ﷺ گفته است که: این حدیث نزد من معتمد نیست، زیرا که علی بن ابیطالب سیّد اوصیاست و فاطمه سیّدهٔ نساست، و میان این دو بزرگوار منافقه و منازعه روا نیست(۱)

در کتاب علل الشّرایع و بشارة المصطفیٰ و مناقب به سندهای معتبر از ابوذر و ابن عبّاس روایت کرده‌اند که: چون جعفر طیّار در حبشه بود، برای او کنیزی به هدیه فرستادند و قیمت او چهار هزار درهم بود، چون جعفر به مدینه آمد آن کنیزک را برای برادر خود امیرالمؤمنین ﷺ به هدیه فرستاد، و آن کنیزک خدمت آن حضرت را می‌کرد، روزی حضرت فاطمه ﷺ به خانه درآمد دید سر علی ﷺ در دامن آن کنیزک است. چون آن حالت را ملاحظه نمود متغیّر گردید پرسید: آیا کاری کردی با او؟ حضرت امیر فرمودند: نه به خدا سوگند ای دختر محمّد کاری نکردم، الحال آنچه می‌خواهی بگو تا بجا آورم. گفت: می‌خواهم مرا رخصت دهی که به خانهٔ پدرم روم، حضرت امیر فرمود: رخصت دادم، پس فاطمه چادر بر سر کرد و برقع افکند و متوجّه خانهٔ پدر بزرگوار خود گردید. پیش از آنکه فاطمه به خدمت حضرت برسد، جبرئیل از جانب خداوند جلیل بر او نازل شد و گفت: حق تعالیٰ تو را سلام می‌رساند و می‌فرماید: اینک فاطمه به نزد تو می‌آید برای شکایت علی، از او در باب علی چیزی قبول مکن. چون فاطمه ﷺ داخل

نبیؐ نے فرمایا جو شخص میرا سُسر یا داماد بنے وہ جنتی ہے

نبیؐ نے فرمایا جس نے مجھ سے شادی اور جس کو مجھ سے شادی ملی وہ دوزخ میں نہ جائے گا کیوں کہ میں نے اللہ تعالی سے اس بارے میں سوال کیا تھا اور اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا لیا ہے

تفسیر نوامع التنزیل جلد دوم صفحہ نمبر ۴۷۶

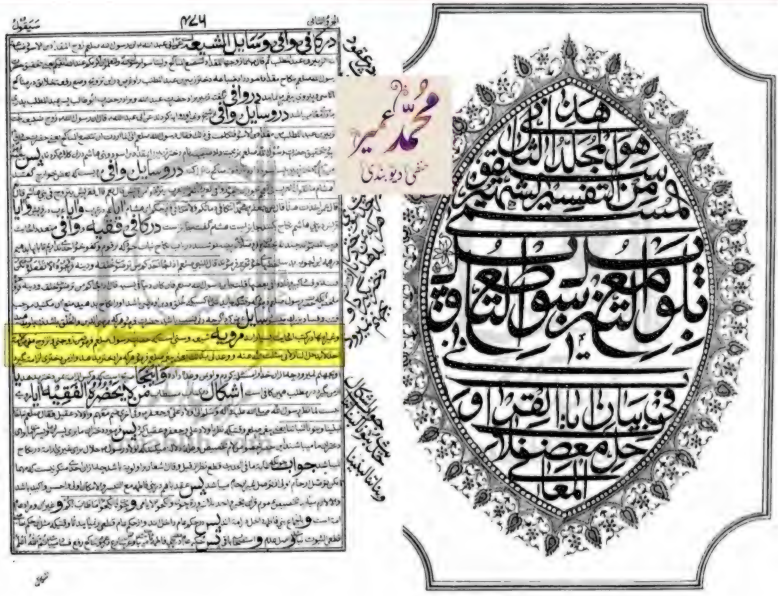

وقلت له : ممن يعرّض ؟ فقال : بل يصرّح . قلتُ : لو صرّح لم أسألك . فضحك وقال : يعلّ بن أبي طالب عليه السلام ، قلت : هذا الكلام كله لعليّ يقوله ! قال : نعم ، إنه المُلَك يابني ، قلت : فما مقالة الأنصار ؟ قال : هتفوا بذكر عليّ فخاف من اضطراب الأمر عليهم ، فنبههم . فسألته عن غريبه ، فقال : أما الرُّعة بالتخفيف ، أي الاستماع والإصغاء ؛ والقالة : القول ، ونُعالة : اسم الثعلب علم غيرُ مصروف ، ومثل ذُوَالة للذئب ، وشهيده ذنبه ، أي لا شاهد له على ما يدّعي إلاّ بعضه وجزء منه ، وأصله مثل ، قالوا : إنّ الثعلب أراد أن يُغريَ الأسد بالذئب ، فقال : إنه قد أكل الشاة التي كنت قد أعددتها لنفسك ، وكنت حاضراً ، قال : فمن يشهد لك بذلك ؟ فرفع ذنبه وعليه دم ، وكان الأسد قد افتقد الشاة . فقبل شهادته ، وقتل الذئب ، ومُرِّبّ : ملازم ، أربَّ بالمكان . وكرّوها جَذَعة : أعيدوها إلى الحال الأولى ، يعني الفتنة وأضرّج . وامْ ظِحال : امرأةٌ بغيٌّ في الجاهلية ، ويضرب بها المثل فيقال : أزنى من أمّ ظِحال .

قال أبو بكر : وحدّثني محمد بن زكريّا قال : حدّثني ابن عائشة ، قال : حدّثني أبي ، عن عمّه قال : لمّا كلمت فاطمة أبا بكر بكى ، ثم قال : يابنةَ رسول الله ، والله ما ورّث أبوك ديناراً ولا درهماً ، وإنّه قال : إنّ الأنبياء لا يورثون ، فقالت : إنّ فَدَكَ وَهَبها لي رسولُ الله صلّى الله عليه وآله ، قال : فمن يشهد بذلك*؟ فجاء عليّ بن أبي طالب عليه السلام فشهد ، وجاءت أمّ أيمنَ فشهدتْ أيضاً ، فجاء عمر بن الخطّاب وعبدُ الرحمن بن عوف فشهدا أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلم كان يقسمها ، قال أبو بكر : صدقت يا ابنةَ رسول الله صلّى الله عليه وسلم ، وصدق عليّ ، وصدقتْ أمّ أيمن ، وصدق عمر ، وصدق عبد الرحمن بن عوف ، وذلك أنّ مالك لأبيك ، كان رسول الله صلى الله عليه وسلّم يأخذ من فَدَكَ فوتكم ، ويقسم الباقي ، ويحمل منه في سبيل الله ، فما تصنعين بها ؟ قالت : أصنع بها كما يصنع بها أبي ؛ قال : فلك عليّ الله أن أصنع فيها كما يصنع فيها أبوك ، قالت : الله لتفعلنّ ؛ قال : الله لأفعلنّ ، قالت : اللّهمّ اشهد ؛ وكان أبو بكر يأخذ غلّتها فيدفع إليهم منها ما يكفيهم ، ويقسم الباقي ، وكان عمر كذلك ، ثم كان عثمان كذلك ، ثم كان عليّ كذلك ؛ فلمّا ولي

قال: فلما بايع علي والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك فشفع لعمر، وطلب إليها فرضيت عنه.

كتاب شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج ٦ - الصفحة ١٩٦

ترجمہ

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

اہل روافض کا اقرار اہل تشیع مسلمانوں کے معبود پر جمع ہو سکتے ہیں نا نبی و امام پر

اس بات کا حاصل یہ ہے کہ ہم ان مسلمانوں کے معبود پر جمع ہو سکتے ہیں نا نبی و امام پر اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب وہ ہے جسکا نبی محمدؐ اور اس نبی کا خلیفہ ابو بکرؓ ہے نا تو ہم ایسے رب کو مانتے ہیں اور نا نبی کو بلکہ ہم کہتے ہیں ہم ایسے رب کو رب نہیں مانتے جسکے نبی کا خلیفہ ابو بکرؓ ہو اور نا ایسا نبی ہمارا نبی ہے

نور في حقية دين الامامية وأنه يجب اتباعه دون غيره ٢٤٣

ذلك من الثمانية. ولم يجعلوه قادراً لذاته ولا عالماً لذاته ولا حيّاً لذاته ولا مدركاً لذاته؛ بل لمعان قديمة يفتقر في هذه الصفات إليها، فجعلوه محتاجاً ناقصاً في ذاته كاملاً بغيره تعالى الله عن ذلك؛ ولا يقولون هذه الصفات ذاتيّة واعترض شيخهم فخر الدين الرازي عليهم بأنّه قال أنّ النصارى كفروا لأنّهم قالوا أنّ القدماء ثلاثة والأشاعرة أثبتوا قدماء تسعة.

أقول: فالأشاعرة لم يعرفوا ربّهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقي الكفّار لأنّه ما من قوم ولا ملّة إلّا وهم يدينون بالله سبحانه ويثبتونه وأنّه الخالق سوى شرذمة شاذّة وهم الدهريّة القائلون وما يهلكنا إلّا الدهر؛ وأسوأ الناس حالاً المشركون أهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم إنّما يعبدون الأصنام لتقرّبهم إلى الله سبحانه زلفى كما حكاه عنهم في محكم الكتاب بطريق الحصر فتكون الأصنام وسائل لهم إلى ربّهم؛ فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الأصنام مقرّبة إليه وكذلك اليهود حيث قالوا عزير ابن الله، والنصارى حيث قالوا المسيح ابن الله، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربّ ذو ولد فقد عرفاه بهذا العنوان؛ وكذلك من قال بالجسم والصورة والتخطيط؛ وذلك لما عرفت في أوّل الكتاب من أنّ الكل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانيّته، وكانت

معهم على إله ولا على نبيّ ولا على إمام، وذلك أنّهم يقولون أنّ ربّهم هو الذي كان محمّد ﷺ نبيّه وخليفته بعده أبو بكر، ونحن لا نقول بهذا الربّ ولا بذلك النبيّ، بل نقول أنّ الربّ الذي خليفة نبيّه أبو بكر ليس ربّنا ولا ذلك النبيّ نبيّنا ووجه آخر لكنّه جواب عن جواز لعن المتخلّفين بل هو دالّ على وجوب اللّعن؛ وذلك أنّ

ومن كان فالأشاعرة لك أنّ من اله وبدائع سباب النبي لامية حقن نا من تفرّد

ووجه آخر لهذا لا أعلم إلّا أني رأيته في بعض الأخبار، وحاصله أنّا لم نجتمع معهم على إله ولا على نبيّ ولا على إمام، وذلك أنّهم يقولون أنّ ربّهم هو الذي كان محمّد ﷺ نبيّه وخليفته بعده أبو بكر، ونحن لا نقول بهذا الربّ ولا بذلك النبيّ، بل نقول أنّ الربّ الذي خليفة نبيّه أبو بكر ليس ربّنا ولا ذلك النبيّ نبيّنا ووجه آخر لكنّه جواب عن جواز لعن المتخلّفين بل هو دالّ على وجوب اللّعن؛ وذلك أنّ

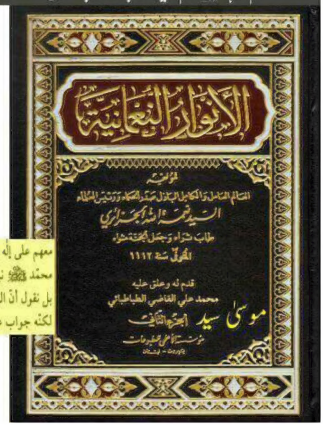

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

جو شخص صحابہؓ کا گستاخ ہے سمجھ جاؤ وہ شخص زندیق ہے

محدث

محدث ابوذرعہ رازی رحمتہ اللہ علیہ

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔"

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ا صفحہ 10، بحوالہ بیان صفحہ 158)

Love Islam

SHIA BELIEF: ALLAH SPOKE USING VOICE OF ALI

gift2shias.com

فكان – من ربه – قاب قوسين أو أدنى

تفسير قوله تعالى { فكان – من ربه – قاب قوسين أو أدنى }

بقلم الشيخ علي نقي بن الشيخ أحمد بن زيد الدين الأحسائي أعلى الله مقامه

قال أعلى الله مقامه :

" بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين .. الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطاهرين ، وبعد ، فيقول العبد المسكين علي بن أحمد بن زين الدين الأحسائي اني لما رأيت كثيرا من المفسرين انحرفوا عن الصواب تبعاً لبعض في تفسير قوله تعالى { فَكَانَ – مِن رَّبِّهِ – قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى }[1] أردت أن أكتب ما سنح ببالي مما يوافق كلام أهل العصمة عليهم السلام ولم يخرج عن مفهوم اللغة وأودعه بعض النكات ، فأقول :

قالوا في قاب قوسين : القاب القدر وقاب القوس ما بين رأسه إلى سيته ما عطف من طرفيها، والمراد بقاب قوسين قوله جل شأنه { فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى } قدرهما . انتهى .

والظاهر أن المراد به قابا من قوسين أي قدر أحد قوسين من قوس الرامي كناية عن قطعة أحد القوسين في نزوله وسيره في قوس الآخر في صعوده كما يأتي بيانه إن شاء الله تعالى ، وهذا هو الذي بينه وبين ربه (القمي) قال : كان من الله كما كان بين مقبض القوس إلى رأسه السية وفي (الأمالي) عن النبي صلى الله عليه وآله قال : " لما عرج بي إلى السماء دنوت من ربي عز وجل حتى كان بيني وبينه قاب قوسين أو أدنى . قال يا محمد من تحب من الخلق ؟ قلت يارب عليا . قال : فالتفت يامحمد ، فالتفت عن يساري فإذا علي بن أبي طالب "[2] .

أقول : إن الله خلق محمداً وعلياً من نور واحد فقسمه نصفين ، فقال للنصف كن محمداً وللنصف الآخر كن علياً . وقال عليه السلام : " أنا من محمد كالضوء من الضوء "[3] .

فعلي هو من محمد فيكون هو الجانب الأيمن وعلي الجانب الأيسر ، ولأن علياً نفس رسول الله صلى الله عليه وآله قال : " أنت نفسي التي بين جنبي " فلما قال فالتفت يامحمد . وقال صلى الله عليه وآله : فالتفت عن يساري . والالتفات رجوع ، والرجوع لا يكون إلى اليمين لأنه الطرف الأعلى . وفيه نكتة : وهو أن اليسار مأخوذ من اليسر فيكون علي يسر رسول الله صلى الله عليه وآله ، ولذا قال : عن يساري ، ولم يقل إلى يساري ، ويأتي أنه فهم ما فهم عن يساره . ويأتي في بعض الأحاديث عند استطراد ذكرها معنى فتدلى ، أي فهم عن ربه عند تدليه وتوجيهه إليه .

وورد أن الله ليلة المعراج ما كلم رسول الله إلا بلسان علي ، فعلي لسان رسول الله ، قال تعالى { فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْماً لَّدّاً }[4] . فلولا علي لم يكن يسر رسول الله يسراً ولم تظهر له دعوة . قال علي عليه السلام: " أنا آية نبوة محمد " وقال : " ليس لله آية أكبر مني ولا نبأ أعظم مني "[5] فافهم .

وورد أن الله ليلة المعراج ما كلم رسول الله إلا بلسان علي , فعلي لسان رسول الله , قال تعالى { فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْماً لَّدّاً }[4] . فلولا علي لم يكن يسر رسول الله يسراً ولم تظهر له دعوة . قال علي عليه السلام: " أنا آية نبوة محمد " وقال : " ليس لله آية أكبر مني ولا نبأ أعظم مني "[5] فافهم .

And it came (in reports) that Allah in the night of al-Meraj didn't speak with messenger of Allah except by the tongue (voice) of Ali, and Ali (was) tongue of messenger of Allah, said Taala: "So We have only made it easy in your tongue that you may give good news thereby to those who guard (against evil) and warn thereby a vehemently contentious people". AND IF NOT ALI THERE WOULDN'T BE (ANY) EASY TO MESSENGER OF ALLAH (ANY) EASINESS. AND CALL WOULD'T BE MANIFESTATED TO HIM. Ali,عليه السلام, said: "I am sign of prophecy of Muhammad." And (he) said: "There is no sign for Allah bigger than I, and no news greater than I."

ناصبی کی تعریف شیعہ کتب سے

امام جعفر صادقؒ سے معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا ناصبی وہ نہیں جو ہم اہل بیتؓ کو برا بھلا کہے یا عدوات رکھے کیونکہ تمہیں ایک بھی آدمی ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ میں محمدؐ اور آل محمدؐ سے بغض وعدوات رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ ہے جو اے شیعہ! تمہیں اچھا نہ سمجھتا ہو اور تمہارے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ تم ہم اہل بیتؓ سے محبت کرتے ہو اور تم ہمارے شیعہ ہو۔ بغض وعدوات رکھتا ہو اس بارے میں بہت سی روایات موجود ہے جن سے ناصبی کا یہی معنی مفہوم ہوتا ہے خود حضورؐ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا ناصبی کی نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ سے دوسروں کو افضل کہے۔ ناصبی کے اس معنی کی تائید یوں بھی ہو جاتی ہے کہ آئمہ اہل بیت نے اور ان کے خاص متقدمین نے ابو حنیفہؒ اور ان جیسے دوسرے یعنی سنیوں کے اماموں پر لفظ ناصبی بولا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اہل بیتؓ سے بغض وعدوات نہیں رکھتا تھا (بلکہ ان کی شیعان اہل بیتؓ سے عدوات کی وجہ سے انہیں ناصبی کہا گیا)

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۲۶۸

وعلى هذا فلا يخرج من النصب سوى المستضعفين منهم والمقلّدين والبله والنساء ونحو ذلك وهذا المعنى هو الأولى؛ ويدلّ عليه ما رواه الصدوق قدّس الله روحه في كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنّك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنّكم تتولّونا وأنّكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.

وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه؛ وهذه خاصّة شاملة لا خاصّة، ويمكن إرجاعها أيضاً إلى الأوّل بأن يكون المراد تقديم غيره عليه على وجه الاعتقاد والجزم، ليخرج المقلّدون والمستضعفون؛ فإنّ تقديمهم غيره عليه إنّما نشأ [illegible] والجزم بهذا سبيل.

ويؤيّد هذا المعنى أنّ الأئمّة عليهم السلام وخواصّهم أطلقوا لفظ الناصبي على أبي حنيفة وأمثاله، مع أنّ أبا حنيفة لم يكن ممّن نصب العداوة لأهل البيت عليهم السلام بل كان له انقطاع إليهم؛ وكان يظهر لهم التودّد، نعم كان يخالف آراءهم ويقول قال عليّ [illegible] الشرك [illegible] أنّ [illegible] ذكروا [illegible] عندهم كالكافر الحربيّ في أكثر الأحكام؛ وأمّا على ما ذكرناه له من التفسير فيكون الحكم شاملاً كما عرفت؛ روى الصدوق طاب ثراه في العلل مسنداً إلى داود بن فرقد قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما تقول في قتل الناصب؟ قال حلال الدم لكنّي أتّقي عليك؛ فإن قدرت أن تقلب عليه حائطاً أو تغرقه في ماء لكي لا يشهد به عليك فافعل، فقلت فما ترى في ماله؟ قال خذه ما قدرت.

وروى شيخ الطائفة نوّر الله مرقده في باب الخمس والغنائم من كتاب التهذيب بسند صحيح عن مولانا الصادق عليه السلام قال خذ مال الناصب حيث ما وجدت وابعث

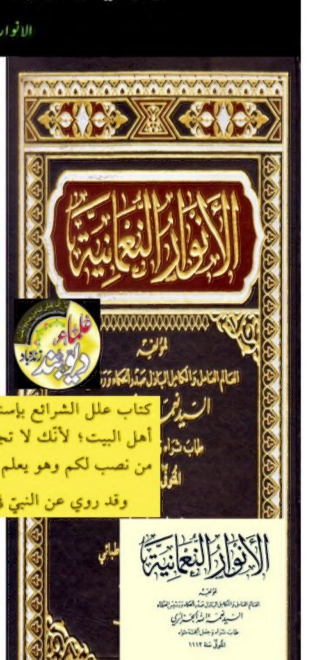

كتاب علل الشرائع بإسناد معتبر عن الصادق عليه السلام قال ليس الناصب من نصب لنا أهل البيت؛ لأنّك لا تجد رجلاً يقول أنا أبغض محمّداً وآل محمّد؛ ولكنّ الناصب من نصب لكم وهو يعلم أنّكم تتولّونا وأنّكم من شيعتنا؛ وفي معناه أخبار كثيرة.

وقد روي عن النبيّ صلى الله عليه وآله أنّ علامة النواصب تقديم غير عليّ عليه؛ وهذه خاصّة

F.C/M Umair